غزوہ بدر سے پہلے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جاں نثارانہ تقریر

اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کی اور اس امر کی گواہی دی کہ آپ جو کچھ لائے ہیں وہی حق ہے۔ اور اطاعت اور جاں نثاری کے بارے میں ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پختہ عہد و میثاق دے چکے ہیں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مدینہ سے کسی اور ارادے سے نکلے تھے، اور اللہ تعالیٰ نے دوسری صورت پیدا فرمادی جو منشا مبارک ہو اُس پر چلئے اور جس سے چاہیں تعلقات قائم فرمائیں اور جس سے چاہیں تعلّق قطع کریں اور جس سے چاہیں صلح کریں اور جس سے چاہیں دشمنی کریں۔ ہم ہر حال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں۔ ہمارے مال میں سے جس قدر چاہیں لیں اور جس قدر چاہیں ہم کو عطا فرمائیں۔ اور مال کا جو حصّہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیں گے وہ اُس حصّہ سے زیادہ محبُوب اور پسندیدہ ہوگا کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس چھوڑ دیں گے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو برق الغماد جانے کا حکم دیں گے تو بضرور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جائیں گے۔ قسم ہے اُس ذات پاک کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق دے کر بھیجا ہے، اگر آپ ہم کو سمندر میں کود پڑنے کا حکم دیں گے تو ہم اُسی وقت سمندر میں کود پڑیں گے اور ہم میں کا ایک شخص بھی پیچھے نہ رہے گا۔ ہم دشمنوں سے مقابلہ کرنے کو مکروہ نہیں سمجھتے البتہ تحقیق ہم لڑائی کے وقت بڑے صابر اور مقابلے کے سچّے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ چیز دکھائے گا جس کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ پس اللہ کے نام پر ہم کو لے کر چلیے۔

(سیرۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم: مولانا محمد ادریس کاندھلوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر۴، شمارہ نمبر۵

جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ — مئی 2011ء
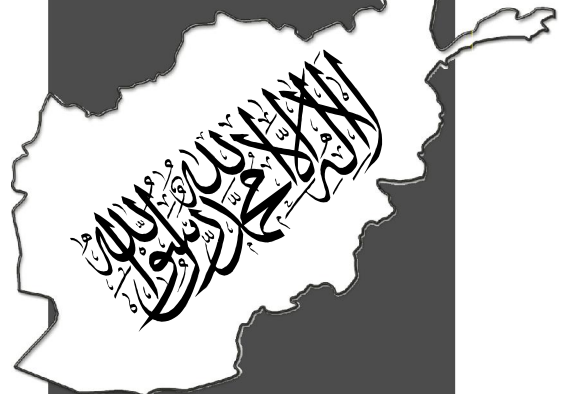
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اصل کام اسلام ہے اور اسلام کا عمود جس پر اس کی تعمیر قائم ہے، نماز ہے اور اس کا اعلیٰ مقام جہاد ہے''۔ (رواہ احمد وترمذی)

اس شمارے میں

اداریہ

تزکیہ واحسان ---- ربّانی پیمانے ---- ۳

اللہ کی راہ میں آزمائشیں ہی فوز وفلاح کی ضامن ہیں!!! ---- ۶

''من جھز غازیا فقد غزا'' (قسط دوم) ---- ۸

حیاۃ الصحابہؓ ---- صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دینِ اسلام پر استقامت ---- ۱۰

حضرت عُکّاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ ---- ۱۱

حقوق المسلم ---- مسلمانوں کی خیر خواہی ---- ۱۳

آداب المعاشرت ---- لیٹنے اور سونے کے آداب ---- ۱۴

فکر و منہج ---- اسلام اور جمہوریت: باہم متصادم ادیان (قسط اول) ---- ۱۶

مسلم معاشرے پر مغربی تعلیم کے اثرات (آخری قسط) ---- ۱۸

میدان جہاد کے عملی تجربات (قسط پنجم) ---- ۲۰

نشریات ---- امتِ مسلمہ کو درپیش مسائل اور اُن کا حل (قسط اول) مولانا عظمت اللہ محسود کا بیان ---- ۲۴

انٹرویو ---- موجودہ جنگ میں ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگوں کا کردار ---- ۲۶

(قندھار کے ضلع ڈنڈ میں طالبان مجاہدین کے IEDs کے ذمہ دار قاری خیر اللہ منیب سے ادارہ الصمود کا ایک انٹرویو)

صلیبی دنیا کا زوال......اسلام کا عروج ---- ٹیری جونز!!! پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا ---- ۲۸

گستاخ ٹیری جونز! ذرا اپنی تاریخ دیکھو! ---- ۳۵

وار آن ٹیرر اور برطانوی اخراجات ---- ۳۶

پاکستان کا مقدر......شریعت اسلامی ---- شیخ ابو زبیدہ سے عمر پاتک تک...... ---- ۳۸

ڈیوس کیس کی خفت مٹانے کے لیے ''نورا کشتی'' ---- ۴۱

اب بھی وقت ہے ---- ۴۳

افغان باقی کہسار باقی ---- افغانستان میں صلیب اور قرآن کی کشمکش کا منظر نامہ ---- ۴۵

افغانستان میں صلیبی ظلم کی داستاں!! کچھ ہوش کر مسلماں...... ---- ۴۷

میدان کارزار کی یادیں ---- ہجرت کے ایک ایمانی سفر کی روداد ---- ۴۸

جن سے وعدہ ہے مرکر بھی جو نہ مریں ---- تذکرۂ محبوب ---- ۵۰

اور قندھار جیل ٹوٹ گئی ---- ۵۳

میرے لبوں کی ہر دعا مجاہدین کے لیے!!! ---- ۵۴

تحریک طالبان حلقہ محسود کے امیر مولانا ولی الرحمٰن حفظہ اللہ کا پیغام ---- ۶۰

اور اس کے علاوہ دیگر مستقل سلسلے

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۱۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع' نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے،اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام'نوائے افغان جہاد'ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا موقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

ادا ریہ

حق پر مر مٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے توں توں یہ حقیقت مزید واضح ہو کر سامنے آ رہی ہے کہ صلیبی کفار، مسلمانوں سے ان کے اسلام پر جنگ کر رہے ہیں۔ان کا مادی مفاد اگر کوئی ہے تو وہ ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔مجاہدین تو یہ بات گذشتہ بارہ پندرہ سالوں سے کر رہے ہیں لیکن بعض لوگ جنہیں اپنے تئیں دانش ور ہونے کا زعم ہے، بار بار فکری جگالی کرتے ہیں کہ مغرب سے مکالمہ اور ڈائیلاگ سے امت کے مسائل حل ہوں گے مگر وقتاً فوقتاً یکے بعد دیگرے واقعات کے تسلسل سے اللہ رب العزت ان لوگوں پر اتمام حجت کرتے رہتے ہیں جب مغربی کفار کا صلیبی جنون بڑھ چڑھ کر بولتا ہے۔ماہِ گزشتہ میں فرانس نے حجاب پر پابندی عائد کر دی ہے اور خلاف ورزی کرنے والے کے لیے جرمانے کی سزا کا اعلان کیا ہے۔اس سے قبل امریکہ کے پادری ٹیری جونز نے مارچ میں قرآن پاک کی بے حرمتی کی تھی اس پر ملت اسلامیہ میں سب سے جان دار رویہ افغانستان کے جری مسلمانوں کی طرف سے سامنے آیا، ہزاروں مسلمانان افغانستان نے اقوام متحدہ کے دفتر پر حملہ کیا وہاں ان کو بھی مارا اور خود بھی شہادتیں پیش کیں۔اقبال نے ان کے بارے میں ایک صدی قبل ہی کہہ دیا تھا۔

افغان باقی کہسار باقی

الحکم للہ الملک للہ

افغانستان میں کفار کی افواج جہاں بدترین عسکری شکست کے کنارے پر کھڑی ہیں، وہیں یہ اپنی اخلاقی پستی کی بھی آخری حدوں کو چھوتے ہوئے تاریخ انسانی کے بدترین کردار کی صورت اختیار کر چکی ہیں۔جرمن میگزین 'اسپیگل' میں شائع ہونے والی تصاویر ''انسانی حقوق، تہذیب، آزادی اور جمہوریت'' جیسی ''اعلیٰ اقدار'' کی ترویج کے لیے مسلم خطوں میں غارت گر صلیبی اقوام اور ان کے تمدن کے مداحوں کا منہ چڑا رہی ہیں۔ان تصاویر میں امریکی فوجی' مسلمانوں کو شہید کرنے کے بعد اُن کی لاشوں کی بے حرمتی کر رہے ہیں، اُن کے اعضا کو 'ٹرافیوں' کی صورت میں ایک دوسرے کو پیش کر رہے ہیں.....'اسپیگل' کے مطابق اُس کے پاس ایسی ہی چار ہزار سے زاید تصاویر موجود ہیں جو صلیبیوں کی سرشت میں پائی جانے والی وحشت، درندگی اور اسلام دشمنی کا حال بیان کر رہی ہیں۔

اس ماہ اللہ کی بہت بڑی نصرت یہ ہوئی کہ قندھار جیل میں طالبان مجاہدین نے تین سو ساٹھ میٹر سرنگ کھودی اور ۵۴۱ مجاہدین کو مرتدین کی قید سے چھڑا کر دنیا بھر کے مجاہدین کو 'فکوا العانی' قیدی کو چھڑاؤ' کے حکم نبوی علی صاحبھا السلام پر عمل کے لیے لائحہ عمل بتایا ہے۔اسیر مجاہدین ہر لمحہ امت کی ماؤں بہنوں اور بزرگوں کی دعاؤں کے مستحق بھی ہیں اور مجاہدین کی عملی کوششوں کے حق دار بھی۔دنیا بھر کی جیلوں میں کفار و مرتدین کی جیلوں میں محبوس امت کے ابطال کو اللہ تعالیٰ جلد از جلد رہائی کی صورتیں مقدر فرما کر ہمارے درمیان لائیں۔آمین

آزاد قبائل کی مہمند ایجنسی میں امریکہ کے ساتھ مل کر پاکستانی فوج اپنے روایتی انداز میں بم باری کر کے مسلمانوں کو کرب اور اذیت میں مبتلا کیے ہوئے ہے۔اب تو اس محاذ پر امریکہ کی شمولیت کی ویڈیوز بھی منظر عام پر آ چکی ہیں کہ کس طرح صلیبی اتحادی مسلمانوں کے خلاف جنگ کے ہر محاذ پر متحد ہیں لیکن ان کی کیفیت تو تحسبھم جمیعا وقلوبھم شتی 'تم خیال کرتے ہو کہ وہ اکٹھے ہیں جب کہ ان کے دل میں آپس میں پھٹے ہوئے ہیں' کی ہے۔۔'صف اول کے یہ اتحادی'' مجاہدین کو گرفتار کرنے اور امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے میں پیہم مصروف ہیں۔عمر پاتک جیسے اللہ کے دین کے مددگار کو پاکستان سے گرفتار کیا گیا جبکہ سیکڑوں 'ریمنڈ ڈیوس' دندناتے پھر رہے ہیں۔پاکستان' امریکہ سے ہلکا پھلکا احتجاج بھی کرتا ہے لیکن امریکہ اپنی لونڈی آئی ایس آئی کے سربراہ پاشا کو پینٹا گون میں بلا کر اُسے غلامی کی حدود میں رہنے کی ہدایات دیتا ہے۔ڈرون حملوں کے خلاف ''پرزور احتجاج'' بھی کیا جاتا ہے لیکن اگلے ہی دن کسی نہ کسی علاقے میں امریکی ڈرون طیارے اسی پاکستانی فوج اور آئی ایس آئی کی مدد سے مجاہدین پر میزائل بھی برساتے ہیں.....نیٹو سپلائی لائن کے خلاف ''بڑوں'' کے تھپکی کے ساتھ دھرنے بھی دیے جاتے ہیں اور اگلے ہی روز سے سیکڑوں کنٹینرز اور آئل ٹینکر پاکستان سے معمول کے مطابق گزر کر افغانستان میں موجود افواج کے لیے 'سامانِ زندگی' پہنچاتے نظر آتے ہیں۔

پاکستان، افغانستان میں صلیبی شکست دیکھ کر کرزئی ملیشیا سے راہ رسم بڑھانا چاہتا ہے اور قبائل میں بھی یہ تاثر دینے کے لیے کوشاں ہے کہ ہم آپ کے خیر خواہ ہیں، ڈرون حملوں پر پاکستانی حکمرانوں کے احتجاجی بیانات اسی مہم کا حصّہ ہیں کہ اس سے قبائل میں تاثر بھی بہتر ہو اور ڈیوس کے معاملے میں ہونے والی سبکی کے اثرات کو بھی زائل کیا جا سکے لیکن شاید اس نظام کے پاسداران کو اس حقیقت سے آگاہی نہیں کہ قبائل اور افغانستان میں بسنے والے' سادہ دل ضرور ہیں لیکن ان کا حافظہ بہت قوی ہے۔وہ صدیوں کی دشمنیاں بھی نہیں بھولتے۔گزشتہ دس سالوں کا تو ایک ایک لمحہ ان کو ازبر ہے کہ کس طرح صلیبی صہیونی اتحاد کے فرنٹ لائن اتحادی نے صلیبی جنگ میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے امارت اسلامیہ افغانستان پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے۔صلیبیوں نے ستاون ہزار مرتبہ انہی کے اڈوں سے پروازیں بھریں، نیٹو کی سپلائی انہی کے علاقوں سے گزر کر آتی رہی ہے اور اب بھی آ رہی ہے، شرق وغرب کے ہزاروں مجاہدین انہوں نے ہی گرفتار کیے' امریکہ کو بھی دیے اور اپنے ٹارچر سیلوں میں بھی رکھے، شریعت کی حکمرانی کے خاتمے اور ان کے بہنے والے خون کے جرم میں یہ برابر کے شریک ہیں۔یہ امر نوشتہ دیوار ہے کہ امریکہ کی شکست کے بعد مسلمانان افغانستان ان کے بچھائے کسی جال میں آنے والے نہیں۔

(قسط اول)

ربّانی پیمانے

ڈاکٹر عبداللہ عزام شہیدؒ

اللہ تعالیٰ نے اپنی محکم وحی میں نازل فرمایا ہے کہ:

وَاصۡبِرۡ نَفۡسَکَ مَعَ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ رَبَّهُم بِالۡغَدَاةِ وَالۡعَشِیِّ یُرِیۡدُوۡنَ وَجۡهَهُ وَلَا تَعۡدُ عَیۡنَاکَ عَنۡهُمۡ تُرِیۡدُ زِیۡنَةَ الۡحَیَاةِ الدُّنۡیَا وَلَا تُطِعۡ مَنۡ أَغۡفَلۡنَا قَلۡبَهُ عَن ذِکۡرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَکَانَ أَمۡرُهُ فُرُطاً

"اپنے دل کو ان لوگوں کی معیت پر مطمئن رکھو جو اپنے رب کی رضا کے طلب گار بن کر صبح وشام اسے پکارتے ہیں، اور ان سے ہرگز نگاہ نہ پھیرو۔ کیا تم دنیا کی زینت پسند کرتے ہو؟ کسی ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے اور جس نے اپنی خواہشِ نفس کی پیروی اختیار کر لی ہے اور جس کا طریقِ کار افراط وتفریط پر مبنی ہے۔" (الکھف:۲۸)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلاَ تَطۡرُدِ الَّذِیۡنَ یَدۡعُونَ رَبَّهُم بِالۡغَدَاةِ وَالۡعَشِیِّ یُرِیۡدُونَ وَجۡهَهُ مَا عَلَیۡکَ مِنۡ حِسَابِهِم مِّن شَیۡءٍ وَمَا مِنۡ حِسَابِکَ عَلَیۡهِم مِّن شَیۡءٍ فَتَطۡرُدَهُمۡ فَتَکُونَ مِنَ الظَّالِمِیۡنَ ۔وَکَذَلِکَ فَتَنَّا بَعۡضَهُم بِبَعۡضٍ لِّیَقُولوا أَهَـؤُلاء مَنَّ اللّهُ عَلَیۡهِم مِّن بَیۡنِنَا أَلَیۡسَ اللّهُ بِأَعۡلَمَ بِالشَّاکِرِیۡنَ ۔وَإِذَا جَاءکَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُونَ بِآیَاتِنَا فَقُلۡ سَلاَمٌ عَلَیۡکُمۡ کَتَبَ رَبُّکُمۡ عَلَی نَفۡسِهِ الرَّحۡمَةَ أَنَّهُ مَن عَمِلَ مِنکُمۡ سُوءاً بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِن بَعۡدِهِ وَأَصۡلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَّحِیۡم

"اور جو لوگ اپنے رب کو رات دن پکارتے رہتے ہیں اور اس کی خوشنودی کی طلب میں لگے ہوئے ہیں انھیں اپنے سے دور نہ پھینکو۔ ان کے حساب میں سے کسی چیز کا بار تم پر نہیں ہے اور تمہارے حساب میں سے کسی چیز کا بار ان پر نہیں، (اس پر بھی) اگر تم انہیں دور پھینکو گے تو ظالموں میں شمار ہو گے۔ دراصل ہم نے اس طرح ان لوگوں میں سے بعض کو بعض کے ذریعے سے آزمائش میں ڈالا ہے تا کہ وہ انہیں دیکھ کر کہیں کیا یہ ہیں وہ لوگ جن پر ہمارے درمیان اللہ کا فضل وکرم ہوا ہے؟ (ہاں!) کیا اللہ اپنے شکرگزار بندوں کو ان سے زیادہ نہیں جانتا؟ جب تمہارے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے کہو" تم پر سلامتی ہے، تمہارے رب نے اپنے اوپر رحم وکرم کا شیوہ لازم کر لیا ہے۔ اگر تم میں سے کوئی نادانی کے ساتھ کسی برائی کا ارتکاب کر بیٹھا ہو پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کر لے تو وہ اسے معاف کر دیتا ہے اور نرمی سے کام لیتا ہے۔" (الانعام:۵۴۔۵۲)

کتبِ تفسیر میں ان آیات کے نزول کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ قریش کے بڑے بڑے لوگوں اور قبائل کے سرداروں میں سے اخنس بن شریق (بنوزھرہ کا سردار) عمرو بن ہشام اور ابوسفیان بن حرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لیے ایک الگ مجلس لگائیے تا کہ ہم آپ کے ساتھ بیٹھ سکیں۔ ہمیں اس سے شرمندگی ہوتی ہے کہ عرب ہمیں آپ کے پاس ان غلاموں کے ساتھ بیٹھا دیکھیں جو آپ کے اردگرد موجود ہیں، وہ اس پر ہمارا مذاق اڑائیں گے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کر لیا کہ ان سے الگ مجلس میں بیٹھنے کا طے کر لیں گے، اسی وقت جبرائیلؑ سورہ انعام کی یہ آیات لے کر اترے۔

بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ اصول اور پیمانے ہیں اور انسانوں کے بھی کچھ اصول اور پیمانے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ ارادہ رکھتا ہے کہ اس کے پیمانے دنیا میں طریقۂ زندگی اور نظامِ حیات کے طور پر سامنے آئیں۔

وَمَا أَمۡوَالُکُمۡ وَلَا أَوۡلَادُکُم بِالَّتِیۡ تُقَرِّبُکُمۡ عِندَنَا زُلۡفَی إِلَّا مَنۡ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً (سبا:۳۷)

"تمہاری یہ دولت اور تمہاری اولاد نہیں ہے جو تمہیں ہم سے قریب کرتی ہے، ہاں مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کریں۔"

ربانی پیمانے کہتے ہیں:

اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَاللّٰهِ اَتۡقٰکُمۡ (الحجرات:۱۳)

"اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو۔"

اس کے برعکس لوگوں کے پیمانے درہم و دینار اور مرتبوں کو تولتے ہیں، لوگوں کے پیمانے یہ ہیں کہ:

أَنَّی یَکُونُ لَهُ الۡمُلۡکُ عَلَیۡنَا وَنَحۡنُ أَحَقُّ بِالۡمُلۡکِ مِنۡهُ وَلَمۡ یُؤۡتَ سَعَةً مِّنَ الۡمَالِ (البقرہ:۲۴۷)

"ہم پر بادشاہ بننے کا وہ کیسے حقدار ہو گیا؟ اس کے مقابلے میں ہم بادشاہی کے زیادہ مستحق ہیں۔ وہ تو کوئی بڑا مالدار آدمی نہیں ہے۔"

جاہلیّت کے نظاموں میں لوگ آپس میں قوم، خاندان، مال و دولت یا پیشے کے لحاظ سے ایک دوسرے سے افضل ہوتے ہیں، اور معاشرے کی ترتیب کم وبیش اسی طرح ہوتی ہے۔ اسی لیے جاہلیّت کے میزان میں ابوجہل جیسے شخص کا مرتبہ اونچا تھا، اور اہل جاہلیّت نے اس کا نام ابوالحکم رکھا تھا، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ابوجہل کہا۔ میزانِ جاہلیّت نے بلالؓ جیسے شخص کو جانوروں کے مرتبے پر رکھا تھا کہ ابوسفیانؓ جیسے لوگ محض ان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے بھی شرمندگی محسوس کرتے تھے، لیکن ربانی میزان میں ان کی حیثیت کیا تھی، صحیح مسلم کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ فتح مکہ کے دن بلالؓ، عمارؓ اور صہیبؓ کا ابوسفیان سے سامنا ہوا اور انہوں نے ابوسفیان کو

۷ امارچ، ننگرہار: امارت اسلامیہ کے مجاہدنے امریکی فوجی قافلے پر فدائی حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2 بکتر بند ٹینک تباہ اور اس میں سوار 11 صلیبی فوجی واصل جہنّم ہوئے۔

کچھ ہتک آمیز الفاظ کہے، انہوں نے کہا: ''واللہ اللہ کی تلواریں اس طرح اللہ کے دشمنوں تک پہنچیں ہی نہیں جس طرح پہنچنا چاہیے تھا۔'' اس پر ابوسفیانؓ، جو جاہلیّت کا سردار تھا، جس نے ابوجہل کے مرنے کے بعد قیادت سنبھالی اور جو مکہ کی فتح تک ام القریٰ کا سردار رہا، جس نے اپنے اوپر یہ ذمہ داری لی کہ وہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مصالحت کی بات چیت کرے، جس نے احد کے دن کمان سنبھالی اور احد پہاڑ پر کھڑے ہو کر پکارا: اعلو ا ھبل، یوم بیوم بدر ہبل بلند ہو، آج کا دن بدر کے دن کا بدلہ ہے! انہوں نے اس کو کہا: واللہ اللہ کی تلواریں اللہ کے دشمنوں تک اس طرح پہنچی ہی نہیں جس طرح پہنچنا چاہیے تھا! اس پر ابوسفیانؓ کو غصہ آ گیا اور وہ ابوبکرؓ کے پاس گئے اور ان کی شکایت کی، ابوبکرؓ نے ان لوگوں کو سختی سے ڈانٹا اور کہا: تم سردار قریش کو اس طرح کہہ رہے ہو؟ پھر ابوبکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دینے گئے کہ بتائیں بلال اور عمار اور صہیب نے کیا کیا ہے۔ ابوبکرؓ چاہتے تھے کہ ابوسفیانؓ کا دل جیتنے کی خاطر (جو نیا نیا ایمان لائے تھے) ان لوگوں کے خلاف ایک لفظ عتاب ہی سن لیں، یا کم از کم سردار قریش کو غصہ دلانے پر جس کے گھر میں اس دن داخل ہونے والا مامون ٹھہرتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصّے کا کوئی اثر ہی دیکھ لیں، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ربانی پیمانے استعمال کیے: '' شاید تم نے ان کو غضبناک کر دیا، اگر تم نے ان کو غضبناک کیا تو گویا اللہ کو غضبناک کیا.....''

یا اللہ! کیا رفعت؟! کیا بلندی؟! کیا عظمت؟ کیا برکت ہے جس نے اس غلام کو میزانِ جاہلیّت میں چوپایوں کے درجے سے اٹھا کر اس درجے پر پہنچا دیا ہے کہ اللہ رب العزت اس کی خاطر غضبناک ہو! بیشک اللہ کے کچھ ایسے بندے ہیں چاہے وہ غبار آلود، بکھرے بالوں والے ہوں، اگر وہ اللہ کی قسم کھا کر کچھ کہہ دیں تو اللہ اسے پورا کر دیتا ہے۔

جب ابوبکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ سنے وہ ہل کر رہ گئے! ہوسکتا ہے بلالؓ کو غصہ دلا کر انہوں نے اللہ کو غضبناک کر دیا ہو! لہٰذا وہ بلالؓ اور عمارؓ کو راضی کرنے کے لیے ان کے پاس گئے اور اپنی بات کی تلافی کرتے ہوئے کہا: اے میرے بھائیو! شاید میں نے تمہیں غصہ دلایا ہے۔ اس پر انہوں نے جواب دیا: '' اللہ آپ کی بخشش کرے''، جس سے ان کی روح کو چین آیا، بدن کو قرار آیا اور دل کو سکون مل گیا۔

اسی روز، فتح مکہ کے دن جیسا کہ ابن ہشام نے اپنی سیرت میں بیان کیا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ کو حکم دیا کہ وہ کعبے پر چڑھ کر مکہ کے چاروں کونوں تک '' اللہ اکبر'' کی صدا بلند کریں۔ چنانچہ بلالؓ نے اذان دی اور یہ صدا جو پوری کائنات میں گونجتی ہے، مکہ کے کونوں کونوں تک گونجنے لگی، ہر جگہ یہی اللہ اکبر کی صدا بلند ہو رہی تھی۔ قریش کے تین سردار عتاب ابن سید، ابوسفیان بن حارث اور حارث بن ہشام اپنے کچھ لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے، حارث، ان لوگوں میں ایک جنہیں اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاف کر دیا تھا، کہنے لگا: الحمدللہ جس نے ہشام کو یہ دن دیکھنے سے پہلے ہی دنیا سے اٹھا لیا۔ دوسرے نے کہا: ان کو (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو) اس کالے کوّے کے سوا کوئی اور نہیں ملا تھا جو کعبہ پر چڑھتا؟ ابوسفیانؓ نے کہا: میں تو اس بارے میں کچھ نہیں کہوں گا۔

یہ لوگوں کا میزان ہے جو اللہ کی اس بات پر حمد بیان کر رہا تھا کہ اس کے والد کو اس سے قبل ہی اٹھا لیا کہ وہ ایک کالے حبشی کو کعبے کے اوپر دیکھتا اور اسی دن دوسرا میزان یہ کہہ رہا تھا: اگر تم نے بلالؓ کو غصہ دلایا ہے تو تم نے اپنے رب کو غصہ دلایا ہے۔'' زمین اور آسمان کانپ اٹھتے ہیں اگر یہ غلام غضبناک ہو جائے، اور دنیا کا کونا کونا ہل جاتا ہے اگر اس کا چہرہ غم سے افسردہ ہو جائے۔

یہ اہل جاہلیّت اور ان کا میزان ہے، وہ اپنی سرکشی میں اندھے بھٹک رہے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ زمین میں انہی کے موازین برقرار اور قائم رہیں گے، وہ انہیں استعمال کرتے ہیں لیکن "یابی اللّٰہ الا ان یتم نورہ" اللہ عزوجل اپنا نور مکمل کر کے رہے گا!

بے شک دنیا میں اللہ تعالیٰ کے میزان کا قیام ایک مشکل کام ہے اور یہ صرف مضبوط نفس کے مالک لوگ اور معاشرے کے بہترین لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ الٰہی پیمانوں کو استعمال کرنا، جس چیز کو اللہ نے مقدم ٹھہرایا ہے اس کو مقدم ٹھہرانا اور جس چیز کو اللہ نے مؤخر قرار دیا ہے اس کو مؤخر کرنا، جس سے اللہ دوستی کرے اس سے دوستی کرنا اور جس سے اللہ عداوت کرے اس سے عداوت کرنا، اللہ کے لیے عطا کرنا اور اللہ کے لیے اپنا ہاتھ روکنا، اللہ کے لیے محبت کرنا اور اللہ کے لیے نفرت کرنا، ہنسنا بھی اس وقت جب وہ اللہ کو راضی کرے؛ یہ کام صرف وہی لوگ کر سکتے ہیں جو مضبوط نفوس کے مالک ہوں، جن کی تربیت میں پاکیزہ ترین ہاتھوں نے اپنے آپ کو تھکایا ہو، جو ایک طویل راستے پر اور دشوار امتحانات سے گزرے ہوں جو نفوس کا سنگھار کرتے ہیں۔ جب آپ اپنے نفس کو امتحان میں گھرنے اور آزمائش کی حرارت سے گزرنے کی تربیت دیتے ہیں تو وہ اس راستے پر چلنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے اور احکامات کے آگے سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔

جتنا زیادہ آپ اللہ کے میزان کو استعمال کریں گے، اور یہ انہی لوگوں کے ہاتھوں استعمال ہوسکتا ہے جو آزمائش اور امتحان میں، تربیت اور رہنمائی کے سائے تلے ایک طویل مرحلہ طے کر چکے ہوں، جتنا زیادہ آپ اللہ کے پیمانوں کو استعمال کریں گے اسی قدر زمین پر عدل دیکھنے میں آئے گا اور اسی قدر آپ کے نفس کو راحت ملے گی۔ اگر یہ پیمانے بگڑ جائیں گے تو پورا معاشرہ بگڑ جائے گا، اور اگر یہ پیمانے الٹ جائیں گے تو معاشرہ الٹ پلٹ ہو جائے گا'' اس وقت تمہارا کیا ہوگا جب تم دیکھو گے کہ معروف منکر بن گیا ہے اور منکر معروف'' اور یہ چیزیں ان لوگوں کے لیے مبہم ہو جائیں گی جو ربانی پیمانوں کے استعمال سے دور رہتے ہیں، یہ پیمانہ کہ: ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقکم (اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو) یہ پیمانہ کہ: سنو اور اطاعت کرو خواہ تم پر ایک حبشی غلام کو ہی امیر مقرر کیا جائے جس کا سر گویا کشمش جیسا ہو۔ یہ پیمانہ کہ:

وَمَا أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُم بِالَّتِي تُقَرِّبُكُمْ عِندَنَا زُلْفَىٰ إِلَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً فَأُوْلَئِكَ لَهُمْ جَزَاء الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوا وَهُمْ فِي الْغُرُفَاتِ آمِنُونَ۔ (سبا: ۳۷)

''اور تمہارا مال اور اولاد ایسی چیز نہیں کہ تم کو ہمارا مقرب بنا دیں ہاں (ہمارا مقرب وہ ہے) جو ایمان لایا اور عمل نیک کرتا رہا ایسے ہی لوگوں کو ان کے اعمال کے سبب دگنا بدلا ملے گا اور وہ خاطر جمع سے بالا خانوں میں بیٹھے ہوں گے''۔

زندگی اسی وقت تک قائم رہ سکتی ہے جب تک ربانی پیمانوں میں استقامت کا مظاہرہ

۷ مارچ: صوبہ لوگر میں امریکی فوج کے پیدل دستے پر مجاہدین کے حملے میں 2 امریکی فوجی ہلاک اور 3 زخمی ہو گئے۔

کیا جائے۔لیکن،ان پیمانوں میں تحریف کی جاتی ہے، یہ لوگوں کے ہاتھوں میں خراب ہوتے ہیں جس کی وجہ سے معاشرے میں اضطراب پیدا ہوجاتا ہے۔میزان کو بگاڑا جاتا ہے جس کی وجہ سے معاشرہ بگڑ جاتا ہے، میزان کو الٹ دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے پورا کا پورا معاشرہ الٹ جاتا ہے۔ آپ ایک ایسے شخص کو دیکھیں گے جس کے بارے میں لوگ کہتے ہوں گے کہ یہ کتنا اچھا ہے! یہ کتنا زبردست ہے! حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہیں ہوگا! جیسا کہ حدیث میں آتا ہے۔اور یہ تب ہوگا جب موازین بگڑ جائیں گے اور اصولوں میں گڑبڑ ہوگی۔

بے شک اللہ کے کچھ پیمانے ہیں جو اس نے زمین پر قیامِ عدل کے لیے نازل کیے ہیں، اور شریعت کے احکام اسی قیامِ عدل کے لیے اتارے گئے ہیں:

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ (حدید: ۲۵)

''بے شک ہم نے رسولوں کو واضح نشانیوں کے ساتھ بھیجا ہے اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کیا تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں۔اور ہم نے لوہا اتارا جس میں بڑا زور ہے۔''

عدل اس وقت تک زمین پر قائم نہیں ہوگا اور اس وقت تک اس میزان کو استعمال نہیں کیا جائے گا، جب تک کہ ہر اس ہاتھ کے خلاف جو خرابی پیدا کرنا چاہتا ہو اور ہر اس شخص کے لیے جو ہیر پھیر کرنا چاہتا ہو، مکمل روک تھام کرنے والی قوت موجود نہ ہو، چنانچہ اس میزان کو خرابی، تحریف اور الٹ پھیر سے بچانا ضروری ہے، اسی لیے:

وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ۔

''اور ہم نے لوہا اتارا جس میں بڑا زور ہے اور لوگوں کے لیے نفع ہیں۔''

لوہا میزان کی حفاظت کے لیے ہے، اور اس وقت تک زمین پر ربانی میزان استعمال یا نافذ نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس کی حفاظت کے لیے لوہا موجود نہ ہو۔

چنانچہ لوہا جہاد کے لیے ہے اور اللہ عزوجل نے اسے اس دین کی حفاظت کے لیے نازل کیا ہے، تاکہ ہمارے اصول خرابی سے محفوظ رہیں، تاکہ ہمارے اٹل طریقے تحریف سے بچے رہیں، اور تاکہ یہ اقدار بیوقوف لوگوں کی ہیرا پھیری سے محفوظ رہیں اور ان میں بگاڑ پیدا نہ ہو۔غلط پیمانوں کی بنیاد پر ہی معاشرے الٹ پلٹ ہوجاتے ہیں، اقدار ضائع ہوجاتی ہیں، تاریکی کے بادل چھاجاتے ہیں، اور لوگ گندے جوہڑوں میں غرق ہوجاتے ہیں، ایسی خواہشات کی گہرائیوں میں جاگرتے ہیں جو ایسے ہی گندے جوہڑوں میں پہنچتی ہیں، بالکل اسی طرح جیسے مکھیاں اور مچھر ان میں پہنچتے ہیں۔

زنا، ظلم، افراتفری، بدعنوانی اور رشوت کی زیادتی اسی وقت پھیلتی پھولتی ہے جب رب العالمین کے پیمانے الٹ دیئے جاتے ہیں، اور وہ ہاتھ ان موازین پر متصرف ہوجاتے ہیں جو ان میں خرابی پیدا کرتے ہیں، یوں زمین میں فساد پھیل جاتا ہے۔اسی لیے فرمایا: وَأَنزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ۔'' اور ہم نے لوہا اتارا جس میں بڑا زور ہے اور لوگوں کے لیے منافع ہیں۔''

کیا یہ ممکن ہے کہ جو اس (ربانی) میزان کو استعمال کرے وہ لمبے عرصے تک اس میزان کو قائم رکھ سکے اور استعمال کرتا رہے؟ کیا یہ اس کے لیے ممکن ہے، جس نے اسلام کو روایتی انداز میں، یا محض کتاب کے صفحات کی سطح پر رہ کر، یا حواشی اور کتابوں کے متن کے مطالعہ سے جانا ہو؟

ایسے لوگ ان پیمانوں کو قائم نہیں کرسکتے، کیونکہ ان کے ہاتھوں یہ پیمانے بے ترتیب ہوجائیں گے، اور یوں پورا معاشرہ بے ضابطگی کا شکار ہوجائے گا۔اگر کتابوں کے متن اور حواشی حفظ کرنے والے افراد اس میزان کو استعمال میں لانے کی استطاعت رکھتے تو ہم دیکھتے کہ مذہبی درسگاہیں اور شرعی مدرسے مثلاً الازہر اور زیتونہ وغیرہ، دنیا کے سامنے ایسے نمونے پیش کرتے جو ظلم کے خلاف جم جاتے، چاہے ان کے سروں پر آرے چلا کر اس کو دو ٹکڑے کردیا جاتا یا ایسا کنگھا پھیرا جاتا جس سے گوشت اور ہڈیاں جدا ہوجاتیں۔کتابیں اور حواشی ایسے مثالی لوگ پیدا نہیں کرتے جو ربانی میزان کو قائم کرسکیں، چاہے یہ ان کی گردنوں میں ہی کیوں نہ لٹک رہا ہو۔

جو لوگ اس میزان کو قائم کرنے کے قابل ہیں، یہ وہ لوگ نہیں ہیں جو طویل کتابیں یاد کرتے ہیں، جو الفیہ اور اس کی شرح، اور نثر کی کتابیں، عقیدے کی کتابیں، حاشیہ الدسوقی اور حاشیہ ابن عابدین، اور شرح مغنی وغیرہ یاد کرتے ہیں، ایسے لوگ صحیح طور پر میزان کو قائم کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔بلکہ یہ وہ لوگ قائم کرسکتے ہیں جن کی نشوونما اور تربیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں ہوئی ہے، جو امتحان کی آگ سے اور آزمائش کی حرارت سے گزرے ہیں۔جو لوگ میزان کو قائم کرسکتے ہیں وہ حذیفہؓ کی طرح ہوتے ہیں جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احزاب کے دن کہا: ''اٹھو حذیفہ اور ہمارے لیے دشمن کے احوال پتہ کرو۔'' حذیفہؓ کہتے ہیں: پھر میں نے اپنی بیوی کی چادر اوڑھی جو اتنی تھی کہ میرے گھٹنوں تک بھی نہ پہنچتی تھی، اور سخت سردی کی وجہ سے میں نے اپنے آپ کو سکیڑ لیا، اور لوگ اس قابل بھی نہیں تھے کہ گھروں سے باہر جاکر اپنی کوئی حاجت پوری کرسکیں۔''

یہ حذیفہؓ ہیں جو بعد ازاں مشرق کے گورنر بنے۔جب انہیں گورنر بنایا گیا تو انہوں نے عمرؓ کو ایک خط لکھا جس میں امارت سے استعفیٰ کی درخواست کی اور کہا: ''اپنے ہاتھوں میں دولت کی یہ کثرت مجھے خوبصورت عورتوں کی مانند لگتی ہے جو مجھے اپنے آپ سے بہکا رہی ہوں، پس اے عمر میرے بارے میں اللہ سے ڈرو، اور مجھے اس امارت سے ہٹادو۔''

انہوں نے قربانیاں دیں، انہوں نے قیمت ادا کی، وہ تربیت یافتہ تھے۔جب کبھی دنیاوی خواہشات ان کا پیچھا کرتیں، وہ ان سے بچتے اور دور ہٹتے اور پردوں کے پیچھے چھپ جاتے۔بایں ہمہ، وہ اپنے ورع، رب کے ساتھ تعلّق، راتوں کے قیام اور اپنے عملی سلوک کے ساتھ جسے دیکھ کر ہزاروں لوگ فوج درفوج اللہ کے دین میں داخل ہوجایا کرتے پوری دنیا کا سامنا کرتے رہے۔جو لوگ میزان کو قائم کرنے کے قابل ہوتے ہیں، وہ تو سلمان فارسیؓ کی طرح حقیقت کے متلاشی ہوتے ہیں جنھوں نے کوئی ایسی جگہ نہیں چھوڑی جہاں وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نہ گئے ہوں، جن کے بارے میں اہل کتاب کے باقی لوگوں نے سن رکھا تھا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کی خواہش میں وہ مدینہ منورہ پہنچ گئے۔انہیں ایک غلام کی طرح بیچا گیا حالانکہ وہ ایرانی معززین کے بیٹے تھے۔مدینہ میں انہیں ایک غلام کی طرح بیچا گیا، اور وہ مدینہ میں یہود کے غلام بن کر ان کی خدمت کرتے رہے یہاں تک کہ مسلمانوں نے انہیں آزاد کرالیا۔(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

۱۸ مارچ: امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکرگاہ شہر کے قریب امریکی جاسوس طیارے کو مار گرایا۔

اللہ کی راہ میں آزمائشیں ہی فوز وفلاح کی ضامن ہیں!!!

حضرت شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

اگر سکون قلب، جمعیت قلب اور اطمینان قلب سے دین کی خدمت مطلوب ہوتی تو اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کے لیے دشمن نہ پیدا کرتے اور قرآن پاک میں یہ آیت نہ نازل فرماتے **وکذلک جعلنا لکل نبی عدوا** (جتنے میرے نبی آئے ان میں سے ہر ایک کے لیے میں نے ایک دشمن بنایا) اور اس میں کوئی استثنیٰ بھی نہیں ہے کہ فلاں نبی کے لیے بنایا اور فلاں کے لیے نہیں بنایا اور اس **جعل** تکوینی کی نسبت بھی اپنی طرف فرما رہے ہیں کہ جعلنا ہم نے بنایا، یہ نہیں کہ کوئی اتفاقی دشمن پیدا ہو گیا۔ اسی کو خواجہ صاحب فرماتے ہیں :

؎ بھلا ان کا منہ تھا مرے منہ کو آتے
یہ دشمن انہیں کے ابھارے ہوئے ہیں

تیرہ سال مکہ مکرمہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس قدر ستایا گیا۔ اونٹ کی اوجھڑی سجدے میں کافروں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک پر رکھ دی اور کافر اتنا ہنسے کہ ہنستے ہنستے ایک دوسرے کے اوپر گر گئے۔ طائف کے بازار میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھر مارے گئے، گالیاں دی گئیں، پاگل، مجنون اور جادوگر کہا گیا۔ یہاں تک کہ مکہ شریف سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کرنا پڑی لیکن مدینہ شریف میں بھی کیسے کیسے غم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بردشت کیے اور وہاں بھی کفار نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سکون کا سانس نہ لینے دیا۔ یہاں تک کہ غم اٹھاتے اٹھاتے اور مجاہدہ فرماتے فرماتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بوڑھے ہو گئے تو بوڑھے پیغمبر پر اللہ تعالیٰ کو کتنا رحم آیا ہوگا۔ لیکن اس کے باوجود مدینہ پاک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سکون قلب سے دین کا کام کرنے کا انتظام نہیں کیا گیا۔ آئے دن جہاد ہوتا رہا، روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد سے واپس تشریف لاتے تھے اور اسلحہ اتار کر زمین پر رکھنے نہ پاتے تھے کہ دوسرے جہاد کی خبر آجاتی تھی۔ ساری زندگی جہاد میں رہنا کتنا بڑا مجاہدہ اور کتنی بڑی تشویش ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے پیاروں کے لیے یہی پسند ہے کہ ہمیشہ مجاہدہ میں رہو اور مشاہدہ میں رہو۔ جتنا زبردست مجاہدہ ہوگا اتنا ہی زبردست مشاہدہ ہوگا۔

معلوم ہوا دشمنوں کا وجود اللہ تعالیٰ نے تکویناً جب پیغمبروں کے لیے مفید بنایا اور تشویش قلب اور بے سکونی کے ساتھ دین کی خدمت جب پیغمبروں کے لیے مقدر فرمائی تو اولیاء اللہ کو غم اور تشویش اور دشمنوں کی مخالفت کیوں نہ پیش آئے گی کیونکہ ولایت تابع نبوت ہوتی ہے۔ جو جتنا زیادہ تابع نبوت ہوگا اتنی ہی زیادہ اس کی ولایت قوی ہوگی۔ اعلیٰ درجہ کا ولی وہی ہے جو اعلیٰ درجہ کا متبع نبوت ہو۔ پیغمبروں کو جو مراحل و منازل پیش آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی تربیت کے جتنے انواع واقسام واطوار پیغمبروں کے لیے ہیں کما وکیفا ان کا کچھ حصہ اولیا اللہ کو بھی دیا جاتا ہے۔ البتہ وہ بلا ومصیبت انبیاء کے درجے کی نہیں ہوتی، کم درجہ کی ہوتی ہے کیونکہ اتنی بڑی بلا اولیاء اللہ برداشت نہیں کر سکتے مگر کچھ مشابہت تو ہوتی ہے۔ لہٰذا دشمن کے وجود سے گھبرانا نہیں چاہیے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں والا انعام ہم جیسے گناہ گاروں کو بھی عطا فرما دیا۔ چونکہ یہ بھی نبیوں والا سرکاری کام کر رہا ہے، اللہ تعالیٰ کی محبت کو پھیلا رہا ہے تو جو نبیوں سے جتنا زیادہ قریب تر ہوگا اُتنے ہی زیادہ اُسے نبیوں جیسے حالات پیش آئیں گے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: اشد البلاء الانبیاء ثم المثل ثم المثل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے جتنی بلائیں مجھے دیں کسی پیغمبر کو اتنی بلائیں نہیں دی گئیں۔ معلوم ہوا کہ

؎ جن کے رتبے ہیں سوا اُن کی سوا مشکل ہے

اور ایک جدید مضمون اللہ تعالیٰ نے ابھی میرے قلب کو عطا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی بتا دیا تھا کہ فلاں فلاں جو مسجد نبوی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں، صورتاً صحابی نظر آتے ہیں مگر یہ صحابی نہیں ہیں منافقین ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ مدینہ شریف میں سب میرے عاشق نہیں ہیں۔ میرے جاں نثاروں، وفاداروں اور سچے عاشقوں کے درمیان بدترین دشمن بھی چھپے ہوئے ہیں۔ جو ہماری مصیبت پر خوش ہوتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک کس قدر مشوش ہوا ہوگا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دینی مصلحت اور کمال فراستِ نبوت نے اُن کو برداشت فرمایا۔ لہٰذا صرف عاشقوں میں رہنے کا ذوق خلاف ذوق نبوت ہے اور ذوق تربیت الٰہیہ کے بھی خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہیں اگر چاہتے تو عزرائیل علیہ السلام کو بھیج کر سارے منافقین کی روح قبض کر لیتے کہ میرا پیغمبر ان نالائقوں کی وجہ سے تشویش میں ہے مگر اللہ تعالیٰ نے تشویش کو قائم رکھا۔ معلوم ہوا کہ تشویش میں رکھنا بھی ایک تکوینی راز ہے اور اس سے پیغمبروں کی ترقی درجات مقصود ہوتی ہے۔ اللہ نبیوں کو دشمن اس لیے نہیں دیتا کہ نعوذ باللہ وہ عجب و کبر سے محفوظ رہیں کیونکہ پیغمبر معصوم ہوتے ہیں۔ ان میں عجب و کبر پیدا ہی نہیں ہوسکتا، انبیاء سے گناہ کا صدور محال ہے۔ لہٰذا **وجعلنا لکل نبی عدوا** کا مقصد انبیاء کرام علیہم السلام کے ہر لمحہ حیات کو اپنے قرب کی عظیم الشان تجلیات سے **ساعۃً فساعۃً متصاعداً متزائداً متبارکاً** عطا کرنا ہوتا ہے۔ پیغمبر جس اعلیٰ مقام پر فائز ہوتے ہیں، دشمنوں کی ایذا رسانیوں سے ان کو ہر لمحہ ایک جدید تجلی، ایک جدید ترقی اور ہر لمحہ اعلیٰ سے اعلیٰ تر قرب نصیب ہوتا رہتا ہے۔ کیونکہ اللہ کے قرب کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ غیر محدود راستہ ہے، غیر محدود قرب ہے، غیر متناہی ترقیات ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو **ساعۃً فساعۃً** بڑھاتا رہتا ہے۔ اور اولیاء اللہ چونکہ معصوم نہیں ہوتے اس لیے مخلوق کی دشمنی و ایذا رسانی عجب و کبر سے ان کی حفاظت کا بھی ذریعہ ہے اور ان کی ترقی درجات کا بھی ذریعہ ہے اور ان

١٩ مارچ، پکتیا: ضلع ارگون میں ایک امریکی ہیلی کاپٹر مار گرایا گیا۔ ہیلی کاپٹر میں سوار ٢٣ فوجی ہلاک ہو گئے۔

کے تعلّق مع اللہ کا بھی ذریعہ ہے۔

بڑھ گیا اُن سے تعلّق اور بھی
دشمنی خلق رحمت ہوگئی

حضرت مجددالف ثانی کے ایک خلیفہ نے مجدد صاحب کو لکھا کہ جہاں میں نے خانقاہ بنائی ہے وہاں میرے کچھ دشمن پیدا ہوگئے ہیں۔اگر آپ اجازت دیں تو میں کسی دوسری جگہ خانقاہ کو منتقل کردوں۔حضرت مجددالف ثانی رحمہ اللہ نے اُن کو لکھا کہ تم عبادت و ذکر وتلاوت کی صرف میٹھی میٹھی غذا کو پسند کرتے ہو اور مخلوق کی اذیت پر صبر کرنے کی نمکین غذا سے بھاگتے ہو،غذا دونوں قسم کی ہونی چاہیے۔بلا واذیت مانگے تو نہیں کیونکہ دشمن سے ملاقات سے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔**اللھم انی اعوذ بک من لقاء اعدائنا** لیکن اگر آجائے تو گھبرانا نہیں چاہیے۔اسے نمکین غذا سمجھیں البتہ عافیت اور دشمن سے نجات کی دعا کرے یہ بھی عین عبدیت ہے۔

لہٰذا دشمنوں کی مخالفت اور ایذا رسانی سے دین کے خادموں کو گھبرانا نہیں چاہیے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکمت ہے،مصلحت ہے اور تربیت ہے کیونکہ اگر چاروں طرف معتقدین اور محبین ہی کا ہجوم ہو تو نفس میں بڑائی آجائے۔حکیم الامت تھانویؒ نے فرمایا کہ آج ایک خط آیا ہے،جس میں لکھنے والے نے مجھے اُلّو اور گدھا لکھا ہے۔کتنے لوگ مجھے حکیم الامت اور مجدد الملت لکھتے ہیں اگر ہمیشہ سب یہی لکھتے رہیں تو میرے نفس میں بڑائی آجائے۔لہٰذا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ بعضے بندوں سے کونین (کڑوی دوا) بھیج دیتے ہیں جس سے عجب وکبر کا ملیریا اتر جاتا ہے اور اس کونین سے دولت کونین مل جاتی ہے۔

اس لیے جس بستی میں دین کا کام کرو اور کوئی دشمن کھڑا ہو جائے یا کوئی فرنٹ ہوکر بھاگ جائے تو اس کی خوشامد نہ کرو۔حدیث پاک میں ہے **نعم الرجل الفقیہ فی الدین ان احتیج الیہ نفع وان استغنی عنہ عننی نفسہ** دین کا بہترین فقیہ وہ ہے کہ جب کوئی اس سے دین سیکھنے کے لیے احتیاج ظاہر کرے تو تو اس کا نفع پہنچا دے یعنی دین سکھا دے اور اگر کوئی فرعون کی طرح منہ بنا کر بھاگ جائے تو وہ بھی اپنے نفس کو مستغنی کرلے۔ملا علی قاری نے **اغنی نفسہ** کی دو شرح کی ہے۔ایک تو یہ کہ اپنے نفس کو اس سے مستغنی کرلیا،اس کے پیچھے پیچھے پھر کر اس کی خوشامد نہیں کرتا کیونکہ ایسا کرنا اس خادم دین کی عزت نفس کے بھی خلاف ہے اور دوسرے یہ ہے اس طرح وہ شخص اور خراب ہو جائے گا،اس کا تکبر اور بڑھ جائے گا۔اور دوسری شرح یہ ہے کہ اپنے نفس کو خلوتوں کی عبادت و تلاوت اور ذکر خداوندی سے غنی اور مالدار کرلو۔

لہٰذا کسی دشمن کی مخالفت اور اسبابِ تشویش سے دینی خادموں کو دل چھوٹا نہیں کرنا چاہیے۔مولانا رومی فرماتے ہیں کہ جب چاند چودھویں رات کو بدرِ کامل ہو جاتا ہے تو کتے زیادہ بھونکتے ہیں اور یہ منظر دیکھنا ہو تا کسی گاؤں میں دیکھیے،جہاں بجلی کی روشنی نہیں ہوتی اس لیے ساری رات کتے بھونکتے ہوئے سنائی دیں گے۔تو مولانا فرماتے ہیں کہ کیا کتوں کے بھونکنے سے چاند اپنی رفتار کو بدل دیتا ہے؟اسی طرح اولیاء اللہ جب ترقیات ظاہری و باطنی سے چاند کی طرح کامل ہو جاتے ہیں تو ان کے دشمن اور حاسدین بوجہ حسد کے کتوں کی طرح بھونکنے لگتے تو جس طرح چاند کتوں کے بھونکنے سے اپنی رفتار پر قائم رہتا ہے اُسی طرح دین کے خادموں کو چاہیے کہ وہ بھی حاسدین کی پرواہ نہ کریں۔اپنے کام میں لگے رہیں اور اللہ کی محبت کو نشر کرتے رہیں اور ان دشمنوں کو اپنی تربیت کے لیے مفید سمجھیں۔

اور ایک دوسری مثال یہ ہے کہ عقاب مخالف ہواؤں میں تیز اڑتا ہے۔ہلکی اور نرم سیر ہواؤں میں اُس کی پرواز میں تیزی و بلندی نہیں آتی۔ہوا جتنی مخالف ہوتی ہے،عقاب اتنا ہی زیادہ تیز اور اونچا اڑتا ہے۔انبیاء واولیا روحانی طور پر عقاب ہیں **وجعلنا لکل نبی عدواً** ان کو زیادہ تیز اور اونچا اڑانے کے لیے تکوینی انتظام ہے،دشمنی اور مخالفت کی ہواؤں میں انبیاء اور اولیا کی روحانی پرواز اور زیادہ تیز اور بلند ہو جاتی ہے اور اُن سے دین کا عظیم الشان کام لیا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

اپنے سوالات شیخ انور العولقی کو ارسال کیجیے

☆ ہم شیخ کے ساتھ ایک خصوصی ویڈیو انٹرویو کا انعقاد کریں گے جس میں وہ آپ کے سوالات کے جوابات دیں گے۔

☆ آپ اپنے سوالات نوائے افغان جہاد کی ای میل پر ارسال کر سکتے ہیں۔ای میل ایڈریس درج ہے:

nawaiafghan@gmail.com

نوائے افغان جہاد کو انٹرنیٹ پر درج ذیل ویب سائٹس پر ملاحظہ کیجیے۔

www.nawaiafghan.blogspot.com

muwahideen.co.nr

www.ribatmedia.co.cc

www.ansarullah.co.cc/ur

www.jhuf.net

www.ansar1.info,

www.malhamah.110mb.com

irfanbalooch.blogspot.com

۲۰ مارچ:صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں مجاہدین اور امریکی فوجوں کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔ان جھڑپوں میں ۴ ٹینک تباہ جبکہ ۱۶ امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

(قسط دوم)

”من جهز غازيا فقد غزا“

”جس نے کسی مجاہد کو تیار کیا گویا اس نے خود جہاد کیا“ (الحدیث)

شیخ مصطفیٰ ابو یزید شہیدؒ

لہٰذا اے ہماری امت مسلمہ!

اس فیصلہ کن معرکے کے لیے تیار ہو جایئے یقینِ کامل، قوی ارادے، مضبوط عزم، جواں ہمت اور اللہ صاحبِ عظمت سے امید رکھتے ہوئے۔ مجرم دشمن کے ساتھ ہمارا معرکہ ایک یا دو دن کا نہیں۔ یہ معرکہ عقیدۂ حق کا باطل کی گمراہیوں کے خلاف ہے۔ یہ معرکہ راہِ ہدایت کا شیطان کی راہوں کے خلاف ہے۔ یہ معرکہ اللہ کی راہ میں لڑنے والوں کا طاغوت کی راہ میں لڑنے والوں کے خلاف ہے۔ حاصل یہ ہے کہ یہ معرکہ عمر بھر کا معرکہ ہے اور بس!۔

نحن الذین بایعوا محمدا　　علی الجهاد ما بقینا ابدا

ہم نے ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کر رکھی ہے

جہاد پر جب تک جان میں جان ہے

مجاہدین کے لیے دعا

پھر اس کے بعد ہم پر لازم ہے کہ ہم مجاہدین کے لیے دن رات زیادہ سے زیادہ دعا کریں۔ دلوں میں اور با آواز بلند۔ خشیت بھرے دلوں اور آنسو بھری آنکھوں سے۔ پر اصرار انداز اور پر اخلاص خشوع کے ساتھ۔ اس لیے کہ مجاہدین کو آج سب سے زیادہ تمام مسلمانوں کی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾

”اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا“۔ (مومن ۶۰)

اور فرمان الٰہی ہے:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ

”اور (اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم!) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دو کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہوں۔ جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہیے کہ میرے احکام کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ نیک رستہ پائیں“۔ (بقرہ ۱۸۶)

جب کہ پر خشوع دل سے نکلنے والی سچّی دعا کو رب العالمین قبول کر لیں تو طاقت کے پلڑے پلٹ جائیں۔ اور اس کے سبب اللہ اپنے بندوں، کمزور مجاہدین کی مدد و نصرت فرمائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هل تنصرون الا بضعفائكم بدعوتهم و اخلاصهم

”تمہاری مدد تمہارے کمزوروں کے علاوہ بھلا کس کے سبب ہوتی ہے۔ یہ ان کی دعاؤں اور اخلاص کا ہی اثر ہے“۔

اور اللہ تعالیٰ غزوۂ بدر کے دن اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کا حال بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ

”جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کر لی (اور فرمایا) کہ (تسلی رکھو) ہم ہزار فرشتوں سے جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جائیں گے تمہاری مدد کریں گے“۔ (انفال ۹)

دوسرا فرض: جہاد بالمال

اے امت مسلمہ!

اس کے بعد ہم پر لازم ہے کہ ہم جہاد بالمال کریں جو کہ جہاد بالنفس کے ساتھ نتھی ہے۔ ہم اپنی بابرکت امت مسلمہ کو بتاتے چلیں کہ اس کے مجاہد فرزندوں نے افغانستان میں امیر المؤمنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ کی قیادت میں اپنی صفیں باندھ لی ہیں، اور اپنی جانوں کو اپنی ہتھیلیوں پر رکھ لیا ہے۔ اور اپنی جان کو اپنے رب کی رضا کی خواہش میں اور اس کی رحمت کی امید پر نچھاور کر دیا ہے۔ اور تا حال شہدا کے قافلے در قافلے پیش کیے جا رہے ہیں۔ انہیں امریکی اور ان کے اتحادی صلیبی غنڈوں [خچروں، جنگلی گدھوں، اکھڑ مزاجوں] کو تہ تیغ کرنے کا شوق کھینچے جا رہا ہے۔ انہیں ضرورت وسائل کی ہے جو انہیں اللہ کے دشمنوں کے ساتھ مسلسل نبرد آزما ہونے اور ان پر لگاتار ضرب کاری لگانے کے لیے درکار ہیں۔ بلکہ افغانستان و پاکستان اور دیگر ممالک میں ایسے سینکڑوں جوانانِ اسلام ہیں جو اپنے آپ کو مجاہدین کی قیادت کے سامنے پیش کر رہے ہیں تا کہ وہ انہیں ساز و سامان سے لیس کریں اور جہاد کے لیے تیار کریں۔ لیکن حال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ان جیسوں کے بارے میں فرمایا:

وَّلَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَآ اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَآ اَجِدُ مَآ اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَّاَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ

”اور نہ ان (بے سروسامان) لوگوں پر (الزام) ہے کہ تمہارے پاس آئے کہ ان کو سواری دو اور تم نے کہا کہ میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں تو وہ لوٹ گئے اور اس غم سے کہ ان کے پاس خرچ موجود نہ تھا ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے“۔ (توبہ ۹۲)

چونکہ وہ وسائل ہی نہیں جو انہیں ساز و سامان سے لیس کریں۔ اور بیشتر تیز بہدف اور پایۂ تکمیل تک پہنچنے والی کارروائیاں قلت وسائل کی وجہ سے رکی ہوئی ہیں۔ لہٰذا جان و مال سے جہاد کرنا ہم سب پر فرض ہے اے امت اسلام۔

۲۱ مارچ: مجاہدین اور امریکی فوجوں کے درمیان صوبہ کنڑ ضلع غازی آباد میں مجاہدین اور صلیبی فوج کے درمیان جھڑپ ہوئی، ۱۵ امریکی فوجی ہلاک اور ۲ زخمی ہوئے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

پس اللہ نے مسلمانوں پر جان ومال کا جہاد فرض کیا ہے۔ اور جہاد ہر اس مسلمان پر فرض ہے جو اس کی قدرت رکھتا ہو۔ اور وہ شخص جو جان سے جہاد کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو اس پر لازم ہے کہ وہ اپنے مال سے جہاد کرے، اگر اس کے پاس اتنا فراخ مال ہو۔ گویا اللہ نے جان ومال سے جہاد فرض کیا ہے۔ اور جو بادشاہ یا امیر، یا عالم یا بزرگ، یا تاجر یا سرمایہ دار یا ان کے علاوہ کوئی اور اپنی دولت کو اس وقت جمع کرے جبکہ جہاد میں انفاق کی ضرورت ہو تو وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اس فرمان میں داخل ہے:

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ

''جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کے رستے میں خرچ نہیں کرتے اُن کو اس دن کے دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ جس دن وہ مال دوزخ کی آگ میں (خوب) گرم کیا جائے گا پھر اُس سے ان (بخیلوں) کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا) یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لیے جمع کیا تھا سو جو تم جمع کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو''۔ (توبہ: ۳۵)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی مسلمانوں کو انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ اور جب انہوں نے غزوۂ تبوک میں ترغیب دلائی جبکہ مسلمانوں کو اشد ضرورت تھی۔ تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنے مال میں سے ایک ہزار اونٹ اپنے زین اور کجاوے سمیت فی سبیل اللہ لے آئے۔ پھر مسلمانوں کو پچاس سواریوں کی مزید ضرورت پڑی تو انہوں نے مزید پچاس گھوڑوں سے پورا کر دیا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ما ضر عثمان ما فعل بعد اليوم''

''عثمان جو کچھ بھی آج کے بعد کرے اسے کوئی نقصان نہ دے گا''۔

جہاد بالمال کی اہمیّت اور اس کا اجر:

ہم پر لازم ہے کہ ہم ہمیشہ اس حکم کا خیال رکھیں۔ اور ذمہ داری کے ساتھ جہاد بالمال کی کوشش کریں۔ فرض ادا کرنے، اجر حاصل کرنے، جہاد میں شریک ہونے اور اللہ کے دشمن کو زیر کرنے کی خاطر۔ جہاد بالمال کی اہمیّت کے سبب ہی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی بہت سی آیتوں میں اس کا حکم دیا ہے اور مسلمانوں کو اس پر ابھارا ہے اور اس کی ترغیب دلائی ہے۔ ان میں سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی ہے کہ:

وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ

''اور اللہ کی راہ میں (مال) خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے''۔ (توبہ ۱۹۵)

اور یہ بھی فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ

''مومنو! میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے خلاصی دے؟۔ (وہ یہ کہ) اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو باغہائے جنت میں جن میں نہریں بہہ رہی ہیں اور پاکیزہ مکانات میں جو بہشت ہائے جاودانی میں (تیار) ہیں داخل کرے گا یہ بڑی کامیابی ہے۔ اور ایک اور چیز جس کو تم بہت چاہتے ہو (یعنی تمہیں) اللہ کی طرف سے مدد (نصیب ہوگی) اور فتح (عن) قریب (ہوگی) اور مومنوں کو (اس کی) خوشخبری سنا دو''۔ (سورۂ صف ۱۰۔۱۳)

اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے:

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

''جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن (کے مال) کی مثال اُس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اُگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور اللہ جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے''۔ (توبہ ۲۶۱)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

''جاهدوا المشركين بأموالكم وأنفسكم وألسنتكم''

''مشرکوں کے ساتھ اپنے مال، جان اور زبان سے جہاد کرو''۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص مہار بندھا اونٹنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور کہا: یہ اللہ کی راہ میں ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے بدلے تمہیں قیامت کے دن سات سو مہار بندھا اونٹنیاں ملیں گی''۔

تو اے تاجرو! جو ایسی نفع بخش تجارت کی تلاش میں ہو جو تمہیں جہنّم کی آگ سے بچا دے اور تمہیں جنت نعیم میں داخل کر دے۔ اللہ کا حکم بجا لاؤ:

مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِيْٓ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ

''اس (وقت) سے پیشتر کہ تم میں سے کسی کی موت آ جائے تو (اس وقت) کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار! تو نے مجھے تھوڑی سی مہلت اور کیوں نہ دی؟ تاکہ میں خیرات کر لیتا اور نیک لوگوں میں داخل ہو جاتا''۔ (منافقون ۱۰)

(بقیہ صفحہ ۱۵ پر)

۲۱ مارچ: صوبہ پکتیا کا ضلع یوسف خیل میں ایک مجاہد نے 12 پولیس اہلکاروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی دین اسلام پر استقامت

مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ٹھہر گیا۔اور میں نے قرآن کا کچھ حصہ بھی پڑھ لیا۔پھر میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے دین کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے تمہارے بارے میں خطرہ ہے کہ تم کو قتل کر دیا جائے گا۔میں نے کہا چاہے مجھے قتل کر دیا جائے لیکن میں یہ کام ضرور کروں گا۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے۔مسجد حرام میں قریش حلقے لگا کر بیٹھے ہوئے باتیں کرتے تھے،میں نے وہاں جا کر با آواز بلند کہا **اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ**۔یہ سنتے ہی وہ تمام حلقے ٹوٹ گئے اور وہ لوگ کھڑے ہو کر مجھے مارنے لگے اور مجھے سرخ بت بنا کر چھوڑا۔ان کا یہ خیال تھا کہ وہ مجھے قتل کر چکے ہیں۔جب مجھے افاقہ ہوا تو میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا یہ حال دیکھ کر فرمایا کہ کیا میں نے تم کو منع نہیں کیا تھا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ میرے دل کی چاہت تھی جسے میں نے پورا کر لیا ہے۔میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ٹھہر گیا۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی قوم میں چلے جاؤ اور جب تمہیں ہمارے غلبے کی خبر ملے تو میرے پاس آجانا (الطبرانی،ابونعیم)۔

حضرت محمد عبدریؒ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مکہ کے سب سے زیادہ خوبصورت نوجوان اور بھرپور جوانی والے انسان تھے اور مکہ کے جوانوں میں ان کے سر کے بال سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔ان کی والدہ بہت زیادہ مال دار تھیں،وہ ان کو سب سے زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ باریک کپڑا پہناتی تھیں اور یہ مکہ والوں میں سب سے زیادہ عطر استعمال کرتے تھے اور حضر موت کے بنے ہوئے خاص جوتے پہنتے تھے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے کہ میں نے مکہ میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ سے زیادہ عمدہ بالوں والا اور ان سے زیادہ باریک جوڑے والا اور ان سے زیادہ ناز و نعمت میں پلا ہوا کوئی نہیں دیکھا۔ان کو یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دار ارقم بن ابی الارقم میں اسلام کی دعوت دے رہے ہیں۔یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے اور انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی۔وہاں سے باہر آئے تو اپنی والدہ اور قوم کے ڈر سے اپنے اسلام کو چھپائے رکھا اور چھپ چھپ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے جاتے رہتے۔ایک دن ان کو عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ (اُس وقت عثمان بن طلحہ مسلمان نہیں ہوئے تھے) نے نماز پڑھتے ہوئے دیکھ لیا اور اُنہوں نے جا کر ان کی والدہ اور قوم کو بتا دیا۔ان لوگوں نے ان کو پکڑ کر قید کر دیا۔چنانچہ یہ مسلسل قید میں رہے یہاں تک کہ پہلی ہجرت کے موقع پر حبشہ چلے گئے۔پھر جب وہاں سے مسلمان واپس آئے تو یہ بھی واپس آ گئے۔واپسی میں ان کا حال بالکل بدلا ہوا تھا،وہ ناز و نعمت کا اثر ختم ہو چکا تھا۔یہ دیکھ کر ان کی والدہ نے ان کو برا بھلا کہنا اور ملامت کرنا چھوڑ دیا۔(ابن سعد ۳/ ۸۲)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک غزوہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے (سواریاں اتنی کم تھیں کہ) ہم چھ آدمیوں کو صرف ایک اونٹ ملا جس پر ہم باری باری سوار ہوتے تھے۔(پتھریلی زمین پر ننگے پاؤں چلنے کی وجہ سے) ہمارے پیروں میں چھالے پڑ گئے اور ہمارے پاؤں گھس گئے اور میرے دونوں پیروں میں بھی چھالے پڑ گئے اور میرے ناخن جھڑ گئے۔تو پھر ہم اپنے پیروں پر پٹیاں باندھتے تھے،اسی وجہ سے اس غزوہ کا نام ذات الرقاع رکھا گیا کیونکہ ہم نے اپنے پیروں پر پٹیاں باندھی ہوئی تھیں (ابن عساکر)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سات سات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین صرف ایک کھجور چوس کر گزارہ کرتے اور گرے ہوئے پتے کھا لیا کرتے تھے،اس وجہ سے ان کے جبڑے سوج جاتے تھے (طبرانی)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ہمیں قریش کے ایک تجارتی قافلہ کے مقابلہ کے لیے بھیجا اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر بنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کھجوروں کی ایک زنبیل بطور توشہ کے دی۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت ہمارے لیے اس زنبیل کے علاوہ اور کوئی توشہ میسر نہیں آیا۔چنانچہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ ہمیں ایک ایک کھجور دیتے۔حضرت جابرؓ کے شاگرد کہتے کہ میں نے کہا کہ آپ لوگ ایک کھجور کا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہم ایک کھجور کو ایسے چوستے تھے جیسے بچہ (دودھ) چوستا ہے اور اوپر سے ہم پانی پی لیا کرتے تھے۔ تو وہ ایک کھجور ہمیں صبح سے رات تک لیے کافی ہو جاتی تھی۔ہم اپنی لاٹھیوں سے پتے جھاڑتے اور انہیں پانی میں بھگو کر کھا لیا کرتے تھے (بیہقی)۔

حضرت محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابوعمرو انصاری رضی اللہ عنہ جنگ بدر میں اور بیعت عقبہ ثانیہ میں اور جنگ احد میں شریک ہوئے تھے۔میں نے ان کو (ایک میدان جنگ میں) دیکھا کہ انہوں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور وہ پیاس سے بے چین ہو رہے ہیں اور وہ اپنے غلام سے کہہ رہے ہیں کہ تیرا بھلا ہو مجھے ڈھال دے دو۔غلام نے ان کو ڈھال دی،پھر انہوں نے تیر پھینکا (جسے کمزوری کی وجہ سے) زور سے نہ پھینک سکے اور یوں تین تیر چلائے۔پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا وہ تیر نشانہ تک پہنچے یا نہ پہنچے،یہ تیر اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔چنانچہ وہ سورج ڈوبنے سے پہلے شہید ہو گئے (طبرانی)

☆☆☆☆☆

۲۲ مارچ: صوبہ سمنگان ضلع تاشقرغان میں مجاہدین اور کٹھ پتلی افغان فوج کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔۴ رینجر زفوجی گاڑیاں تباہ اور ۱۲ فوجی مارے گئے۔

حضرت عُکّاشہ بن مِحصَن اسدی رضی اللہ عنہ

محمد یونس قریشی

ایک دن رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے قبرستان ''جنت البقیع'' میں شمع توحید کے چند پروانوں کے درمیان رونق افروز تھے اور یوم حشر کی باتیں ہو رہی تھی اثنائے گفتگو میں مہبطِ وحی و رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''قیامت کے دن ستر ہزار آدمی کسی حساب کتاب کے بغیر بخش دیے جائیں گے''۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر حاضرین میں سے ایک صحابیؓ نے بڑے اشتیاق اور معصومانہ لہجے میں عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے دعا کیجیے کہ اللہ مجھے ان میں سے کردے''۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم بھی ان لوگوں میں شامل ہوگے''۔

یہ سن کر وہ صحابیؓ فرطِ مسرت سے بے خود ہوگئے اور بے اختیار زبان پر تحمید و تہلیل جاری ہوگئی۔

اب ایک دوسرے صحابیؓ نے عرض کی:''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بارے میں بھی''۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سَبَقَکَ بِھَا عُکَّاشَۃُ یعنی عکاشہ تم پر سبقت لے گیا، اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ ''ضرب المثل کی صورت اختیار کر گئے۔ جب کوئی شخص کسی کام میں پہل کر جاتا تو لوگ کہتے:'' فلاں عکاشہ کی طرح سبقت لے گیا''۔

بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہونے کی بشارت پانے میں دوسروں پر سبقت لے جانے والے یہ عکاشہؓ محصن بن حرثان کے لخت جگر تھے اور بنو اسد بن خزیمہ کی شاخ بنی غنم بن دودان کے چشم و چراغ تھے۔ پورا سلسلہ نسب یہ ہے:

عکاشہ بن محصن بن حرثان بن قیس بن مرۃ بن کبیر بن غنم بن دوان بن اسد بن خزیمہ۔

حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابومحصن تھی اور انہوں نے اس وقت دعوت حق پر لبیک کہی تھی جب ایسا کرنا تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف تھا۔ اس طرح وہ سابقون الاولون کی مقدس جماعت میں شامل ہونے کی سعادت عظمٰی سے بہرہ ور ہوگئے تھے۔ جب مشرکین قریش کے مظالم انتہا کو پہنچ گئے تو حضرت عکاشہؓ کے قبیلے سے بہت سے لوگ (جو مشرف بہ اسلام ہو چکے تھے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایما پر حبش کو ہجرت کر گئے اور وہاں امن و سکون کی زندگی بسر کرنے لگے۔ لیکن عکاشہؓ ہجرت مدینہ تک مکہ ہی میں مقیم رہے اور مردانہ وار راہ حق میں کفار کے ظلم و ستم سہتے رہے۔ اب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو ہجرت فرمائی تو عکاشہ رضی اللہ عنہ بھی دوسرے بلا کشانِ اسلام کے ساتھ ارض مکہ کو الوداع کہہ کر مدینہ پہنچ گئے۔

مدینہ منورہ میں سب سے پہلے وہ ''سریہ عبداللہ بن جحش'' (رجب ۲ ہجری) میں شریک ہوئے۔ اس سریہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن جحشؓ کو دس یا بارہ صحابہؓ کا امیر مقرر فرمایا اور ایک سربمہر خط دے کر انہیں حکم دیا اس کو دو دن کے بعد کھولنا۔ دو دن کے بعد حضرت عبداللہ بن جحشؓ نے خط کھولا تو اس میں لکھا تھا کہ ''نخلہ'' (مکہ اور طائف کے درمیان) ٹھہر کر قریش کے ارادوں کا پتہ لگاؤ اور ہمیں مطلع کرو''۔

حضرت عبداللہؓ نے اس خط کے مضمون سے اپنے ساتھیوں کو آگاہ کر کے فرمایا کہ میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو پورا کر کے رہوں گا۔ جسے راہِ حق میں جان قربان کرنے میں کوئی عار نہ ہو وہ میرے ساتھ چلے اور جس کی مرضی ہو وہ بخوشی واپس چلا جائے۔

ان کے سبھی ساتھیوں نے جن میں عکاشہؓ بن محصن بھی شامل تھے ایک زبان ہو کر کہا کہ ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ چنانچہ اس مجموعہ نے وہاں سے چل کر نخلہ میں قیام کیا۔ اتفاق سے قریش کا ایک کاروان تجارت مسلمانوں کے پڑاؤ کے قریب ہی آکر اترا۔ انہوں نے مسلمانوں کو دیکھا تو ڈرے۔ مگر پھر عکاشہؓ بن محصن جنہوں نے سر منڈوا رکھا تھا، پہاڑ سے ان کے سامنے برآمد ہوئے تو وہ یہ سمجھ کر بے فکر ہوگئے کہ یہ عمرہ کرنے والے لوگ ہیں ان سے کوئی خطرہ نہیں۔

اُدھر مسلمانوں نے باہمی مشورہ کے بعد طے کیا کہ اس قافلے کو بچ کر نہیں جانے دینا چاہیے۔ مسلمانوں کا خیال تھا کہ جمادی الاخریٰ کا آخری دن تھا۔ لیکن فی الحقیقت ماہِ رجب شروع ہو چکا تھا جس میں جدال و قتال کی ممانعت ہے۔ مسلمانوں نے اشتباہ والتباس میں مشرکین قریش سے لڑائی چھیڑ دی۔ ایک صحابیؓ نے سالار قافلہ عمرو بن حضرمی کو تیر مار کر ہلاک کر دیا اور حکم بن کیسان اور عثمان بن عبداللہ مخزومی کو گرفتار کر لیا۔ قافلہ کے باقی آدمی بھاگ گئے۔ مسلمانوں کو کثیر مالِ غنیمت ہاتھ آیا۔ حضرت عبداللہؓ نے اس کا پانچواں حصّہ علیحدہ کر کے باقی سب شرکائے سریہ میں بحصہٗ مساوی تقسیم کر دیا۔ حضرت عبداللہؓ مالِ غنیمت اور قیدی لے کر بارگاہِ نبوت میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کیا میں نے حرمت والے مہینے میں تمہیں لڑائی سے منع نہیں کیا تھا؟''

حضرت عبداللہؓ اور ان کے ساتھیوں نے عذر پیش کیا کہ ہم سے مہینوں کا حساب

۲۴ مارچ: صوبہ فراہ ضلع بکوا میں بم دھماکہ سے 10 کٹھ پتلی فوجی ہلاک جبکہ 5 زخمی ہوگئے۔

لگانے میں غلطی ہوگئی۔ ہمارا خیال تھا کہ لڑائی کے دن جمادی الاخریٰ کی آخری تاریخ ہے۔

اُدھر مشرکین مکہ اور یہود نے بھی مسلمانوں کو طعنے دینے شروع کر دیے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں نے ماہِ حرام کو حلال کرلیا ہے۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں تصرف کرنے سے انکار کر دیا۔ سب شرکائے سریہ اپنے فعل پر سخت نادم اور پشیمان تھے اور بارگاہِ خداوندی میں رو رو کر اپنی بخشش کی دعائیں مانگ رہے تھے۔ اس وقت رحمت خداوندی جوش میں آئی اور یہ آیت نازل ہوئی:

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ اللّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِندَ اللّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ (البقرة:۲۱۷)

''لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حرمت والے مہینے کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس میں جنگ کرنا کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیجیے کہ اس میں جنگ کرنا بڑا گناہ ہے، مگر لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکنا، اُس کے خلاف کفر کی روش اختیار کرنا، مسجدِ حرام پر بندش لگانا اور اُس کے باسیوں کو وہاں سے نکال باہر کرنا اللہ کے نزدیک زیادہ بڑا گناہ ہے اور فتنہ قتل سے بھی زیادہ سنگین چیز ہے''۔

اس آیت کے نزول سے مسلمانوں کی تسکین خاطر ہوگئی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مالِ غنیمت قبول فرمالیا۔

غزوات نبویؐ کا سلسلہ شروع ہوا تو حضرت عکاشہؓ بن محصن نے بدر، احد، احزاب، خیبر، فتح مکہ، حنین، تبوک سبھی غزوات میں جانبازانہ حصّہ لیا اور ہر معرکے میں اخلاص وایثار اور شجاعت کا غیر معمولی مظاہرہ کیا۔ غزوۂ بدر میں اپنے بھائی ابوسنانؓ بن محصن اور بھتیجے سنانؓ بن ابی سنان بن محصن کو ساتھ لے کر شریک ہوئے اور حیرت انگیز شجاعت وبسالت سے لڑے۔ حافظ ابن عبدالبرؒ نے الاستیعاب میں لکھا ہے کہ لڑتے لڑتے ان کی تلوار ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی، سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو ان کو کھجور کی ایک چھڑی مرحمت فرمائی۔ وہ یہی چھڑی لے کر دشمن کی صفوں میں گھس گئے اور لڑائی ختم ہونے تک دادِ شجاعت دیتے رہے۔ اس غزوے میں قریش کا ایک نامی جنگجو معاویہ بن قیس ان کے ہاتھ سے جہنّم واصل ہوا۔

ربیع الاول ۲ ہجری میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ بنو اسد بن خزیمہ کی ایک جمعیت نے چشمۂ غمر مرزوق کے قریب پڑاؤ ڈال رکھا ہے اور اس کا ارادہ مدینہ منورہ پر حملہ آور ہونے کا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عکاشہؓ بن محصن کو چالیس سوار دے کر حکم دیا کہ فوراً جا کر شر پسندوں کی سرکوبی کریں۔ حضرت عکاشہؓ بن محصن طوفانِ باد کی طرح ان لوگوں کے سر پر پہنچے۔ بنو اسد کو مقابلے کی ہمت نہ پڑی اور وہ افراتفری کے عالم میں بھاگ کھڑے ہوئے۔ حضرت عکاشہؓ بن محصن نے ان کے دو سو اونٹ پکڑ لیے اور انہیں ساتھ لے کر کامیاب وکامران مدینہ منورہ واپس آئے۔ یہ مہم سریہ عکاشہؓ بن محصن یا سریہ غمر مرزوق کے نام سے مشہور ہے۔

اسی سال ۶ ہجری میں حضرت عکاشہ بن محصن کو ان چودہ سو نفوسِ قدسی میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ جنہوں نے حدیبیہ کے مقام پر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر لڑنے مرنے کی بیعت کی اور ''اصحاب الشجرۃ'' کا لقب پا کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور جنت کی بشارت حاصل کی۔

۱۱ ہجری میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی اور حضرت ابوبکر صدیقؓ سریر آرائے خلافت ہوئے تو سارے عرب میں دفعتاً فتنۂ ارتداد کے شعلے بھڑک اٹھے۔ اس موقع پر خلیفۃ الرسول سیدنا صدیق اکبرؓ نے انتہائی نامساعد حالات کے باوجود بے مثال استقامت، شجاعت اور جوشِ ایمانی کا مظاہرہ کیا، انہوں نے مرتدوں کے تمام مطالبے سختی کے ساتھ رد کر دیے اور ان کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا۔

مرتدین کے ایک طاقت ور گروہ کی قیادت طلیحہ بن خویلد کر رہا تھا۔ یہ شخص بلا کا جنگجو تھا اور شجاعانِ عرب میں شمار ہوتا تھا۔ دراصل وہ عہد رسالت مآب کے اواخر ہی میں ارتداد میں مبتلا ہوگیا تھا اور نبوت کا مدعی بن بیٹھا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ارتداد اور جھوٹے دعوے کی خبر سن کر حضرت ضرارؓ بن ازور کو اس کی سرکوبی پر مامور فرمایا تھا۔ طلیحہ حضرت عکاشہؓ کے قبیلے بنو اسد بن خزیمہ سے تعلّق رکھتا تھا اور حضرت ضرارؓ بن ازور بھی اسی قبیلے کے فرد تھے۔

حضرت ضرارؓ نے واردات کے مقام پر طلیحہ اور اس کے حواریوں کو زبردست شکست دی۔ اس لڑائی میں حضرت عکاشہؓ کے بھتیجے حضرت سنانؓ بن ابی سنان محصن نے حضرت ضرارؓ کے شانہ بشانہ حصّہ لیا۔ ان کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور پیغامبر بھیجا تھا کہ وہ ضرارؓ کے ساتھ مل کر طلیحہ کے خلاف جنگ کریں۔ حضرت ضرار رضی اللہ عنہ طلیحہ کو شکست دے کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے، ابھی راستے ہی میں تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مرتدین کے خلاف جہاد کے لیے مختلف اطراف کو جیوش بھیجے تو حضرت عکاشہؓ اور حضرت ضرارؓ، حضرت خالدؓ بن ولید کے دستے میں شامل ہوگئے۔ حضرت خالدؓ سب سے پہلے طلیحہ کی طرف متوجہ ہوئے جو حضرت ضرارؓ سے شکست کھا کر بزاخہ میں مقیم ہوگیا تھا۔ اور قبائل طے، فزارہ اور اسد کو اپنے جھنڈے تلے جمع کرلیا تھا۔ حضرت عکاشہؓ اور حضرت ثابتؓ بن اقرم اپنے لشکر کے آگے گھوڑوں پر سوار جا رہے تھے کہ اتفاقاً دشمن کے سواروں سے مڈبھیڑ ہوگئی۔ ان میں طلیحہ اور اس کا بھائی سلمہ بن خویلد بھی شامل تھے۔ طلیحہ نے حضرت عکاشہؓ پر حملہ کیا اور سلمہ نے حضرت ثابتؓ پر۔ حضرت ثابتؓ تو جلد ہی سلمہ کے ہاتھوں رتبہ شہادت پر فائز ہوگئے لیکن حضرت عکاشہؓ نے طلیحہ کو ایسا زچ کیا کہ وہ سلمہ کو اپنی مدد کے لیے پکارنے لگا۔ سلمہ حضرت ثابتؓ کو شہید کرنے کے بعد فوراً ادھر لپکا اور دونوں بھائیوں نے مل کر حضرت عکاشہؓ کو اپنے نرغے میں لے لیا۔ دونوں عرب کے نامی جنگجو تھے (بعد میں طلیحہ کو ایک ہزار شجاعانِ عرب کے برابر تسلیم کیا گیا) لیکن حضرت عکاشہؓ نے کمال ثابت قدمی کے ساتھ ان دونوں کا مقابلہ کیا۔ تمام بدن زخموں سے چھلنی ہوگیا لیکن برابر مقابلہ کرتے رہے یہاں تک کہ نڈھال ہوکر گر پڑے اور خلدِ بریں کو سدھارے۔ رضی اللہ عنہ۔

☆☆☆☆☆

۲۴ مارچ: صوبہ لوگو کے ضلع چرخ میں مجاہدین نے امریکی کانوائے پر حملہ کیا۔ اس حملے میں ۱۱ امریکی فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔

مسلمانوں کی خیرخواہی

مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ اللہ

ہر مسلمان کی خیرخواہی چاہنا یہ بھی مسلمانوں کے آپس کے حقوق میں سے ہے۔ اس لیے ہر مسلمان پر اس حکم کو پورا کرنا اور ہر مسلمان کی خیرخواہی چاہنا واجب ہے۔ مثلاً جب کوئی مسلمان آپ سے کسی کام کے متعلق مشورہ کرتا ہے تو پورے اخلاص اور سچائی کے ساتھ اس کو وہی مشورہ دیں جو آپ کے خیال میں اس کے لیے خیرخواہی پر مبنی ہو۔ جیسے کوئی شادی، سفر یا تجارت وغیرہ کے بارے میں آپ سے مشورہ کر رہا ہے یا اور کوئی ایسا کام جسے وہ کرنا چاہتا ہے یا اس کے اسباب اختیار کرنا چاہتا ہے اور اس سلسلے میں آپ سے مشورہ کر رہا ہے تو آپ پر واجب ہے کہ آپ اس کو وہی مشورہ دیں جس میں آپ کے خیال میں اس کی خیرخواہی ہو۔ یہی مطلب ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا کہ ''جب مسلمان تم سے خیرخواہی طلب کرے تو اس کی خیرخواہی کرو''۔

مسلمانوں کی خیرخواہی چاہنا فرض کفایہ ہے اگر بعض مسلمان اس فرض کو پورا کرلیں تو باقی مسلمانوں سے اس فرض کے پورا نہ کرنے کا گناہ ساقط ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی آدمی ایسا کام کرنا چاہتا ہے جس میں اس کا دنیوی یا اخروی نقصان ہے اور کوئی مسلمان اس کو نصیحت کرے کہ بھائی یہ کام مت کرو اس میں آپ کا نقصان ہے۔ اس ایک مسلمان کے سمجھانے سے سب مسلمانوں کا فرض پورا ہو گیا اور سب کے ذمہ سے گناہ ساقط ہو گیا۔ اگر اس کو کوئی بھی نہ سمجھاتا تو سب مسلمان گناہ گار ہوتے۔ لہٰذا ہر مسلمان پر دوسروں کی خیرخواہی کرنا بقدر ضرورت لازم اور فرض ہے۔ بشرطیکہ خیرخواہی کا اظہار کرنے والے کو یہ غالب گمان ہو کہ میں جس کی خیرخواہی کر رہا ہوں وہ میری بات بھی قبول کرے گا اور مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچائے گا۔

البتہ اگر یہ خوف ہو کہ میں اس کی خیرخواہی کی بات کروں تو وہ مجھے تکلیف یا نقصان پہنچائے گا یا غالب گمان ہو کہ میری بات نہیں مانی جائے گی کہ بلکہ الٹا مذاق اڑایا جائے گا تو پھر اس کی گنجائش ہے کہ آدمی ایسے مقام پر خیرخواہی کا اظہار نہ کرے۔ اگرچہ بہتر یہ ہے کہ ایسے موقعوں پر بھی آدمی حق اور خیرخواہی کا اظہار کرے۔

دوسروں کی خیرخواہی چاہنا ہماری حیات اور معاشرتی زندگی کا ایک لازمی جزو ہونا چاہیے۔ مسلمانوں کی خیرخواہی کا مطلب یہ ہے کہ

(۱) انہیں ان کاموں کی تلقین و نصیحت کی جائے جن میں ان کی دنیا اور آخرت کا فائدہ ہو۔

(۲) قول و فعل سے ایسے امور کی ادائیگی میں ان کی مدد کی جائے۔

(۳) اگر کسی آدمی میں بشری تقاضوں کے مطابق کوئی کمزوری ہو تو اس پر پردہ ڈالا جائے اور عام لوگوں کے سامنے بلا ضرورت اس کی کمزوری کی تشہیر کر کے اس کی بے عزتی نہ کی جائے۔

(۴) اگر اس سے ضرر اور نقصان دفع کرنے کی قدرت ہو تو ان سے نقصان دفع کرنے کی کوشش کی جانی چاہیے۔

(۵) اگر ان کو کوئی دنیوی یا اخروی نفع پہنچا سکتا ہے تو ضرور پہنچانا چاہیے۔

(۶) ان کو معروف اور نیک کاموں کا حکم دیا جائے اور برے کاموں سے ان کو روکا جائے۔

(۷) امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نرمی اور خیرخواہی کے جذبہ سے ہو۔

(۸) ان کے لیے بھی جائز اور خیر کے امور میں سے وہ کچھ پسند کیا جائے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور جو کچھ اپنے لیے ناپسند کرے وہ دوسرے عام مسلمانوں کے لیے بھی ناپسند کرے جیسا کہ حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ ایمان میں یہ بھی شامل ہے کہ آدمی اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے (صحیح بخاری ص ٦ ج ۱)۔

(۹) عام مسلمانوں کی جان و مال اور آبرو کی حفاظت کرے۔

(۱۰) ان کو اللہ تعالیٰ کے احکام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کی تلقین کرے۔

(۱۱) خیرخواہی کے وہ تمام تقاضے جو آپ کے سامنے گزریں ان کے لیے پورا کریں، سلف صالحین میں سے بعض حضرات ایسے بھی گزرے ہیں جو دوسروں کی خیرخواہی میں اپنا نقصان کرلیا کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی اور مسلمانوں کی خیرخواہی پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے (متفق علیہ)۔ حضرت جریر جب کسی سے کوئی چیز خریدا کرتے تھے یا کسی پر کوئی چیز فروخت کرتے تھے تو اس شخص سے فرماتے کہ ہم نے جو چیز تم سے لی ہے وہ ہمیں اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جو تمہیں دی ہے لہٰذا تم کو بیع فسخ کرنے کا اختیار ہے کہ چاہے تو اس معاملہ کو فسخ کردو (ابوداؤد)۔

لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ ان بیان کردہ امور کی رعایت کرے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عام مسلمانوں کا خیرخواہ کہلا سکے۔

ایک حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان کے بعد عقل مندی یہ ہے کہ آدمی وہ جائز کام کرے جس کی بنا پر وہ عام لوگوں میں پسندیدہ اور محبوب ہو، اپنی رائے پر خوش رہنے والا کبھی بھی دوسروں کی رائے سے مستغنی نہیں ہوسکتا اور مشورہ کرنے والا کبھی ہلاکت میں واقع نہیں ہوسکتا، جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی ہلاکت کا ارادہ فرماتے ہیں تو سب سے پہلے اس کی رائے اور عقل کو تباہ کردیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

۲۴ مارچ: قندھار کے ضلع پنجوائی میں افغان فوج کے کاروان پر حملہ کیا گیا، اس حملے میں ۲ فوجی گاڑیاں تباہ اور ۱۱ فوجی ہلاک ہوئے۔

لیٹنے اور سونے کے آداب

حکیم محمود احمد ظفر

اللہ تعالیٰ نے جہاں اور کئی نعمتوں کو اپنے انعامات اور احسانات میں شمار کی ہے وہاں نیند بھی حق تعالیٰ شانہ کے خاص انعامات میں سے ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں ارشاد خداوندی ہے:

وَمِن رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِن فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (القصص: ۷۳)

''اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات کو اور دن کو بنایا تا کہ تم اس میں آرام کرو اور (اس میں) اس کا فضل تلاش کرو اور تا کہ شکر کرو''۔

ایک اور آیت میں ارشاد فرمایا:

وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُم مِّن فَضْلِهِ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَسْمَعُونَ (الروم: ۲۳)

''اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے تمہارا رات میں اور دن میں سونا اور اس کے فضل کا تلاش کرنا جو لوگ سنتے ہیں ان کے لیے ان باتوں میں (بہت سی) نشانیاں ہیں''۔

ایک اور آیت میں ارشاد فرمایا:

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ لِبَاساً وَالنَّوْمَ سُبَاتاً وَجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوراً (الفرقان: ۴۷)

''اور وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے رات کو پردہ اور نیند کو آرام بنایا اور دن کو اٹھ کھڑے ہونے کا وقت ٹھہرایا''۔

معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے خود تقسیم کر دی ہے کہ دن کو معمولات اور کام کاج سرانجام دینے اور رات کو آرام اور استراحت کے لیے بنایا۔ اب اللہ تعالیٰ کی اس تقسیم کے خلاف دن کو سونا اور راتوں کو جاگنا اپنی فطرت کو مسخ کرنے کے مترادف اور حکم الٰہی کی خلاف ورزی ہے۔ آرام کرنے کے وقت میں آرام کرنا اور کام کرنے کے وقت میں کام کرنا ہی انسان کے لیے بہتر ہے۔

موجودہ زمانے کو غور سے دیکھیں تو دنیا میں ہر قسم کے برے کام زنا، چوری، ڈاکہ زنی اور شہوانی معمولات وغیرہ رات کی تاریکی ہی میں تو ہوتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے آرام اور نیند کے لیے بنایا ہے۔ آج بھی دنیا میں عیش و عشرت کے دلدادہ لوگ اپنی عیاشیوں سے رات کو دن بناتے ہیں اور ان کے ہاں راتیں جاگتی ہیں اور دن سوتے ہیں۔ کلب (Clubs) جو ہر قسم کی عیاشی اور بدمعاشی کے مہذب اڈے ہیں، دن کو مقفل اور رات کو کھلے رہتے ہیں۔ اگر رات کو آرام اور نیند ہی کے لیے صرف کیا جائے تو دنیا میں آج ۸۰ فیصد بدمعاشیاں یکسر ختم ہو جائیں۔

لہٰذا ایسی کارآمد اور مفید نعمت پر حق تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اس کی بجا آوری اور شریعت کے بنائے ہوئے آداب پر عمل کرنا چاہیے، وہ آداب حسب ذیل ہیں:

۱۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ نماز عشاء سے قبل سونا نہیں چاہیے۔ اس سے ایک تو بعض دفعہ غفلت میں نماز عشاء ہی چلی جاتی ہے۔ دوسرے طبی طور پر بھی یہ مضر ہے، لیکن جب عشاء کی نماز پڑھ لیجائے تو پھر فوراً سو جانا چاہیے تا کہ تہجد یا صبح کی نماز مل سکے۔ عشاء کے بعد باتوں میں اپنا وقت ضائع کرنا نگاہ شریعت میں درست نہیں ہے۔ ہاں اگر کوئی ضروری کام ہو یا کوئی مہمان آیا ہوا ہو اور اس سے نہایت ضروری باتیں کرنا ہوں، یا بیوی بچوں کی دل جوئی کے لیے باتیں کرنی پڑیں تو پھر اس کی اجازت ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یکرہ النوم قبل الصلوٰۃ العشاء والحدیث بعدھا (بخاری)

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء سے قبل سونے اور نماز عشاء کے بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرماتے تھے''۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ ابوبکر صدیقؓ نماز عشاء کے بعد بارگارہ نبوت میں بعض ضروری کاموں میں مشورہ کی خاطر حاضر خدمت ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بات چیت کی۔ (مسلم)

۲۔ بہتر یہ ہے کہ اگر وضو نہ ہو تو سونے سے قبل وضو بھی کر لیا جائے تا کہ پوری طرح پاک ہو کر سویا جائے۔ چنانچہ ارشاد نبوت ہے:

اذااتیت مضجعک فتوضاء وضوئک للصلوٰۃ (بخاری، مسلم)

''جب تو بستر پر سونے کے لیے آئے تو وضو کر لیا کر جس طرح تو نماز کے لیے وضو کرتا ہے''۔

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا:

اذاویت الیٰ فراشک وانت طاھر (ابو داؤد)

''جب تو اپنے بستر پر سونے کے لیے جائے تو اس حالت میں جا کہ تو پاک ہو''۔

اہل تجربہ جانتے ہیں کہ علاوہ ظاہری پاکیزگی اور صفائی کے اس عمل میں کتنی روحانی برکتیں موجود ہیں اور شیطانی وساوس اور ناپاک خیالات سے ذہن کی حفاظت کا یہ کس قدر تیر بہدف نسخہ ہے۔

۳۔ سونے سے قبل بستر کو احتیاطاً جھاڑ لینا چاہیے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ بستر خالی دیکھ کر جانور یا کیڑا بستر میں جا گھسا ہو۔ چنانچہ ارشاد نبوت ہے:

۲۴ مارچ: صوبہ سرپل کے ضلع صیاد میں مجاہدین کے حملوں میں ۷ افوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔

”جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر آوے تو پہلے اس کو جھاڑ لے، معلوم نہیں اس کے پیچھے کیا چیز آپڑی ہو“۔

۵۔سوتے وقت اپنی دائیں کروٹ پر داہنے ہاتھ کو سر کے نیچے رکھ کر سونا چاہیے۔ چنانچہ ارشاد نبوت ہے:

اذا اتیت مضجعک فتوضاء وضوئک للصلاۃ،ثم اضطجع علی شقک الایمن (بخاری ومسلم،ابوداؤد)

”جب تو سونے کے لیے بستر پر آجائے تو نماز جیسا وضو کر اور اپنی دائیں جانب لیٹ جا“۔

ایک اور حدیث میں ہے:

اذاویت الیٰ فراشک وانت طاھر فتوسد یمینک(ابوداؤد)

”جب تو باوضو ہو کر بستر پر آجائے تو دائیں ہاتھ کو سرہانہ اور تکیہ بنا یعنی اپنا دایاں ہاتھ سر کے نیچے رکھ“۔

۵۔پیٹ کے بل یعنی اوندھے منہ نہیں سونا چاہیے کیونکہ یہ طبی طور پر مضر ہے اور تہذیب و وقار کے بھی خلاف ہے۔ چنانچہ ایک صحابی ناقل ہیں کہ ایک روز صبح کے وقت میں مسجد نبوی میں پیٹ کے بل (یعنی اوندھا) لیٹا ہوا تھا کہ ایک شخص نے آکر مجھے ہلایا اور کہا:

ان ھذہ ضجعۃ یبغضھا اللہ(ابوداؤد،ابن ماجہ)

”بے شک لیٹنے کا یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے“۔

صحابی کہتے ہیں کہ میں نے جو دیکھا تو یہ ہلانے والے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ ایک اور حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

انما ھی ضجعۃ اھل النار(ابن ماجہ)

”یہ اہل جہنّم کے سونے کا طریقہ ہے“۔

ایک اور حدیث میں اس طرح سونے کو ان الفاظ میں ناپسند کیا گیا ہے:

ان ھذہ ضجعۃ لا یحبھا اللہ عزوجل(ترمذی)

”سونے کے اس طریقے کو اللہ تعالیٰ بالکل پسند نہیں فرماتے“۔

۶۔ایک پاؤں اٹھا کر اس پر دوسرے پاؤں کو رکھ کر لیٹنا نہیں چاہیے۔(مسلم وترمذی)

وجہ اس کی یہ ہے کہ اس طرح سے بعض دفعہ کشف عورۃ (پردہ کھلنا) ہوجاتا ہے لیکن اگر کشف عورۃ کا احتمال نہ ہو تو پھر اس طرح لیٹنا جائز ہے۔

۷۔سوتے وقت کھانے پینے کے تمام برتن ڈھانک دینا چاہیے تاکہ کوئی موذی جانور اس میں منہ نہ ڈال دے۔ گھر کا دروازہ اچھی طرح بند کرلینا چاہیے اور آگ وغیرہ مکمل طور پر بجھا دینی چاہیے کیونکہ بعض دفعہ سوتے میں آگ لگنے کا احتمال ہوتا ہے اور اگر بتی کا پرانا دیا جس میں تیل جلا کرتا تھا، جل رہا ہو تو وہ بھی بجھا دینا چاہیے جیسا کہ حدیث میں ہے:

اطفؤا المصابیح باللیل اذا رقدتم ،وغلقوا الابواب واوکوا الاسقیۃ وخمروا الطعام والشراب(بخاری)

”اپنے چراغوں کو رات کے وقت بجھا دیا کرو، جب تم سونے لگو تو اپنے دروازے بند کرلیا کرو اور پانی کے برتنوں کے منہ ڈھک دیا کرو اور کھانے پینے کی چیزوں کو کپڑے وغیرہ سے ڈھانک کر رکھا کرو“۔

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا گیا:

لاتترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون(بخاری)

”جب سونے لگو تو اپنے گھر میں آگ نہ رکھا کرو (بلکہ بجھا دیا کرو کیونکہ آگ لگنے کا خطرہ ہوتا ہے)“۔

ایک مرتبہ مدینہ طیبہ میں ایک گھر کو رات کے وقت آگ لگ گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کا علم ہوا تو فرمایا:

ان ھذہ النار انما ھی عدولکم ،فاذانمتم فاطفؤھا عنکم(بخاری)

”یہ آگ تمہاری دشمن ہے پس جب تم سونے لگو تو اسے بجھا دیا کرو“۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ:من جھز غازیافقدغزا

اللہ کی قسم جو آپ اللہ کی راہ میں خرچ کریں گے وہ آپ کے لیے اس سے بہتر ہے جو آپ اپنے پاس بچا کر رکھیں گے۔ اور اللہ کے یہاں کچھ بھی گم نہ ہوگا۔ جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

مَنْ ذَاالَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَضْعَافًا کَثِیْرَةً وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْسُطُ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ

”کوئی ہے کہ اللہ کو قرض حسنہ دے کہ وہ اس کے بدلے اُس کو کئی حصّے زیادہ دے گا اور اللہ ہی روزی کو تنگ کرتا اور (وہی اُسے) کشادہ کرتا ہے اور تم اُسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے“۔

اور حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ کَرِیْمٌ

”جو لوگ خیرات کرنے والے ہیں مرد بھی اور عورتیں بھی اور اللہ کو (نیت) نیک (اور خلوص سے) قرض دیتے ہیں ان کو دو چند ادا کیا جائے گا اور ان کے لیے عزت کا صلہ ہے“۔(حدید ۱۸)

اور فرمایا رب العزت نے:

﴿وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ﴾

”اور تم جو چیز خرچ کرو گے وہ اس کا (تمہیں) عوض دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے“۔(سبا ۳۹)

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

۲۵ مارچ: صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں مجاہدین نے ایئر پورٹ میں کھڑے امریکی ہیلی کاپٹر کو طے شدہ منصوبے کے مطابق ایک حملے میں تباہ کر دیا۔

(قسط اول)

اسلام اور جمہوریت: باہم متصادم ادیان

شیخ ابومصعب الزرقاوی شہید رحمہ اللہ

بے شک تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے ہیں۔ہم اس کی حمد بجا لاتے ہیں اور اسی سے مدد و مغفرت کے خواستگار ہیں۔اور ہم اپنے نفوس کے شر اور اعمال کی سیاہ کاریوں سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔جس کو اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور جس کو اللہ راہ سے بھٹکا دے اسے کوئی سیدھی راہ پر نہیں لاسکتا۔اور میں گواہ بنتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

اللہ عزوجل کا فرمان ہے

''اے اہل ایمان! کیا میں تمہیں ایسی تجارت سے آگاہ کروں جو تمہیں عذابِ الیم سے بچالے۔تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال وجان سے جہاد کرو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم جانو!اللہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسے باغات میں داخل کرے گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہیں۔اور یہ بڑی کامیابی ہے۔اور دوسری چیز جسے تم پسند کرتے ہو،اللہ کی طرف سے نصرت اور فتح اور مومنین کو خوشخبری سنا دیجیے''۔

ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی مدارج میں تحریر کیا ہے''جب کافر دشمن ارض اسلام پر حملہ آور ہوں، یہ اللہ کی تقدیر سے ہے،تو کیا مسلمانوں کے لیے جائز ہے کہ وہ تقدیر کے آگے سر جھکا دیں اور اسی مثل کی تقدیر یعنی جہاد کے ذریعے دفاع کو ترک کردیں؟'

اے امت مسلمہ جان رکھو!عصر حاضر میں جہاد کا علم بلند کرنا ان بہت سے امراض کی دوا ہے۔جن کا شکار آج یہ امت ہوچکی ہے۔توحید باری تعالیٰ کے بعد زمین اور اس پر آباد بندوں کے لیے جہاد سے بڑھ کر نفع بخش شے تو کوئی بھی نہیں۔جہاد تو وہ راستہ ہے جس پر چلنے والوں کی ہدایت کا ذمہ اللہ نے لے رکھا ہے۔جیسا کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

''اور جو لوگ ہمارے راستے میں جہاد کریں گے ہم انہیں ضرور بالضرور سیدھی راہ دکھائیں گے''(العنکبوت:۶۹)

یہی وجہ ہے کہ ہمارے اسلاف کو جب کسی شرعی معاملہ میں مشکل پیش آتی تو وہ اس مسئلہ کے متعلق اہل رباط و جہاد کی طرف متوجہ ہوتے کہ یہ لوگ ہماری رہنمائی کریں گے۔ ایسے ہی جہاد تو جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ جل شانہ، حزن والم کو دور فرماتے ہیں۔جیسا کہ سید المجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جہاد فی سبیل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہو کہ یہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ رنج والم کو دفع فرماتے ہیں''۔

اور جہاد ہی وہ عبادت ہے جس کی مدد سے مقاصد دین کا تحفظ اور شرف والے امور کا دفاع ممکن ہے۔جیسا کہ اللہ کریم نے آگاہ کیا:

''اور تمہیں کیا ہوگیا کہ تم اللہ کی راہ میں قتال نہیں کرتے ان کمزور و بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کے لیے جو یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب!ہمیں اس بستی سے نکال جس کے رہنے والے ظالم ہیں۔اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی محافظ مقرر فرما اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی مددگار بھیج''(النساء:۷۵)۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''اور جو کوئی جہاد کرے تو یہ اس کی اپنی ذات کے لیے ہے۔بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے غنی ہے''۔(العنکبوت:۶)

یعنی جہاد سے حاصل ہونے والی خیر و برکت تو ہمارے ہی لیے ہے،اگر ہم اللہ کی راہ میں لڑیں۔کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ہم سے اور ہمارے جہاد سے غنی ہیں۔اور ایسے ہی جہاد تو ان دروازوں میں سے ایک عظیم دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ ایک مومن موحد کو ایسے مغرور منافق سے الگ کرتے ہیں جس کے ظاہر و باطن میں اختلاف ہوتا ہے۔جو یہ چاہتا ہے کہ ان امور میں اس کی تعریف کی جائے جو اس نے سرے سے کیے ہی نہیں ہوتے۔پس جہاد تو توحید کا ترجمان ہے۔اور یہ کسی بھی موحد کی حقانیت کا ثبوت ہے۔وہ شخص جس کی تاریخ نصرتِ دین کی خاطر جہاد اور قربانیوں سے خالی ہو،قطعاً مستحق نہیں کہ اسے امت کی قیادت و تنظیم کے عہدہ پر براجمان کیا جائے چاہے وہ علم اور بیان کی خوبیوں سے متصف ہی کیوں نہ ہو۔ اگر وہ ایسے ہی کسی عہدہ کا حامل ہے تو وہ جس چیز کو ظاہر کررہا ہے حقیقتاً اس سے عاری ہے۔ایسا شخص جھوٹ کے دو کپڑوں میں ملبوس ہے۔اور ایک ایسے دور میں جب منافقین و غداران کی کثرت ہو، امت کے لیے اس کسوٹی کی احتیاج کس قدر بڑھ جاتی ہے،اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''کیا تم نے یہ گمان کرلیا ہے کہ تم یوں ہی جنت میں داخل کردیے جاؤ گے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تو تم میں سے جہاد کرنے والوں کو اور صبر کرنے والوں کو جانا ہی نہیں'۔(ال عمران:۱۴۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے انہیں پناہ دی اور ان کی مدد کی یہی لوگ سچے مومن ہیں''۔ (الانفال:۷۴)

اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

''اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا،اللہ کے ہاں بلند درجوں والے ہیں اور یہی لوگ کامیاب

۲۵ مارچ:صوبہ کنڑ کے ضلع نورگال میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ۷ امریکی فوجی ہلاک، ۲ زخمی جب کہ ۱۲ امریکی ٹینک تباہ ہوگئے۔

ہیں‘‘۔(التوبۃ: ۴۰)

اور اللہ جل شانہٗ نے فرمایا:

’’دراصل مومن تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے پھر انہوں نے پیٹھ نہیں پھیری اور اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہی لوگ سچّے ہیں‘‘۔(الحجرات: ۱۵)

پس اللہ سبحانہ، وتعالیٰ نے جہاد کو ایمان و توحید کی سچّائی پر دلیل قرار دیا ہے اور ایسے ہی لوگ حقیقتاً ایمان والے ہیں یعنی سچّے موحد، اور یہی لوگ ہیں جو دنیا و آخرت میں صادق و کامیاب ہیں۔جبکہ وہ لوگ جو جہاد و نفیر سے فرار اختیار کرتے ہیں، جن کے دل جہاد اور امت کے لیے قربانی کی صدا سے دبک جاتے ہیں پس یہی لوگ ہیں جن کے ایمان میں تردد ہے اور یہی لوگ ہیں جن کے دعوے جھوٹ ثابت ہوئے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت تو وہ لوگ طلب کرتے ہیں جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔اور ان کے قلوب شک میں پڑے ہوئے ہیں پس یہ اپنے شکوک ہی میں متردد ہیں۔اگر ان کا نکلنے کا ارادہ ہوتا تو اس کی تیاری ضرور کرتے لیکن اللہ نے ان کے نکلنے کو ناپسند کیا اور انہیں پیچھے رہنے دیا اور ان سے کہا گیا کہ بیٹھے رہو بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ‘‘۔(التوبۃ: ۴۵،۴۶)

پس اللہ سبحانہ، وتعالیٰ نے ان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جہاد فی سبیل اللہ سے پیچھے بیٹھ رہنے کو نفاق اور پستئ ایمان کی دلیل قرار دیا۔جیسا کہ اللہ نے ان کی طرف سے جہاد کی تیاری نہ کرنے کو ان کے جھوٹ کی دلیل کے طور پر لیا۔کیونکہ ہر دعویٰ ثبوت اور شہادت کا محتاج ہوتا ہے اور دعویٰ زبانی عمل کے بغیر اکارت ہے۔پس اس شخص کے بارے میں کیا کہا جائے جو امت کو جہاد سے پیچھے بیٹھ رہنے کا درس دے اور کہتا پھرے کہ مجاہدین ہی خطا کار ہیں اور ان کے جہاد کی وجہ سے ان کی ملامت کرتا دکھائی دے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب’’العبودیۃ‘‘میں لکھا ہے:

’’تحقیق اللہ نے اپنے سے محبت کرنے والوں کے لیے دو نشانیاں مقرر کی ہیں، اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور جہاد فی سبیل اللہ کیوں کہ یہ ایمان اور اللہ کی رضا والے اعمال کے حصول اور کفر، برائی، نافرمانی اور قہر والے امور کو دفع کرنے کی انتہائی کوشش کا نام ہے‘‘۔

اگر مسلمان معاشرے طاغوت کی خدمت میں استعمال ہونے والی صلاحیتوں کا کچھ حصّہ جہاد فی سبیل اللہ میں لگا لیتے تو ان کی حالت بہتر ہو چکی ہوتی، وہ پستی و ذلت اور طواغیت (مرتد حکمرانوں) کی اہانت و غلامی سے آزادی پا لیتے۔جہاد عراق کی درست خبریں پا لینے کے بعد ان معاشروں کا کیا حال ہوگا؟ کیونکہ اللہ عزوجل کی توفیق سے دو دریاؤں کی اس سرزمین میں جہاد اپنی منزلیں طے کر رہا ہے۔یہ شجر بار آور ہو، اس کے پھل پکنے کو ہیں اور اس نے خطہ میں مرتدین کے آرام کو اچک لیا ہے۔لہٰذا ان مرتدین نے سازشی جال بننے شروع کیے اور ان کا ظلم و عناد فلوجہ کی مقدس سرزمین پر ظاہر ہوا۔

پس غاصب امریکا اور اس کے رافضی اور دیگر اتحادیوں کو اسلام کی محفوظ سرزمین پر اس کھلی جارحیت سے کیا حاصل ہوا؟ بلاشبہ یہ جنگ ان کی تذلیل کا باعث بنی، ان کے جھوٹ کی قلعی تمام دنیا کے سامنے کھل گئی اور عراق کی مرتد حکومت کی حفاظت اور قیام امن کے منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے۔وہ ایک ایسی دلدل میں دھنس گئے ہیں جسے کامل امریکی تسلط کی علامت’’جمہوریت‘‘کی صورت میں کامیابی سے عبور کرنے کے تمام تر امریکی دعوے جھوٹ ہیں۔

بلاشبہ امریکا نے’’جدید جمہوریت‘‘کے نام پر عوام کی اکثریت کو دھوکا دیا انہیں یہ باور کرانے کی کوشش کی کہ ان کی فلاح و بہبود محض اس ذہنِ انسانی کے تراشیدہ ناقص نظام سے وابستہ ہے۔اس کے بعد کافر امریکی انتظامیہ نے عراق و افغانستان پر جارحیت کو قانونی جواز بخشا کہ وہ پوری دنیا میں جمہوریت کے محافظ اور پشتیبان ہیں۔اس مقصد کے لیے عراق کی سرزمین پر علاوی کی حکومت قائم کی گئی۔مقصد تو فی الحقیقت عراقیوں اور پوری دنیا کے ذہنوں پر چادر ڈالنا اور انہیں دھوکا دینا ہے۔اور یہ خوش فہمی پیدا کرنا کہ امریکی ایک آزاد جمہوریہ عراق تخلیق کرنے جا رہے ہیں۔لہٰذا انہوں نے خطہ میں اپنے مذموم صلیبی عزائم یعنی’’عظیم تر اسرائیلی ریاست کے قیام‘‘کو ایک اوٹ فراہم کی۔یوں وہ عراقی دولت کو لوٹنے کے عزائم کو بھی چھپانے میں کامیاب رہے۔اسلام جس معاملہ میں سب سے زیادہ حریص ہے وہ یہ ہے کہ اس کی تعلیمات خالص اور غیر معتدل رہیں۔اسلام کی انفرادیت دین متین کی شخصیت ہے اور اس کو من و عن، اسی طرح قبول کرنا جیسا کہ اس کے اوامر و نواہی، حدود اور قواعد کا نزول ہوا۔اس کو ہر قسم کی ملمع کاری اور اضافہ سے محفوظ رکھنا غلو اور افراط و تفریط سے بچنا جیسا کہ بہت سی قرآنی آیات اور احادیث میں اس کی تاکید کی گئی۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’پس اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ ڈٹے رہیے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی بھی، اور سرکشی مت اختیار کیجیے۔بے شک اللہ آپ کے تمام اعمال پر نظر رکھے ہوئے ہے۔(ہود: ۱۱۲)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’اور جو وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی اس کی پیروی کیجیے اور صبر کیجیے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ فرما دے، اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے‘‘۔(یونس:۱۰۹)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے معاملات میں اللہ کی نازل کردہ وحی کے مطابق ہی حکم کیا کیجیے ان کی خواہشوں کی تابع داری نہ کیجیے اور ان سے ہوشیار رہیے کہ کہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے اتارے ہوئے حکم سے ادھر ادھر نہ کریں‘‘(المائدۃ:۴۹)

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

۲۶ مارچ: صوبہ کنڑ کے ضلع کنڈی میں مجاہدین نے افغان پولیس کے ۱۵۰ اہل کاروں کو اغوا کر لیا۔

(آخری قسط)

مسلم معاشرے پر مغربی تعلیم کے اثرات

قاری عبدالعزیز

امت مسلمہ پر ایک اور نازک موڑ اور شاہ عبدالعزیزؒ کا عہد ساز کردار:

برطانوی سامراج ہندوستان سمیت دیگر مسلم خطّوں میں آیا اور بلا شرکت غیرے حکومت کر کے چلا گیا مگر ان خطّوں میں جو اثرات چھوڑ گیا وہ اس قدر بھیانک اور ناقابل اصلاح ہیں کہ سوائے '' ہجرت و جہاد'' کے اور کوئی طریقہ کارگر نہیں ہوسکتا۔اس طاغوت کا یہاں آنا دجّالی فتنوں کا نکتۂ آغاز تھا۔وہ سات سمندر پار سے آکر اپنا پنجہ گاڑ رہا تھا۔اس وقت عام مسلمان حبِّ دنیا کے چکّر میں محوِ خواب تھے۔یہاں کے حکمران درباریوں اور قصیدہ خوانوں کی تعریف وتوصیف میں مگن تھے اور عیش وعشرت میں اپنے آخری ایام گزار رہے تھے۔علمائے امت کو طویل بادشاہت وملوکیت نے اپنے اپنے دائرے میں محدود کر رکھا تھا۔صرف ایک شاہ ولی اللہؒ مسلمانوں کی حالت زار دیکھ کر خون کی آنسو رو رہے تھے۔ انگریزوں نے بنگال و بہار اور اُڑیسہ فتح کر کے دھلی کے دروازے تک اپنا اثر ورسوخ قائم کر لیا تھا اور پورے ملک میں اپنی عملداری کا نفاذ شروع کیا۔

یہ منظر تاریخ اسلام میں مسلمانوں کے لیے ایک تیسرا بڑا المیہ اور نازک موڑ تھا۔ حاکم قوم محکومی کی طرف جارہی تھی۔اسلامی تاریخ میں درپیش بدترین المیہ اور نازک موڑ پر برعظیم پاک وہند میں علمِ نبوی اور منہجِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حقیقی محافظ شاہ ولی اللہؒ کے چشم چراغ حضرت شاہ عبدالعزیز نور اللہ مرقدہ نے اس وبا کو بروقت بھانپ لیا اور بصارت وبصیرت کی آنکھوں سے دیکھا کہ مسلمانوں کی سلطنت عملاً ختم ہوگئی ہے اور مسلمانوں کے حکمران ان ہی قابض ظالموں کے وظیفہ پر گزارا کررہے ہیں۔اس لیے انہوں نے اولوالامر اوراس کی ذمہ داری کا خلا محسوس کرتے ہوئے اپنے آپ کو دین کے حقیقی محافظ وامین کی حیثیت سے علمائے اُمت کی ذمہ داری ادا کی،انہوں نے دین کے تحفظ کا بیڑا اپنے ہاتھ میں لیا اور انہوں نے اپنے مشہور فتویٰ کے ذریعے ہندوستان کے مسلمانوں کو آگاہ کیا کہ اب یہ ملک دارالحرب بن چکا ہے۔

ان کے اس فتویٰ نے سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کو امت مسلمہ کے حقیقی نقیب کے طور پر لا کھڑا کیا۔انہوں نے غلبہ دین کے حقیقی منہج ہجرت وجہاد کو زندہ کیا اور اس راہ میں نکل کھڑے ہوئے اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ان کے تیار کردہ مجاہدین انگریزوں کے خلاف معرکے پر معرکے سر کرتے رہے۔ان کے خلاف ہجرت وجہاد جاری تھا اور تسلسل کے ساتھ اب بھی جاری ہے۔

مگر افسوس صد افسوس مسلمانوں کے اس بدترین المیے اور نازک موقع پر کہ غیر قوم دور دراز علاقے سے آکر ملک پر قبضہ جمارہی ہے اور مسلمانوں کو غلامی میں جکڑ رہی ہے اور اپنا حکم نافذ کررہی ہے۔اس کے باوجود تمام علمائے امت شاہ صاحبؒ کی پکار پر لبیک نہیں کہتے اور اپنے دشمنوں کے خلاف بند نہیں باندھتے۔اس کی بجائے یہاں پر بھی حُبِّ دنیا کا مظاہرہ دیکھنے میں آیا اور علما امت تین گروہوں میں منقسم نظر آتے ہیں۔

(۱) علمائے ربّانی کا وہ گروہ جو سید احمد شہیدؒ کی قیادت میں انگریزوں کے خلاف یکسو ہوکر عسکری جدوجہد میں مصروف عمل تھا اور بیش بہا قربانیاں دے رہا تھا۔

(۲) علماء کا وہ گروہ جو محض علمی موشگافیوں میں مصروف تھے، جو قلم ہی کو اصل ہتھیار سمجھ رہے تھے۔اب بھی ان کا کام علمی چرچوں سے آگے نہیں بڑھا......لکھنا لکھانا اور پڑھنا پڑھانا ہی ان کی زندگی کا اصل مقصد ٹھہرا۔حالانکہ پہلے مسلمان آزاد تھے......پھر غلام ہوئے......پھر آزادی کی بھول بھلیوں میں پہلے سے زیادہ غلامی میں کس گئے......اور کس رہے ہیں۔آج مسلمانوں کی زبوں حالی پر آسمان نوحہ کناں ہے۔جہاد فرض عین ہو چکا ہے مگر انہیں حقیقت کی دنیا سے کوئی تعلّق نہیں...... نہ انہیں مسلمانوں کی زبوں حالی سے کوئی سروکار......اور نہ جہاد سے۔وہ اپنی ہی دنیا میں مگن ہیں......اور یہی ان کا تقویٰ ہے۔یہ علماء کا گروہ اپنے آپ کو قرآن پاک کی اس آیت کی منہ بولتی تصویر پیش کرتا نظر آتا ہے۔

ارشاد ربّانی ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ج فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ نِ اطْمَاَنَّ بِهٖ ج وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ نِ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ قف خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ط ذٰلِكَ هُوَالْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ(الحج: ۱۱)

''اور لوگوں میں کوئی ایسا ہے جو کنارے پر رہ کر اللہ کی بندگی کرتا ہے، اگر فائدہ ہوا تو مطمئن ہوگیا اور اگر کوئی مصیبت آگئی تو الٹا پھر گیا۔اُس کی دنیا بھی گئی اور آخرت بھی۔یہ ہے صریح خسارہ''۔

(۳) وہ روشن خیال درباری علماسوء کا گروہ جو چڑھتے سورج کے پجاری سید احمد خان کی سرداری میں دشمنان دین وملت برطانوی استعمار کی ہمنوائی کررہے تھے اور مجاہدینِ حُریت کو غدار گردان رہے تھے۔یہ جدت پسند علماء کا گروہ وہی غلطیاں دوہرا رہا تھا جس غلطی کا آغاز دورِ عباسی خلافت سے ہوا تھا۔یہ وہ گروہ ہے جو ہمیشہ عوام وخواص کو نام نہاد تعلیم کی برتری وفضیلت بڑھا چڑھا کر بیان کرتا ہے۔بلاشبہ علمِ حقیقی......قرآن وسنت کا ہے...... جس کی فضیلت اپنی جگہ مسلّم ہے۔جس کا حاصل کرنا اور پر عمل کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔مگر یہ لوگ ایک ہی فضیلت کی لاٹھی سے ہر کس وناکس علم کو ہانکتے ہیں جیسے ایک کہاوت زبان زدعام ہے'' پڑھو گے لکھو گے بنو گے نواب''۔کیا خوب علم ہے!!! جس کو پڑھنے لکھنے سے آدمی نواب بن جاتا ہے اور نواب بھی ایسا کہ دشمن کی کاری ضرب پر اپنی جان بچا کر بھاگنے کی بھی ہمت نہیں کرتا!! یہ علم

۷ ۲ مارچ: صوبہ پکتیا کا ضلع برمل میں ضلعی مرکز پر فدائی حملہ کر کے 21 فوجیوں کو ہلاک جبکہ 27 کو شدید زخمی کر دیا گیا۔

کے سوداگر ہمیشہ بادشاہوں اور وقت کے حکمرانوں کو اپنی علمی موشگافیوں سے محظوظ کرواتے آئے ہیں اور انہیں یہ بھی باور کروایا جاتا رہا ہے اور اب بھی کروایا جا رہا ہے کہ آپ کے ملک کے لیے علم ہی وہ اصل کنجی ہے جس کو گھماتے ہی آسمان برسے گا اور زمین اُگلے گی!!!

ایک مرتبہ ملک شاہ سلجوقی کو ایک موقع پر تعلیم پر غیر معمولی اخراجات سے کچھ تشویش ہوئی اور اس نے اپنے وزیر تعلیم سے کہا کہ ''اس زرِ کثیر سے تو ایک لشکر جرار تیار ہو سکتا ہے''، تو علم کے سوداگر نے جواب دیا: ''اے بادشاہ تیری فوج کے تیر تو چند قدم پر کام دے سکتے ہیں، لیکن میں جو فوج تیار کر رہا ہوں، اس کے تیر زمین کے سارے طول و عرض میں موثّر ہیں اور اس کی دعاؤں اور حسنات کے تیر تو آسمان کی سِپر سے بھی نہیں رک سکتے''۔

دراصل نام نہاد علمی موشگافیاں اپنے اندر ایک چاشنی لیے ہوتی ہیں اور اس سے زیادہ نفس پرستی کا کوئی آلہ نہیں ہوتا ہے۔ اگر کسی کو دو حرف بولنا آتا ہو تو وہ لسانی جہاد کا حق ادا کر کے ہی چھوڑتا ہے اور دل ہی دل میں خوش ہوتا رہتا ہے کہ میں نے تو کمال کر دیا، فلاں کو باتوں باتوں میں ہرا دیا اور فلاں مسئلے میں فلاں کو چِت کر دیا۔ اور اگر کسی کو کچھ لکھنا آتا ہو تو اس سے بڑا دانشور دنیا میں اور کوئی نہیں ہوتا ہے۔ اگر اس کی رقم کردہ کاوش قبولیت و مقبولیت سے ہوتی ہوئی وقت کے بادشاہ یا صدر و وزیر اعظم کے ایوانوں تک رسائی حاصل کر لے اور انعام و اکرام اور ایوارڈ حاصل کر لے پھر تو وہ آسمان کا ستارہ ہی بن جاتا ہے تو اس عظیم خدمت کو چھوڑ کر کون ''ہجرت و جہاد'' کی مشکلات کو گوارا کرے گا۔

ہر دور میں علمی موشگافیوں کا یہ چلن عام رہا ہے۔ بادشاہوں کے زیر سرپرستی یہ کام بھرپور طریقے سے ہوا کرتے تھے۔ بادشاہ علم کے سوداگروں کے درمیان مناظرہ بازی کے مقابلہ کا انعقاد کروا کر محظوظ ہوا کرتے تھے اور جیتنے والوں میں تحفہ تحائف اور انعامات بھی دیا کرتے تھے۔ ان بادشاہوں کا منشاء و مقصد علم دوستی کا دم بھرنا بھی ہوتا تھا کہ رعایا بھی علمی موشگافیوں میں مگن رہے اور ہماری بادشاہت کو دوام بھی حاصل ہو۔ مناظرہ بازوں کو اور کیا چاہیے تھا انہیں بادشاہوں کی قربت و ناموری حاصل ہو جاتی تھی اور وظیفہ مل ہی جاتا تھا۔

آج ان علمی موشگافیوں کا دائرہ تو بہت وسیع ہے۔ جہاں علم کے سوداگروں کو سائنسدان، فلسفی، مصنّف و مولّف، ادیب و شاعر، کالم نگار، نثر نگار، اسلامک اسکالر، محقق و مفکر، شیخ العرب و عجم، شیخ الکل فی الکل، خطیبِ اعظم جیسے بیسیوں القابات و تخلصات سے پکارا جائے گا اور ذرائع ابلاغ میں ان کی تصاویر چھاپ کر اور ٹی وی و ریڈیو پر ان کی انٹرویوز نشر کر کے آسمان و زمین کے قلابے ملائے جائیں گے تو وہاں اِن آؤ بھگت و تخلصات کو چھوڑ کر ''ہجرت و جہاد'' میں گمنامی کی زندگی کون گوارا کرے گا!!!؟۔

یہی وجہ ہے کہ امت کا یہ گروہ علمی موشگافیوں ہی کو جہاد سمجھتا رہا ہے اور سمجھتا ہے اور اس میں غوطہ زن رہا ہے۔ ادھر انگریزوں نے مسلمانوں کو غلامی میں کس دیا مگر علم کے سوداگروں کو اپنے علمی چرچوں سے فرصت ہی نہیں ملی اور اب بھی لائبریریوں کے لائبریریاں بھرے جا رہے ہیں مگر علم کے خدّام غلامی میں ہی خوش و خرم نظر آتے ہیں۔

جب انگریز ہندوستان کے مسلمانوں کو اپنی غلامی میں کس رہا تھا تو سوائے علمائے ربّانی اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے والے سید احمد شہیدؒ کے قافلے کے، ہندوستان کے بڑی بڑی نامور علمی ہستیوں نے غلامی میں ہی علمی چرچوں کو اونچا جانا اور دین دشمن انگریز کے طور طریقے اپناتے ہوئے اخبارات و رسائل کا اجرا کیا...... تعلیمی و تحقیقی ادارے قائم کیے...... کتابیں لکھ لکھ کر ڈھیر لگا دیے...... دشمنوں کے ایوانوں کا رخ کیا...... اور سب سے بڑھ کر قابض دشمنوں سے سیاسی و سماجی اور دینی حقوق کی بھیک مانگنے کے لیے سیاسی، اصلاحی اور دینی جماعتیں بنائیں۔ جس کے ذریعے امت مسلمہ کو لاشعوری طور پر ٹکڑوں میں بانٹا گیا۔ اس سے امت مسلمہ کو جو نقصان ہوا آج بھی اس کی تلافی کرنا محال ہے۔

اِن بڑی بڑی نامور علمی ہستیوں سے یہ مذکورہ اجتہادی سہو صرف ہندوستان ہی میں نہیں ہوا بلکہ پوری مسلم دنیا جو برطانیہ، فرانس اور دوسرے مغربی استعماروں کے قبضے میں تھی ان خطّوں میں یہی کوتاہیاں ہوئیں۔

جب مغربی استعماروں کے مسلمانوں کی سلطنتوں کے بخرے کرنے کے بعد ان کے درمیان نااتفاقیاں شروع ہوئیں اور انہیں وقفے وقفے سے دو عظیم جنگیں لڑنی پڑیں تو اپنی کمزوری کو چھپانے کے لیے غلاموں کو آزادی دینے کا فیصلہ کیا۔ وہ اپنے مقبوضہ جات کو مختلف ناموں سے حصّے کر کے اپنے تیار کردہ ایجنٹوں کے ہاتھوں چھوڑ گئے جس کو ہم نے اپنے شور و غوغہ کا نتیجہ سمجھ بیٹھے اور اسی کو آزادی سمجھا۔ حالانکہ ان استعماروں نے ہماری رہی سہی خلافت کو ختم کیا تھا۔ ہم نے اس کے احیا کی بجائے کفار کی تقسیم پر اکتفا کیا۔ اب بھی ہم سے کوتاہیوں پر کوتاہیاں ہو رہی ہیں۔

ستم ظریفی تو یہ ہے کہ ان خطوں کو آزاد سمجھنے کے بعد ان کوتاہیوں کے نقصان کی تلافی کے لیے اب تک نہیں سوچا گیا اور نہ ہی ان کوتاہیوں کی تلافی کی طرف لوٹا گیا۔ اس معاملے میں سوچنے، ان کوتاہیوں کی تلافی کے لیے منہج نبویؐ کے مطابق ''خلافت علی منہج النبوۃ'' کے احیاء کے لیے اٹھنے والوں ہی کو (امن میں خلل پیدا کرنے والا) گردان کر مطعون کیا جا رہا ہے۔ ماضی میں جن علماءِ ربّانی نے منہج نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر چلتے ہوئے کفار کے خلاف علمِ جہاد بلند کیا اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ان کے کاموں کو ناکام قرار دیا جا رہا ہے۔

دراصل اللہ تعالیٰ نے ہمیں بحیثیت امت جس چیز کا مکلّف بنایا ہے اس کی طرف رجوع کرنے کی بجائے ہم پھر وہی غلامی...... ذرا شائستہ طریقوں سے اپنائے رکھنے پر مُصر ہیں۔ جو ہمارے جھوٹے آقاؤں نے سکھائے ہیں۔ ہم اِسی کفری طریقۂ جمہوریت کو اپنانے پر کاربند نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بحیثیت اُمتِ مسلمہ ''خلافت علی منہاج النبوۃ'' کے قیام کا مکلّف بنایا ہے نہ کہ کفری قومی ریاستوں کا اور نہ ہی ہم پر اِن کفری قومی ریاستوں پر مسلط کفار کے نمائندوں کی اطاعت کو فرض کیا ہے۔ ''خلافت علی منہاج النبوۃ'' کی اس گلوبل ریاست کا قیام اس کے منطقی طریقہ...... جہاد فی سبیل اللہ (قتال) ہی سے ہوگا نہ کہ کفری طریقۂ جمہوریت سے۔!!!

(بقیہ صفحہ ۲۳ پر)

۲۷ مارچ: مجاہدین نے صوبہ پکتیا ضلع زرمت میں امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا۔

(قسط پنجم)

میدان جہاد کے عملی تجربات

(شیخ ابومصعب مجاہدین کے درمیان ممتاز عالم اور حکمت عملی کے ماہر کے طور پر معروف ہیں، ان کو پاکستانی خفیہ اداروں نے ۲۰۰۵ء کے ماہ رمضان میں کراچی سے گرفتار کر کے امریکہ کے ہاتھ فروخت کر دیا تھا)

الشیخ ابومصعب السوری فک اللہ اسرہٗ

انفرادی جہاد کے لیے بنیادی مقاماتِ عمل:

مسلمانوں کا علاقہ بہت وسیع ہے اور اسی طرح وہ علاقہ بھی جہاں غاصب دشمن کے مفادات اور اہداف موجود ہیں۔ یہ تو بالکل ناممکن ہے کہ جہاد میں شرکت کی خواہش رکھنے والے سارے ہی نوجوان کھلے محاذوں کی طرف عازم سفر ہوں۔ بلکہ قرین قیاس یہی ہے کہ مستقبل قریب میں ایسے محاذ شاید ہی سامنے آئیں۔ چنانچہ، ہمارا طریقہ کار یہ ہونا چاہیے کہ جہاد میں شرکت کے متمنی مسلمانوں کی رہنمائی کریں کہ جہاں کہیں وہ موجود ہوں یا جہاں کہیں وہ فطری طور پر پہنچ سکتے ہوں ادھر کارروائیاں کریں، اور ان کو مشورہ دینا چاہیے کہ وہ اپنی روزمرہ کی زندگی اسی طرح ایک فطری انداز میں گزاریں اور خفیہ طور پر تنہا جہاد کریں یا پھر بااعتماد لوگوں کے ایک چھوٹے سے مجموعے کے ساتھ کریں جو مزاحمت اور انفرادی جہاد کا ایک خودمختار حلقہ ہوگا۔ اس بارے میں علمائے کرام کی شرعی رہنمائی کے بغیر کوئی قدم نہ اٹھایا جائے۔ ہر ہر عمل کو شریعت کے مطابق کیا جائے تاکہ فلاح اخروی نصیب ہو۔

وہ اہم ترین جگہیں جہاں ہمیں دشمن کو نشانہ بنانا چاہیے مندرجہ ذیل ہیں:

(الف) جہاں دشمن کو سب سے زیادہ تکلیف دی جاسکے اور اس کو بھاری ترین نقصانات پہنچائے جاسکیں۔

(ب) جہاں زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو بیدار کیا جاسکے اور ان کے اندر جذبہ جہاد اور مزاحمت پیدا کی جاسکے۔

چنانچہ اپنی اہمیّت کے لحاظ سے علاقوں کی فہرست درج ذیل ہے:

۱۔ جزیرہ عرب کے ممالک، شام، مصر اور عراق:

اس علاقے میں مقدس مقامات، تیل، اسرائیل، امریکہ اور اس کے آس پاس کے ممالک کے معاشی اور عسکری مراکز موجود ہیں اور قیامت تک کے لیے یہ طائفہ منصورہ کا اساسی اور آخری ٹھکانہ ہے۔

۲۔ مراکش سے لے کر لیبیا تک شمالی افریقہ کے ممالک:

ان خطوں میں مغربی مفادات موجود ہیں، خصوصاً ان بنیادی یورپی ممالک کے جو نیٹو میں امریکہ کی حلیف ہیں۔

۳۔ ترکی، پاکستان اور وسط ایشیائی ممالک:

یہاں دنیا کے دوسرے بڑے تیل کے ذخائر موجود ہیں، نیز امریکہ کے سٹریٹیجک مفادات، عسکری مراکز اور سرمایہ کاری کے مراکز موجود ہیں۔ یہاں بڑی بڑی تاریخی جہادی تحریکات ہیں جو عرب جہاد اور مزاحمتی تحریکوں کے لیے سٹریٹیجک بنیاد تصور کی جاتی ہیں۔

۴۔ بقیہ اسلامی دنیا:

ان علاقوں میں امریکہ اور اس کے حلیفوں کے مفادات موجود ہیں۔ مجموعی طور پر پوری مسلم دنیا اس مزاحمت کے لیے ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کرتی ہے، یہ امت کے وہ نوجوان ہیں جو اس کے مسائل حل کرنے کے لیے مخلص ہوتے ہیں اور جہاد میں شرکت کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ یہ ایسی ریڑھ کی ہڈی ہے جو کروڑوں مسلمانوں پر مشتمل ہے۔

۵۔ تیسری دنیا کے ممالک میں امریکی و اتحادی مفادات:

خصوصاً ان ممالک میں جو صلیبی مہم میں حصّہ لے رہے ہیں۔ ان کی سیکورٹی مغربی ممالک میں لاگو سیکورٹی اصولوں کے برعکس بہت کمزور ہے۔ ان ممالک میں اساسی طور پر جہاد ان مجاہدین کے کندھوں پر آتا ہے جو بنیادی طور پر ان ممالک میں مقیم ہیں اور وہاں ایک عام زندگی گزارتے ہیں۔ یہ نقل و حرکت، چھپنے، اہداف کے بارے میں جاننے اور سہولت سے ان کے ساتھ معاملہ کرنے میں مدد دیتا ہے۔

۶۔ یورپی ممالک جو امریکہ کے اتحادی ہیں اور اس کے ہمراہ جنگ میں شریک ہیں:

یورپ میں بڑی بڑی اور پرانی اسلامی کالونیاں آباد ہیں۔ ان کی تعداد ۴۵ ملین سے زائد ہے، اسی طرح آسٹریلیا، کینیڈا اور جنوبی امریکہ میں بھی ہزاروں مسلمانوں پر مشتمل کالونیاں موجود ہیں۔

خاص طور پر یورپ کیونکہ یہ عرب اور اسلامی دنیا کے قریب ہے، ان کے ایک دوسرے سے مشترکہ مفادات وابستہ ہیں اور ان کے درمیان نقل و حرکت کے ذرائع بھی موجود ہیں۔ ان ممالک کے مسلمانوں کی مثال وہی ہے جو دوسرے مسلمانوں کی ہے، جہاد کا فریضہ، دشمن کا دفاع کرنے کا فریضہ ان کے کندھوں پر بالکل اسی طرح آتا ہے جیسے مسلم ممالک میں مقیم مسلمانوں پر آتا ہے۔

یورپ اور دیگر اتحادی ممالک میں حکومت کے موقف کو دیکھتے ہوئے، کام سیاسی مصالح اور مفاسد کے اصولوں کے تحت ہونا چاہیے۔ ساتھ ہی لوگوں کی حمایت حاصل کرنے اور ان کو تکلیف پہنچانے سے گریز کرنے کی حکمت عملی اپنانی چاہیے۔ ان شاءاللہ مزاحمت کے سیاسی نظریے کے بیان میں اس کا تفصیلاً ذکر کروں گا۔

۷۔ بذات خود امریکہ کے قلب میں،

اس کو سٹریٹیجک اور موثر کارروائیوں کا ہدف بنا کر، جیسا کہ ذیل کی عبارتوں میں بیان کیا جائے گا: ان شاءاللہ، یہ امریکہ اژدھے کا سر ہے، جیسا کہ شیخ اسامہ بن لادن نے اس کا صحیح نام رکھا ہے۔ یہی تمام بلاؤں کا سرچشمہ اور صلیبی اتحاد کا سردار

۲۸ مارچ: صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر کے قریب مجاہدین اور افغان فوجیوں کے درمیان گھمسان کی لڑائی لڑی گئی، دشمن کی 2 گاڑیاں تباہ جبکہ 11 فوجی ہلاک ہوئے۔

ہے جو اس کی شکست کے ساتھ ہی پارہ پارہ ہو جائے گا، اور ہم ان شاء اللہ تاریخ کے ایک نئے مرحلے میں داخل ہو جائیں گے۔

انفرادی جہاد کا نشانہ بننے والے اہم ترین اہداف:

انفرادی جہاد اور مزاحمت کا ہدف یہ ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے مفادات کو زیادہ سے زیادہ جانی اور مالی نقصان پہنچایا جائے اور انہیں یہ باور کرایا جائے کہ جہاد ان کے زوال کی ایک علامت بن چکی ہے۔ یہ ان زیادتیوں کے سبب ہے جو وسطی اور جنوبی ایشیا سے لے کر، مشرق میں فلپائن کے جزیروں اور انڈونیشیا سے لے کر مغرب میں بحر اوقیانوس کے ساحلوں تک، شمال میں قفقاز، جزیرہ نما کریمیا کے ممالک، بلقان اور شمالی افریقہ سے لے کر جنوب میں بھارت اور وسطی افریقہ تک، غرض پوری اسلامی دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں، وہ علاقے اس کے علاوہ ہیں جہاں مسلمان اقلیتیں آباد ہیں۔

اسلامی ممالک جہاد کے اساسی مراکز ہے، جیسا کہ ہم سیاسی نظریے میں بیان کر چکے ہیں اور اس اہم باب کے آخر میں 'مقاومت کی حکمت عملی' کے عنوان کے تحت اس کو مزید واضح کریں گے۔

کارروائیوں کا قاعدہ یہ ہے کہ مجاہد اپنی زمین پر جہاں وہ رہتا ہے اور مقیم ہے، انفرادی جہاد کرے گا۔ بغیر اس کے کہ اسے جہاد کی خاطر سفر، ہجرت، اور اس جگہ جانے کی جہاں بلاواسطہ جہاد ممکن ہو مشقت کرنی پڑے۔ آج دشمن ایک ہی ہے اور وہ الحمد للہ ہر جگہ پھیلا ہوا ہے۔

اگر ہم اہمیّت کے اعتبار سے اہم ترین اہداف کا تذکرہ کرنا چاہیں تو وہ کچھ اس طرح ہیں:

۱۔ ہمارے ممالک (عرب اور اسلامی دنیا)

۲۔ دشمن کے ممالک (امریکہ اور اتحادی ممالک)

۳۔ دنیا کے دیگر ممالک میں۔

اول: اساسی علاقے کے اہداف (عرب اور اسلامی دنیا کے ممالک):

۱۔ مشنری سرگرمیوں اور مسیحیت کے مراکز، ثقافتی وفود اور وہ ادارے جو مسلمان ممالک میں امریکی اور مغربی ثقافتی اور نظریاتی یلغار کے ذمہ دار ہیں۔ یہ امر ملحوظ رہے کہ ان کی کلیساؤں اور ان عیسائیوں کی اشیا وسہولیات کو نقصان پہنچایا جائے جو اصلاً ہمارے ممالک میں مقیم ہوں۔

۲۔ امریکہ یا اس کے مغربی اتحادیوں سے تعلّق رکھنے والی ہر قسم کی معاشی سرگرمیاں؛ کمپنیاں، دکانیں، ماہرین، انجینئر، تاجر، غیر ملکی نمائندے (سوائے مسلمانوں کے)......ان استعماری چوروں کے گھر والوں کی رہائش گاہیں......وغیرہ۔

۳۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی ہر طرح کی سفارتی موجودگی بشمول سفارتخانے، قونصلیٹ، سفارتی وفود وغیرہ......

۴۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی ہر قسم کی عسکری موجودگی (عسکری مراکز، بحری بیڑے، بندرگاہیں، ہوائی اڈے، سواریوں کے اڈے، عسکری ساز وسامان وغیرہ......)

۵۔ امریکہ اور اس کے حلیفوں کی سیکورٹی ایجنسیوں کی ہر قسم کی موجودگی، مثلاً سی آئی اے اور ایف بی آئے وغیرہ کے دفاتر، چاہے وہ اعلانیہ ہوں یا کسی فرضی آڑ کے پیچھے چھپے ہوں۔

۶۔ ہر قسم کے صیہونی اور امریکی وفود جو آج ہمارے ملکوں پر شہری، قومی اور حکومتی اداروں کے ذریعے قابض ہیں، ثقافتی، کھیلوں اور فنون وغیرہ کے وفود۔

۷۔ ہر قسم کی سیاحتی سرگرمیاں؛ سیاحتی کمپنیاں اور غیر ملکی سیاحوں کے وفود، ان کے دفاتر، ان کی ہوائی جہاز کی کمپنیاں وغیرہ۔ یہ لوگ عادات رذیلہ، فساد، جنسی بے راہ روی اور خرابی کے سفیر ہیں، علاوہ ازیں یہ اس قبضے کی ذلت آمیز تصویر ہیں جو ہمارے ملکوں پر مسلط ہے اور ہماری اراضی کو ان کے فجار اور مترفین کی سیر وتفریح کے لیے عقبی صحن میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

۸۔ مرتد حکومتوں کے بنیادی اراکین جو صلیبی حملوں کے معاون ہیں۔

۹۔ معاون قوتوں کے اراکین اور مختلف میدانوں میں غاصبین کے حملوں کے ساتھ مفاہمت کرنے والے۔

مختصراً......ہمارے ملکوں میں موجود امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی ہر قسم کی جانی اور مادّی موجودگی کو نشانہ بنانا جہاد کا بنیادی مقصد ہے۔

اہم تفصیل

☆ امریکی قبضے کا معاشی پہلو: (سرمایہ دارانہ نظام کا قبضہ)

ہمارے ممالک پر ہونے والے امریکی قبضے کا معاشی پہلو (ان کے سرمایہ دارانہ نظام کا قبضہ) صلیبی وصہیونی یلغار کا ایک نہایت ہی اہم پہلو ہے۔ جس کا محرک ان کی صیہونی اور صلیبی اغراض اور ان کی تحریف شدہ مذہبی کتابوں کی خرافات اور کہانیوں پر ایمان ہے۔

دنیا کے سب سے بڑے اور اساسی تیل کے کنویں مسلم ممالک میں موجود ہیں۔ سعودی عرب اور مجلس تعاونِ خلیجی کے ممالک میں دنیا کے سب سے بڑے معروف تیل کے ذخائر ہیں۔ نیز عراق میں دنیا کا سب سے بڑا غیر منکشف ذخیرہ موجود ہے جو کم از کم ۳۰۰ بلین بیرل تیل رکھتا ہے۔ وسط ایشیائی علاقہ اور بحیرہ کیسپیئن میں دنیا کے دوسرے بڑے معروف تیل کے ذخائر موجود ہیں، شام میں بھی بڑے بڑے کنویں پائے جاتے ہیں۔ سوڈان اور افریقہ میں تیل کا ایک بہت بڑا زیر زمین تالاب ہے، اور شمالی افریقہ، اور خصوصاً الجزائر میں بھی اسی طرح کا تالاب ہے۔ الجزائر کی سوئی گیس جو مراکش کے ذریعے، جبل الطارق کے نیچے سے ہوتی ہوئی یورپ جاتی ہے، یورپ میں استعمال ہونے والے ایندھن کا تقریباً ۶۵ فیصد ہے!!!

اس کے علاوہ عرب اور اسلامی دنیا میں اہم اور مختلف معدنی وسائل بھی موجود ہیں، زرعی اور حیواناتی وسائل اور میٹھے پانی کے ذرائع وغیرہ اس پر مستزاد ہیں۔ لہٰذا، استعمار کا ایک اہم ہدف ان وسائل کو لوٹنا ہے، جیسا کہ بش سینئر کے ایک معاون نے ۱۹۹۰ء

۲۸ مارچ: فرنٹیئر کور کے 14 اہلکاروں کو مجاہدینِ امارتِ اسلامیہ نے صوبہ کنڑ کے صدر مقام اسعد آباد شہر میں موت کے گھاٹ اُتار دیا۔

میں کویت جنگ کے دوران صراحت کی تھی کہ: '' وہ خدا کی اس غلطی کا ازالہ کرنے آئے ہیں کہ اس نے ہمارے علاقوں میں تیل پیدا کیا'' بندروں اور خنزیروں کی اولاد جو کچھ کہتی ہے اللہ کی شان اس سے بہت اونچی ہے!!!

امریکی اور مغربی استعمار کا دوسرا ہدف مسلم دنیا کے ممالک کو، جہاں کی آبادی دنیا کی آبادی کے پانچویں حصّے پر مشتمل ہے، مغرب کی صنعتی اور تکنیکی مصنوعات کی فروخت کے لیے بازار میں تبدیل کرنا ہے جو کہ سرمایہ دارانہ نظام کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں، جس کی تجارت مشرقی ایشیا اور چین کے وسائل سے مقابلے پر ہے اور بہت جامد ہے۔ چنانچہ، استعمار اور امریکی و مغربی حملے کے اقتصادی اہداف کو دو نکات کی صورت میں بیان کیا جاسکتا ہے:

۱۔ وسائل لوٹنا

۲۔ مصنوعات کی فروخت (سرمایہ دارانہ نظام کی بڑھوتری)

یہ دو اہداف مجاہدین اور شرعی دہشت گردی (الارھاب المشروع) کے نشانے پر ہونے چاہئیں۔ ہمیں چاہیے کہ وسائل پر قبضہ کرنے کے راستوں کو ان پر بند کردیں اور مصنوعات کی فروخت سے ان کو باز رکھیں۔ صرف کمزور اور بیٹھ رہنے والے داعیان کے امن پسند بائیکاٹ والے جہاد اور ظلم کو ہٹانے کے لیے عالمی 'زبانی کلامی' مہم کے ذریعے نہیں (اگرچہ انہیں جہاد کے ساتھ ساتھ کیا جائے تو یہ بھی مزاحمت کے اہم افعال ہیں) بلکہ عسکری مزاحمت کے ذریعے، انفرادی جہاد اور مختصر مزاحمتی مجموعات کی کارروائیوں کے ذریعے۔

فقہائے اسلام کا دشمن کو ایسی اشیا بیچنے کی حرمت پر اجماع ہے جو اسے مسلمانوں سے زیادہ قوی بنادیں، پھر اس ایندھن کی کیا حیثیت ہوگی جو صلیبی حملوں کے دوران ٹینکوں اور جہازوں میں استعمال ہوتا ہے؟!

دشمن کے اہم ترین معاشی اہداف تفصیلاً مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ تیل اور توانائی کے مصادر، منبع سے لے کر نکاسی تک:

یہ مجاہدین کے اہم ترین اہداف میں سے ہیں؛ آئل فیلڈز، تیل کی پائپ لائنیں، برآمدی بندرگاہیں، بحری راستے اور آئل ٹینکرز، ان کے ملکوں کی درآمدی بندرگاہیں، ان کے ملکوں میں تیل کے ذخائر۔

کہا جاتا ہے کہ تیل برآمد کرنے والے ملکوں کے مسلمانوں کے لیے یہی تیل آمدن کا ذریعہ ہے، لیکن یہ بات صحیح نہیں۔ حقیقتاً، دشمن کے لیے سپلائی ہونے والا یہ تیل' توانائی، انڈسٹری اور مال کے اندر ناحق مداخلت کا راستہ ہے۔ یہ ہمارے دشمن، قاتل، غاصبین اور صلیبیوں کے لیے زندگی کی شریان ہے! یہ ان کی عسکری مشین کا خون ہے جس نے بیسویں صدی کے آغاز سے، رات دن ہم پر ذلت اور موت مسلط کر رکھی ہے۔ جب کہ اس دولت کا بہت چھوٹا سا حصّہ ہمارے ملکوں میں واپس لوٹتا ہے اور زیادہ تر تو ان مٹھی بھر مرتد حکمرانوں کی جیبوں اور ان کی فاسق، زانی اور رنگ رلیوں میں مست اولادوں اور کاسہ لیسوں کی جیبوں میں جاتا ہے جو اسے اڑا دیتے ہیں، باقی لوگوں پر تو صرف اس کا چُورا ہی گرتا ہے۔ اس پر مزید یہ کہ، مسلم امہ کے دیگر افراد اور غربا اپنے حصّے سے محروم ہی رہتے ہیں، باوجود اس کے کہ اللہ کی اس نعمت پر ہر ایک امتی کا شرعی حق ہے۔

استعماراتی معاہدوں کے مطابق تیل سے ہونے والی آمدنی کا پچاس فیصد حصّہ غیر ملکی کمپنیوں کو ملتا ہے اور باقی پچاس فیصد عالمی یہودی بینکوں میں بے معنی برقی اعداد و شمار میں تبدیل ہوجاتا ہے! ان کے مالکوں، فجار اور چور امرا کو کوئی حق یا آزادی نہیں ہوتی کہ وہ اس میں سے کچھ بھی بڑے چوروں، یعنی اپنے صلیبی و یہودی آقاؤں کی اجازت کے بغیر نکال سکیں۔

تیل ایک نعمت ہونے کے باوجود اب لعنت بن چکا ہے۔ مسلمان حکمرانوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اور اپنی قوم کو تباہی کے گڑھے میں پہنچا دیا ہے!

بے شک، تیل کی برآمدات میں تعطل سے مرتد حکومتوں کے بجٹ کو نقصان پہنچے گا۔ لیکن ان محدود سیکٹرز میں جزوی نقصان کی اس نقصان کے سامنے کیا حیثیت ہے کہ یہ تیل صیہونی اور صلیبی دشمن تک نہ پہنچے؟! امر بالکل واضح ہے!

مختصراً، یہ کہ یہ تیل ہمارے دشمن کی رگِ جاں ہے جس کا منبع ہمارے ملکوں میں ہے اور ہمیں اس کو کاٹنا ہوگا!!

جب ہمارے وسائل ہمارے اپنے ہاتھوں میں آجائیں گے اور ہم ان کے مالک ہوں گے تو ہم ان وسائل سے صحیح تجارت کریں گے، جو عدل اور حسن ہمسائیگی کے قاعدوں پر مبنی ہوگی۔

☆ معدنی وسائل کی کانیں:

سونا، تانبا، لوہا، ایلومینیم، کوبالٹ، فاسفیٹ وغیرہ...... ہمارے معدنی وسائل کی فہرست بہت طویل ہے اور یہ ضروری ہے کہ ان کو دشمن تک پہنچنے سے بچایا جائے اور دشمن کو ان پر سرمایہ داری کرنے سے باز رکھا جائے۔ یہ کام ان وسائل کی برآمدات روک کر، ان کی کانوں کو بند کر کے اور برآمد کے تمام راستوں اور ذرائع کو کاٹ کر کیا جاسکتا ہے۔

☆ آبنائیں (straits) اور اہم سمندری گزرگاہیں:

زمین پر پانچ اہم آبنائیں (سمندری تجارتی راستے) ہیں، جن میں سے چار عرب اور مسلم ممالک میں موجود ہیں۔ پانچویں امریکہ میں ہے، جو کہ پاناما کینال ہے۔ ان چاروں کے نام یہ ہیں:

۱۔ آبنائے ہرمز، عرب۔ایران خلیج کے تیل کا دروازہ۔

۲۔ مصر کی آبنائے سویز۔

۳۔ افریقہ اور یمن کے درمیان باب المندب۔

۴۔ مغرب اقصیٰ (مراکش) میں آبنائے جبل الطارق۔

مغربی دنیا کی زیادہ تر معیشت، تجارت اور تیل کے لحاظ سے، انہی بحری راستوں سے گزرتی ہے۔ انہی سے وہ بحری قافلے، جہاز بردار بیڑے اور تباہ کن میزائل گزرتے ہیں جو

۲۸ مارچ: صوبہ پکتیا کے ضلع خوشآمند میں بارودی سرنگ دھماکے میں ایک امریکی ٹینک تباہ، ۴ امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

ہماری عورتوں اور بچوں پر برستے ہیں۔ جب تک کہ یہ غاصب مہمات ہمارے ملکوں سے نہیں نکلتیں ان راستوں کو بند کرنا ناگزیر ہے۔ یہ امریکی جہازوں اور اس کے اتحادیوں کے جہازوں کو نشانہ بنا کر کیا جاسکتا ہے، ان گزرگاہوں کو بارودی سرنگوں سے روک کر، ان میں جہازوں کو ڈبو کر، وہاں پر نقل وحرکت کو قزاقی کے ذریعے، شہیدی حملوں اور جہاں کہیں ہو سکے اسلحہ کی طاقت سے ڈرادھمکا کر کیا جاسکتا ہے۔

دشمن اور دشمن ممالک کی عوام کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ انہوں نے اپنے صلیبی اور صیہونی دوست حکمرانوں کی خواہشات کے سبب ایک بہت بڑی عالمی جنگ کا شعلہ چھیڑا ہے۔ انہیں ہمارے ممالک سے نکلنا ہوگا اور وہاں پر اپنی مداخلت کو ختم کرنا ہوگا اور خائن حکمرانوں کی پشت پناہی بند کرنی ہوگی۔ اگر وہ معقول اور انسانیت اور عدل پر مبنی رویہ اختیار نہیں کرتے تو انہیں اپنے حصّے کی موت کے سامنے کے لیے تیار ہوجانا چاہیے جو وہ ہمارے لوگوں اور بچوں پر مسلط کیے ہوئے ہیں، اور اپنے حصّے کی غربت، معاشی تباہی اور زندگی کی تنگیوں کو پانے کے لیے جو انہوں نے ہم پر مسلط کر رکھی ہیں۔ ہمارے لیے ضروری ہوگیا ہے کہ ان کو اسلحہ کی قوت، مزاحمت کے نتائج اور جانوں کے نقصان سے سبق سکھائیں۔ ان کے لیے اچھا تو یہی ہے کہ ہمیں اور ہمارے معاملات کو چھوڑ دیں، تاکہ ہم اپنے مجرم حکمرانوں کو ہٹا سکیں، اور خود اپنی شرعی حکومتیں قائم کریں اور پھر ان کے ساتھ اچھی بات چیت اور منصفانہ شرعی قواعد کے موافق معاملات کریں۔

یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اپنے لوگوں کو ابلاغ، میڈیا اور پروپیگنڈا کے ذریعے یہ سمجھائیں کہ مجاہدین کے ساتھ ساتھ انہیں بھی جنگ کی قیمت ادا کرنی ہوگی۔ ہمیں یہ واضح کرنا ہوگا کہ ہم حالتِ جنگ میں ہیں۔ دشمن نے ہمیں اس جنگ کے اندر دھکیلا ہے۔ ہمیں اس کے جزوقتی نقصانات کو برداشت کرنا ہوگا، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اپنا جوہر، اپنے وسائل، اپنا دین اور اپنی بقا کے تمام اجزا سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔

عرب اور اسلامی دنیا میں یہودی، صلیبی مہم کے اتحادیوں کے سٹریٹیجک اہداف کو نشانہ بنانا:

جیسا کہ دوسرے باب 'مزاحمت کا سیاسی نظریہ' میں بتایا گیا ہے، ہمارے ممالک پر جارحیت میں امریکی مہمات عمومی طور پر مرتد اور منافق طاقتوں کی کثیر حمایت پر انحصار کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ ان لوگوں کے وسیع طبقے پر جو 'امریکہ زدہ' Americanised ہیں، جو اس جارحیت کا استقبال کرتے ہیں اور ان کا وجود اور مفادات اس سے وابستہ ہوتے ہیں۔

مرتدین اور منافقین کے اتحادیوں کا یہ بڑا گروہ مختلف انواع کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ ان میں سے کچھ متفق ہیں، کچھ مدمقابل ہیں اور کچھ باقاعدہ محارب ہیں۔ ہم استعمار کے معاون ارکان کے اس اتحاد میں سے ترجیحات کے لحاظ سے اہم ترین اور نمایاں ترین افراد کا انتخاب کریں گے۔ ہم ان کو ہدف بنانے کی اہمیّت واضح کریں گے اور یہ کہ ان کو کون سے ایسے طریقے سے ہدف بنایا جائے جو کہ جہاد کی عمومی حکمت عملی سے مطابقت رکھتا ہو؛ جو یہ ہے کہ جہاد کی حکمتِ عملی بنیادی محور (المحور الاساسی) قابض افواج یعنی امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے ساتھ مقابلہ ہو، اور اپنے ملکوں میں محور کو ثانوی حیثیت پر رکھا جائے اور بناؤ اور بگاڑ کے اصولوں کے تحت صرف اہم اور بڑے اہداف کو شامل کیا جائے۔

جیسا کہ ہمارے لیے ناگزیر ہے کہ ہم مزاحمتی قوت کی تعمیر کریں اور اس کے حلقوں کو پھیلائیں اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ ہم اپنے درمیان دشمن قوتوں کے اہم مراکز کو گرادیں، تباہ کردیں اور ان کا صفایا کردیں، جب تک کہ اس سے سٹریٹیجک حملے کے لیے ہماری اپنے اساسی محور سے توجہ نہیں ہٹتی، جو کہ جارحیت اور بیرونی دشمن کا مقابلہ ہے۔ (جاری ہے)

بقیہ: مسلم معاشرے پر مغربی تعلیم کے اثرات

☆☆☆☆☆

ان خطوں کو آزاد سمجھنے کے بعد ہمارے بڑوں نے یہاں کے باشندوں کی بھلائی اور خوشحالی کے لیے جو تجاویز دی ہیں اور اس کے لیے جو لائحہ عمل اختیار کیا ہے وہ دیکھنے کی ضرورت ہے۔ ہمارے صلحائے امت نے امت کی بھلائی اور خوشحالی کے لیے وہی تعلیم کی پرانی دوا نئے لیبل میں دینے کی تجویز دی ہے جس کے باعث دور خلافت عباسیہ میں مسلم صلحا نے علم دوستی میں مسلمانوں کو علمی موشگافیوں میں مبتلا کیا تھا۔ جس کا حشر ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ امت نے خوشحالی میں نفس پرستی کی بیماری میں مبتلا ہو کر اپنی تمام شان وشوکت کھو دی۔ بغداد میں جو ''علمی ذخیرہ'' جمع کیا تھا وہ بھی نہ رہا اور خلافت بھی نہ بچ سکی۔ پھر وہی تعلیم کی پرانی دوا جس پر ہمارے مغربی آقاؤں نے نئے لیبل چسپاں کیے، اسی کو امت کی بیماری کے افاقے کے لیے اختیار کیا گیا ہے۔ اب تک وہی دوائی تریاق سمجھ کر قوم وملت کو پلائی جارہی ہے تاکہ امت غلامی سے نجات پاسکے اور خوشحال ہو سکے مگر ساٹھ ستر سال ہونے کو ہیں۔ امت کی نفس پرستی کی بیماری میں اور زیادہ اضافہ ہوا اور غلامی کی زنجیریں اور زیادہ کس گئیں۔ امت میں اس دوا کے مضر اثرات اس قدر ہوئے کہ نفس پرستی کے علاوہ چھوٹی چھوٹی بے شمار تکالیف رونما ہوئی ہیں جو نا قابل اصلاح ہیں۔

اب امت کی اصلاح، اس کی کھوئی ہوئی شان وشوکت اور ''خلافت علی منہاج النبوۃ'' دوبارہ حاصل کرنے کے لیے امتِ علیل کو جدید ڈاکٹروں کی بجائے روحانی دیسی حکیموں کی اشد ضرورت ہوگی۔ اس لیے کہ اس امتِ علیل کو اب!!!

؎ مغربی مکتبوں کی نئی روشنی تیری تاریکیوں کا ازالہ نہیں
طاقِ دل میں اُجالا اگر چاہیے تو پرانے چراغوں سے ہی پیار کر

امتِ علیل کے ٹکڑے ٹکڑے جسم کو جوڑنے...... بے شمار تکالیف کو دور کرنے...... نفس پرستی کے کینسر سے پاک کرنے کے لیے امت کے اندر ہی سے نیم صحت مند کچھ لوگوں کو...... جنگلوں...... پہاڑوں اور غاروں کی طرف نکلنا ہوگا اور انہی جڑی بوٹیوں کو تلاش کرنا ہوگا جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے علاج کے لیے تجویز کیا۔ اِسی تجویز کردہ طریقہ علاج ہی کے مطابق ان جڑی بوٹیوں کو کوٹ کوٹ کر تیر وتفنگ کی کڑوی گولیاں بنا کر امت کے بیرونی اور اندرونی جراثیم کو اس کے ذریعے مار بھگانا ہوگا تب جا کر امت صحت مند ہوگی۔ (ان شاء اللہ العزیز)

۲۹ مارچ: صوبہ خوست کے ضلع یعقوبی میں بارودی سرنگ دھماکے میں ۱۳ امریکی فوجی ہلاک اور ایک زخمی ہوگیا۔

(قسط اول)

امتِ مسلمہ کو درپیش مسائل اور اُن کا حل

مولانا عظمت اللہ محسود حفظہ اللہ

☆☆☆☆☆

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہٖ وواصحابہ الذین اوفوا بعہدالذین ھم بمفاتیح الرحمۃ ومصابیح الغرراما بعد فاعوذباللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لم الاسلام دنیاوقال اللہ تعالیٰ فی مقام آخران الدین عنداللہ الاسلام۔

میری گفتگو کا موضوع یہ ہے کہ آج امت مسلمہ کن خطرات سے دوچار ہے۔اور میں اللہ رب العزت سے دعا گو ہوں کہ اللہ رب العزت امت کے حال پر رحم فرمائے۔جب کہ امت کی کامیابی صرف اور صرف اللہ رب العزت کے احکامات بجالانے، قرآن وحدیث پر عمل کرنے اور اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے جہاد کرنے میں ہے۔اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس حوالے سے قرآن مجید میں بار بار تعلیمات فرمائی گئیں۔قرآن مجید میں فرمایا گیا کہ اللہ کے نزدیک معیار صرف عقیدہ و نظریہ ہے۔سورہ تغابن آیت ۲ میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ فَمِنكُمْ كَافِرٌ وَمِنكُم مُّؤْمِنٌ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيْرٌ

''وہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا ہے پھر کوئی تم میں سے کافر ہے اور کوئی مومن اور جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اس کو دیکھتا ہے''۔

اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ میں وہ ذات ہوں کہ پیدا کیا مومنوں اور کافروں کو، ایسا نہیں فرمایا کہ میں نے عرب وعجم کو یا پنجابی پٹھان، سندھی یا بلوچی وغیرہ کو پیدا کیا۔لہٰذا اللہ رب العزت کے نزدیک معیار صرف اور صرف عقیدہ اور نظریہ ہی ہے۔سورہ الحجرات آیت ۱۳ میں تمام انسانیت سے مخاطب ہوتے ہوئے اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوباً وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيْمٌ خَبِيْر

"لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے۔تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔بے شک اللہ کے نزدیک زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔بےشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا، سب سے خبر دار ہے"

اللہ رب العزت نے فرمایا کہ میں نے انسانوں کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور قبیلے بنائے تاکہ آپس میں پہچان کر سکیں۔نہ کہ اللہ رب العزت نے یہ قبیلے بڑائی یا عزت وتکریم کے لیے بنائے۔حتیٰ کہ اللہ رب العزت کے نزدیک حسب ونسب، کمال وجمال معیار ہرگز نہیں ہے اور نہ ہی کسی نبی کا بیٹا ہونا کوئی معیار ہے۔جس کی مثال قرآن مجید میں ہمارے سامنے ہے۔نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے سے فرمایا:

يَا بُنَيَّ ارْكَب مَّعَنَا وَلاَ تَكُن مَّعَ الْكَافِرِيْنَ(ھود: ۴۲)

''اے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں میں شامل نہ ہو''۔

اپنے بیٹے سے یہی فرمایا کہ کافروں کو چھوڑ کر اللہ رب العزت کی جماعت میں آجاؤ لیکن اُس نے بات نہیں مانی۔اس پر اللہ رب العزت کا فرمان بالکل واضح ہے:

قَالَ يَا نُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ(ھود: ۴۶)

''اے نوح! وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں، وہ تو سراسر بدعمل ہے''۔

پس معلوم ہوا کہ مسلمان اور کافروں کے درمیان پہچان صرف عقیدہ اور نظریہ کی بنیاد پر ہے۔لہٰذا تمام مسائل کا حل صرف اور صرف اللہ رب العزت اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستے یعنی دین اسلام میں ہے۔اس پر میں قرآن کریم کی مختصر آیت کریمہ اپنے علمائے کرائے اور امت مسلمہ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

سورہ آل عمران آیت ۱۹ میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

إِنَّ الدِّيْنَ عِندَ اللّهِ الإِسْلاَمُ

''دین تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے''۔

جیسا کہ اس آیت مبارکہ میں واضح ارشاد ہے کہ اللہ رب العزت کے نزدیک دین صرف دینِ اسلام ہی ہے۔دوسرا کوئی بھی دین اللہ رب العزت کے نزدیک قابل قبول نہیں۔سورہ آل عمران آیت ۸۵ میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلاَمِ دِيْناً فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ

''اور جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کا طالب ہوگا وہ اُس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا''۔

یعنی دوسرا کوئی بھی دین اللہ رب العزت کے نزدیک کسی صورت قابل قبول نہیں ہے۔اور جو کوئی دوسرا دین اختیار کرتا ہے تو اللہ رب العزت نے ایسے ہی لوگوں کو آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں بتلایا ہے۔سورہ مائدہ آیت ۳ میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِيْناً

''آج ہم نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمتیں تم پر تمام کر دیں اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کیا''۔

۲۹ مارچ: صوبہ خوست کے ضلع یعقوبی میں بارودی سرنگ دھماکے میں ۱۳ امریکی فوجی ہلاک اور ایک زخمی ہوگیا۔

اللہ رب العزت نے دین کو نعمت قرار دیا اور فرمایا کہ اس دین کی صورت میں نعمت کو مکمل کر دیا گیا ہے اور اللہ رب العزت نے دینِ اسلام کو ہمارے لیے پسند فرمایا۔ ان آیات کی روشنی میں ہم یہ دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ ہماری تکالیف ،مصائب اور پریشانیوں کا حل صرف اور صرف دین اسلام میں ہے۔ سورہ زمر آیت ۶۴ میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں :

قُلْ أَفَغَيْرَ اللَّهِ تَأْمُرُونِّيْ أَعْبُدُ أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ

’’کہہ دو کہ اے نادانو! تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ میں غیر اللہ کی پرستش کرنے لگوں‘‘۔

اس آیت میں اللہ رب العزت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ لوگ کم عقل اور نادان ہیں، جو دینِ اسلام کے وقار و عظمت سے ناآشنا ہیں۔ بجائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات پر عمل کرنے کے، یہ چاہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غیر اللہ کی پرستش کرنے لگ جائیں۔ اسی طرح اللہ رب العزت سورہ آل عمران آیت ۸۳ میں فرماتے ہیں :

أَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَن فِيْ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ طَوْعاً وَكَرْهاً وَإِلَيْهِ يُرْجَعُون

’’کیا یہ کافر اللہ کے دین کے سوا کسی اور دین کے طالب ہیں؟ حالاں کہ سب اہل آسمان و زمین خوشی یا زبردستی سے اللہ کے فرماں بردار ہیں اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں‘‘۔

یعنی یہ کہ کافر اس بات کے کس طرح مکلّف ہو سکتے ہیں کہ اللہ رب العزت کے دین کے سوا کسی اور دین کو طلب و پسند کریں؟ جبکہ آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ بھی ہے وہ اللہ رب العزت کی حمد وثناء اور اتباع کرتا ہے۔ اور آخر سب کو اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

میں نے یہ ساری باتیں قرآن کے حوالے سے کی ہیں۔ قرآنی آیات کی روشنی میں یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ اللہ رب العزت کے نزدیک محبوب و مقبول دین' دینِ اسلام ہی ہے۔ اللہ رب العزت سورہ الانعام آیت ۱۵۳ میں فرماتے ہیں :

وَأَنَّ هَـذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْماً فَاتَّبِعُوهُ وَلاَ تَتَّبِعُواْ السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيْلِهِ

’’اور یہ کہ میرا سیدھا راستہ یہی ہے سو تم اسی پر چلنا اور دوسرے راستوں پر نہ چلنا کہ اُن پر چل کر اللہ رب العزت کے راستے سے الگ ہو جاؤ‘‘۔

اسی طرح اللہ رب العزت سورہ یوسف آیت ۱۰۸ میں فرماتے ہیں :

قُلْ هَـذِهِ سَبِيْلِيْ أَدْعُو إِلَى اللّهِ عَلَى بَصِيْرَةٍ أَنَاْ وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ وَسُبْحَانَ اللّهِ وَمَا أَنَاْ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

’’کہہ دو میرا راستہ تو یہ ہے کہ میں بلاتا ہوں اللہ کی طرف سمجھ بوجھ کے ساتھ، میں بھی لوگوں کو اللہ رب العزت کی طرف بلاتا ہوں اور میرے پیروکار بھی، اللہ رب العزت پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں‘‘۔

یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان سے کہہ دیں کہ میں اللہ رب العزت ہی کی طرف بلاتا ہوں ،بصیرت کے ساتھ اور یہی میرا راستہ ہے اور یہی راستہ اُن لوگوں کو راستہ ہے، جو مجھ پر ایمان لائے۔ اور یہ کہ میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ اور یہ کہ تمام انبیائے کرام اس دین کی طرف اپنی امتوں کو بلاتے رہے ہیں جس کا ذکر قرآن مجید میں جابجا موجود ہے۔ پس دین اسلام ہی ہے جو تمام مسائل کا حل اور سلامتی کا ضامن ہے۔ اللہ رب العزت سورہ الانبیاء آیت ۲۵ میں فرماتے ہیں :

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِيْ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ

’’اور جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے اُن کی طرف یہی وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو‘‘۔

یعنی یہ کہ لائق عبادت صرف اللہ رب العزت ہی کی ذات ہے اور اُسی کی عبادت کی جائے اور اس سے قبل جتنے بھی پیغمبر تشریف لائے اُنہوں نے بھی اپنی اپنی امتوں کو اسی بات کی دعوت دی کہ صرف اللہ رب العزت کی ہی عبادت کرو اور اُس کے علاوہ کوئی معبود و لائقِ عبادت نہیں۔ ان آیات کی روشنی میں پھر میں یہی کہتا ہوں کہ اللہ رب العزت کے نزدیک محبوب دین' دینِ اسلام ہے۔ اس کے مقابلے میں جتنے فرسودہ نظام ہیں، خواہ وہ جمہوری نظام ہو یا کوئی اور طاغوتی نظام......ان تمام نظاموں کے خاف علمِ بغاوت بلند کرنا مومنین کے لیے لازم ہے۔ جیسا کہ اللہ رب العزت سورہ نحل آیت ۳۶ میں فرماتے ہیں :

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولاً أَنِ اعْبُدُواْ اللّهَ وَاجْتَنِبُواْ الطَّاغُوتَ

’’ہم نے ہر جماعت میں پیغمبر بھیجا کہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور طاغوت کی پرستش سے اجتناب کرو‘‘۔

پھر اللہ رب العزت سورہ بقرہ آیت ۲۵۶ میں فرماتے ہیں :

فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىَ لاَ انفِصَامَ لَهَا وَاللّهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

’’پس جو طاغوت کا انکار کرے اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اُس نے ایسی مضبوط رسی تھام لی ہے جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں اور اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے‘‘۔

یعنی جس نے طاغوت کا انکار کیا اور اللہ رب العزت پر ایمان لایا تو ایسے لوگوں کو صاحبِ ایمان بتلایا گیا ہے۔ یعنی قرآن پاک اور اسلامی نظام' طاغوتی نظام کے خلاف ہمہ وقت بغاوت کا درس دیتا ہے۔

سورہ النساء آیت ۶۰ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُواْ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِن قَبْلِكَ يُرِيْدُونَ أَن يَتَحَاكَمُواْ إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُواْ أَن يَكْفُرُواْ بِهِ وَيُرِيْدُ الشَّيْطَانُ أَن يُضِلَّهُمْ ضَلاَلاً بَعِيْداً

’’کیا تم نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو کتاب تم پر

۲۹ مارچ: صوبہ غزنی کے ضلع گیرو میں مجاہدین کے ساتھ طویل جھڑپ کے نتیجے میں ۳ نیٹو فوجی ہلاک اور ۴ زخمی ہوگئے۔

نازل ہوئی اور جو کتابیں تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں۔اور چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ اللہ کے باغی کے پاس لے جا کر فیصلہ کرائیں حالاں کہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اس کو نہ مانیں اور شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر رستے سے دور ڈال دے"۔

اللہ رب العزت نے قرآن پاک میں بار ہا ذکر فرمایا ہے کہ منافقین اللہ رب العزت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں کے برخلاف فیصلہ کرتے ہیں تو اللہ رب العزت نے ایسے ہی لوگوں کو طاغوت قرار دیا ہے کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلے شیاطین سے کرواتے ہیں۔سورہ زمر آیت ۱۷ میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

وَالَّذِيْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ أَن يَعْبُدُوهَا وَأَنَابُوا إِلَى اللَّهِ لَهُمُ الْبُشْرَى فَبَشِّرْ عِبَادِ

"اور جنہوں نے اس بات سے پرہیز کیا کہ طاغوت کی عبادت کریں اور اللہ کی طرف رجوع کیا ان کے لیے بشارت ہے تو میرے بندوں کو بشارت سنا دو"۔

اس آیت میں ذکر ہے کہ ایسے لوگ جو اپنے آپ کو ان طاغوتی نظاموں سے بچاتے ہیں اور اللہ رب العزت ہی کی عبادت کرتے ہیں تو ایسے ہی لوگوں کے لیے اللہ رب العزت کی طرف سے بشارتیں ہیں۔سورہ النساء آیت ۷۶ میں اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

الَّذِيْنَ آمَنُواْ يُقَاتِلُونَ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُواْ يُقَاتِلُونَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوتِ

"جو مومن ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں"۔

پس جو لوگ ادیان باطل کے خلاف لڑتے ہیں یہ لوگ اللہ رب العزت کی راہ میں لڑنے والے ہیں اور جو لوگ طاغوت کے لیے لڑتے ہیں تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔ میرے بھائیو! میں یہ بات دعوے کے ساتھ تمام امت مسلمہ کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام نورِ الٰہی ہے اور ظلمتوں کے اندھیروں میں نور کی کرن ہے۔جس پر قرآن خود گواہ ہے کہ اللہ رب العزت سورہ زمر آیت ۲۲ میں فرماتے ہیں:

أَفَمَن شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى نُورٍ مِّن رَّبِّهِ فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ أُوْلَئِكَ فِيْ ضَلَالٍ مُبِيْنٍ

"بھلا جس شخص کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہو سو وہ اپنے پروردگار کی طرف سے روشنی پر ہو تو کیا وہ سخت کافر کی طرح ہوسکتا ہے، پس ان پر افسوس ہے جن کے اللہ کی یاد سے غافل اور سخت ہو رہے ہیں اور یہی لوگ سراسر گمراہی میں ہیں"۔

بھائیو! اصل بات یہی ہے کہ اللہ رب العزت کا عطا کردہ نظام دینِ اسلام ہے۔ میں یہ بات قرآن و حدیث کی روشنی میں کہنا چاہتا ہوں کہ اسلام نورِ الٰہی ہے اور اسی نظام میں دنیا کے تمام مسائل کا حل ہے۔سورہ الانعام آیت ۱۲۲ میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

أَوَ مَن كَانَ مَيْتاً فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُوراً يَمْشِيْ بِهِ فِيْ النَّاسِ كَمَن مَّثَلُهُ فِيْ الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا كَذَلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِيْنَ مَا كَانُواْ يَعْمَلُونَ

"بھلا جو پہلے مردہ تھا پھر ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس کے لیے روشنی کر دی جس کے ذریعے سے وہ لوگوں میں چلتا پھرتا ہے کہیں اس شخص جیسا ہوسکتا ہے جو اندھیرے میں پڑا ہوا ہو اور اس سے نکل ہی نہ سکے۔اسی طرح کافر جو عمل کر رہے ہیں وہ انہیں اچھے معلوم ہوتے ہیں"۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مصداق وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اِنہی کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست قرار دیا ہے اور گمراہی سے نکال کر ہدایت بخشی۔سورہ النساء آیت ۱۷۴ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُوراً مُّبِيْناً

"لوگو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس ایک بڑی دلیل آچکی ہے اور ہم نے کفر اور ضلالت کا اندھیرا دور کرنے کو تمہاری طرف راہ روشن کر دینے والا نور بھیج دیا ہے"۔

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کو اس لیے نازل فرمایا کہ لوگوں کو اندھیرے سے نکال کر ہدایت پر لائیں، جو دین اسلام ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرماتا ہوں تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں کو گمراہی سے نکالیں اور ہدایت سے روشناس کروائیں۔سورہ المائدہ آیت ۱۶ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

يَهْدِيْ بِهِ اللّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلاَمِ وَيُخْرِجُهُم مِّنِ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيْهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

"جس سے اللہ تعالیٰ اپنی رضا پر چلنے والوں کو سلامتی کے رستے دکھاتا ہے اور اپنے حکم سے انہیں اندھیرے سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا اور ان کو سیدھے راستے پر چلاتا ہے"۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

اللّهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ آمَنُواْ يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوُرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُواْ أَوْلِيَآؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُونَ (البقرۃ:۲۵۷)

"جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کا دوست اللہ ہے کہ اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے جاتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے دوست شیطان ہیں کہ ان کو روشنی سے نکال کر اندھیرے میں لے جاتے ہیں۔یہی لوگ اہل دوزخ ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے"۔

(جاری ہے)

۳۰ مارچ: فرانسیسی فوجی قافلے پر صوبہ کاپیسا ضلع تگاب میں فدائی حملہ کیا گیا۔جس سے 3 بکتر بند گاڑیاں تباہ اور 13 جارح افواج کے سپاہی جہنم واصل ہوئے۔

موجودہ جنگ میں ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگوں کا کردار

(قندھار کے ضلع ڈنڈ میں طالبان مجاہدین کے IEDs کے ذمہ دار قاری خیر اللہ منیب سے ادارہ الصمود کا ایک انٹرویو)

☆☆☆☆☆

ضلع ڈنڈ قندھار کے بہت نزدیک واقع ہے۔قندھار کے بعض حصّے اسی ضلع کے انتظامی کنٹرول میں ہے۔اس کے مشرق میں ضلع پنگوائی،جنوب میں صحرا اور مغرب میں قندھار ائیر پورٹ واقع ہے۔قندھار کے بہت زیادہ قریب ہونے کی وجہ سے گذشتہ جہاد میں اور اس جہاد میں بھی یہ علاقہ بہت زیادہ جنگی اہمیّت کا حامل ہے۔یہ علاقہ اقدام اور دفاع دونوں اعتبار سے بہت اہم ہے۔یہ اقدامی لحاظ سے قندھار پر کسی بھی کاروائی کے لیے کلیدی اہمیّت رکھتا ہے اور دفاعی اعتبار سے بھی فطری طور پر یہ علاقہ بہت موزوں ہے۔اسی بناء پر ہمیشہ غیر ملکی حملہ آور اس پر قبضہ کرنے اور اس کا کنٹرول حاصل کرنے کے لیے سرگرم رہتے ہیں۔تعداد میں بہت زیادہ ہونے کے باوجود بھی غیر ملکی افواج اس پر قبضہ کرنے میں ناکام رہی ہیں اور یہ علاقہ امریکی اور نیٹو افواج کا قبرستان ثابت ہوا ہے۔کفار کی افواج اور ذرائع ابلاغ نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ ان کی پوری کوشش کے باوجود ریموٹ کنٹرول دھماکوں کی کثرت کی وجہ سے انھیں وسیع پیمانے پر ہلاکتوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔یہ اور اس طرح کے دیگر حربے جن کے ذریعے مجاہدین دشمن کی صفوں میں تباہی پھیلا رہے ہیں ان کو جاننے کے لیے ہم نے علاقہ ڈنڈ میں امارت اسلامیہ کی طرف سے IEDs کے کمانڈر قاری خیر اللہ منیب سے گفتگو کی ہے جو کہ قارئین کے لیے پیش خدمت ہے۔

ادارہ:السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بھائی خیر اللہ:وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ادارہ:محترم خیر اللہ بھائی آپ ہمارے قارئین کو اپنا تعارف کرائیں گے؟

بھائی خیر اللہ:الحمدللہ والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ امابعد:

''اور جو کوئی بدلہ لے اپنے ظلم پر،پس ایسے لوگوں پر کوئی الزام نہیں''الشوریٰ:۴۱

میرا نام قاری خیر اللہ منیب ہے،میرے ساتھی مجھے منیب کہہ کے پکارتے ہیں۔میں صوبہ قندھار کے ضلع سپین بولدک کا رہائشی ہوں اور آجکل ضلع ڈنڈ میں امارت کی طرف سے ریموٹ کنٹرول بموں (IEDs) کے شعبے کا ذمہ دار ہوں۔

ادارہ: ہمیں ڈنڈ میں اپنی کاروائیوں اور اہداف کے بارے میں مختصراً بتائیں؟

بھائی خیر اللہ:ضلع ڈنڈ کے IEDs کے ذمہ دار کے طور پر،ہمارے شعبے کا کام علاقے میں دشمن کی ہر قسم کی پیش قدمی کو روکنا ہے۔اس حوالے سے ہم نے ایک جامع منصوبہ ترتیب دیا ہے۔ضلع کے مختلف علاقوں مثلاً بید،میاں دوست اور اشراف وغیرہ کو ۷ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور ہر حصّے پر مجاہدین کے ایک مجموعے کو تعینات کیا گیا ہے۔ہر مجموعہ اپنے علاقے میں دشمن کی نقل وحرکت پر نظر رکھتا ہے اور اس کو روکنے کے لیے سرگرم اور متحرک رہتا ہے۔

ادارہ:آپ ہمیں گذشتہ چند ماہ میں اس علاقے میں مجاہدین کو حاصل ہونے والے اہداف کی کچھ تفصیل بتائیں گے؟

بھائی خیر اللہ:گذشتہ چار مہینوں میں ہم نے ڈنڈ کے مختلف علاقوں میں تقریباً ۹۱ بڑے ریموٹ کنٹرول حملے کیے ہیں جن میں دشمن کو شدید نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ان حملوں میں ہمارا مرکزی ہدف تو دشمن کی عسکری گاڑیاں ہوتی ہیں تاہم زمینی دستوں سے ٹکراؤ کے دوران ہم اینٹی پرسن بارودی سرنگیں بھی لگاتے ہیں۔تاحال یہ عملیات بہت کارآمد ثابت ہوئے ہیں اور دشمن کی صفوں میں وسیع پیمانے پر انتشار پھیلانے کا باعث بنے ہیں۔اس سلسلے میں ہم نے ایک جامع رپورٹ شائع کی ہے جو بہ سہولت دستیاب ہے۔اس میں کاروائی کی تاریخ،نوعیت اور ذمہ دار مجموعے کی تفصیلات درج ہیں۔

ادارہ:امریکی افواج نے اس بات کا کھلم کھلا اعتراف کیا ہے کہ ان کی دو تہائی ہلاکتیں IEDs کاروائیوں کی وجہ سے ہوئی ہیں اور ان حملوں نے دشمن کے حوصلے کو پست کرنے اور ان کی مزاحمت کو توڑنے میں اہم کردار ادا کیا ہے،کیا یہ ہتھیار آپ کی حکمت عملی میں بنیادی اہمیّت کا حامل ہے اور کیا آپ اس خطرناک ہتھیار کے استعمال کو مزید وسعت دینے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

بھائی خیر اللہ:جی ہاں!اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ عسکری تجربات میں IEDs حملے زمینی جنگ میں دشمن کو شکست دینے کے لحاظ سے انتہائی کارگر ثابت ہوئے ہیں۔نتیجتاً امارت اسلامی نے تمام محاذوں پر اس کے استعمال کو بڑھانے کا ارادہ کیا ہے۔اور ہر جگہ پر ریموٹ کنٹرول کارروائیوں کے لیے الگ سے مجموعے ترتیب دیے گئے ہیں۔اس کے ساتھ ہمارے مجاہدین کو ان بارودی سرنگوں کو نصب کرنے کے لیے ممکنہ حد تک بہترین تربیت دی جاتی ہے۔

ادارہ: حال ہی میں دشمن نے ان دھماکوں میں استعمال ہونے والے مواد کی نقل وحرکت پر پابندی لگادی ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اس سے مجاہدین کی حکمت عملی کو نقصان پہنچا ہے۔اس سے آپ کی کارروائیاں کس حد تک متاثر ہوئی ہیں؟

بھائی خیر اللہ:نہیں،الحمدللہ،اپنے تمام حربوں کے باوجود دشمن ان بموں کی تیاری اور تنصیب کو روکنے میں ناکام رہا ہے اس کی بنیادی وجہ یہ کہ ہم ان ہتھیاروں کی تیاری میں بہت سادہ اجزا استعمال کرتے ہیں جو انتہائی آسانی سے دستیاب ہیں۔یہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کا خصوصی فضل ہے کہ اس نے دشمن کی انتہائی جدید ٹیکنالوجی کے بدلے میں ہمیں انتہائی سادہ اور مؤثر ہتھیار عطا کیا ہے جسے ہر مجاہد آسانی سے بنا اور نصب کرسکتا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ گذشتہ چند ماہ میں ڈنڈ اور ملک کے دوسرے علاقوں میں ریموٹ کنٹرول کارروائیوں میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے،جو

۳۰ مارچ: کنڑ کے ضلع اسمار میں امریکی فوجی کیمپ پر مجاہدین کے حملے میں ۶ امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

ٹیری جونز!!! پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

سلسبیل مجاہد

دشمن کے دعوؤں کے جھوٹا ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ (بقیہ صفحہ ۳۰ پر)

''مسلمانوں کو جہاد پر یہ کتاب ابھارتی ہے اس لیے اس پر مقدمہ چلایا جائے گا''

یہ ناپاک الفاظ کہنے والا سقیم الفطرت شخص ٹیری جونز ہے جس نے ۲۱ مارچ ۲۰۱۱ کو فلوریڈا میں اپنے مذموم ارادوں کو پائے تکمیل تک پہنچا دیا۔ملعون پادری نے قرآن پاک کو شہید کرنے کا اعلان کوئی تین ماہ پہلے کیا تھا لیکن امریکی محکمہ انصاف، وزارت قانون اور خود امریکی اعلیٰ قیادت خاموش تماشائی بنی رہی، جس کی شہہ پا کر ملعون نے ۲۱ مارچ ۲۰۱۱ کو اپنا کام کر دکھایا۔تفصیلات کے مطابق تیس امریکی پادریوں کی ایک جماعت نے جس کی سرپرستی اور نگرانی بدکردار کلیسائی پادری ٹیری کر رہا تھا قرآن کو جہاد کا ماخذ قرار دے کر شہید کرنے کا اعلان کیا۔جس پر اس کے چیلوں نے بھی خوشی منائی۔صلیبی جنونی اس پادری نے نائن الیون کے موقع پر بھی اپنے مذموم ارادے کا اعلان کیا تھا اس وقت تو وہ یہ کام نہ کرسکا لیکن اپنے شیطانی ارادوں کو اس بار وہ پورا کر گیا۔

ایمانی عقیدتوں اور محبتوں کے مراکز پر حملہ:

صلیبیوں کا یہ طرزِ عمل ان کی جنگی حکمت عملی کا حصّہ ہے، جس کے تحت وہ مسلمانوں پر عسکری میدانوں کے ساتھ ساتھ جذباتی، روحانی اور ذہنی مراکز تک ہر جگہ حملہ آور ہیں۔توہین رسالت سے لے کر قرآن مجید نذر آتش کر دینے تک تمام شیطانی افعال صرف اور صرف عامۃ المسلمین کے ایمان کی ایک ایسی جانچ ہے کہ جس پر صرف احتجاج، مظاہروں اور زبانی مذمتوں سے کام نہیں چلے گا بلکہ اس کا درست علاج یہ ہے کہ کفر کو زیر نگیں کر کے کفار کو خوب قتل کیا جائے یا مغلوب و ذلیل کر کے زندہ رہنے دیا جائے۔

فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتَّى إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ (محمد: ۴)

''جب تم کافروں سے بھڑ جاؤ تو ان کی گردنیں اڑا دو یہاں تک کہ جب ان کو خوب قتل کر چکو تو (جو زندہ پکڑے جائیں ان کو) مضبوطی سے قید کر لو''۔

افغانستان کے مسلمانوں کی غیرت ایمانی:

مسلمانانِ افغانستان نے جس طرح افغانستان میں صلیبی افواج کو بُری طرح ذلیل و رسوا کیا ہے اسی طرح ٹیری جونز کی اس شرانگیزی پر بھی بجائے کسی انتظار و یاس کی کیفیت میں بیٹھنے کے انہوں نے اپنے ایمان کا مظاہرہ کیسے کیا اس خبر میں ملاحظہ فرمائیں ''یکم اپریل کو مزار شریف کی نیلی جامع مسجد سے نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد سیکڑوں افغان مسلمان ایک احتجاجی جلوس کی صورت میں امریکی پادری ٹیری جونز کے ہاتھوں قرآن پاک کی بے حرمتی او رنذر آتش کیے جانے کے واقعہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے امدادی دفتر کے قریب پہنچے تو سیکورٹی اہل کاروں نے مظاہرین پر فائرنگ کر دی جس سے پانچ مظاہرین موقع پر شہید ہو گئے۔افغان مسلمانوں کی شہادت پر اشتعال اور غم و غصہ فطری تھا۔چنانچہ مظاہرین نے سیکورٹی اہلکاروں کے ہتھیار چھین کر ان پر جوابی حملہ کیا اور اقوام متحدہ کے دفتر کو آگ لگا دی۔مظاہرین کی کارروائی میں ایک درجن سے زائد افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ہلاک ہونے والوں میں غیر ملکی سفارت کار اور سیکورٹی اہل کار بھی بتائے جاتے ہیں۔

مزار شریف کے علاوہ قندھار میں بھی قرآن پاک کی بے حرمتی کے خلاف غیور افغان مسلمانوں نے کفر سے بے زاری کا اظہار کیا۔یہ مسلمان طالبان کے جھنڈے اٹھائے سڑکوں پر آ گئے اور طالبان کے حق میں نعرے لگائے۔اس دوران بھی پولیس نے فائرنگ کی جس میں درجنوں مسلمان شہید اور زخمی ہوئے۔''افغان مسلمانوں نے اپنی جانوں کی قربانی دے کر جس طرح اس واقعے پر امریکی صدر، فوج کے کمانڈر اور اقوام متحدہ کے صدر کو بلبلا نے پر مجبور کر دیا وہ ساری امت کے لیے نشان راہ ہے۔اصل کام یہی ہے کہ کفار کو ہر طرح کی زک پہنچائی جائے تاکہ یہ تڑپ کر رہ جائیں اور ان پر اسلام کا رعب طاری ہو۔اس واقعے پر اوبامہ کا بیان ہی ملاحظہ فرما لیا جائے تو کفار کی تکلیف کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔اوبامہ کے مطابق قرآن کو نذر آتش کرنے کے جواب میں معصوم لوگوں پر حملے کرنا اور انہیں قتل کرنا بھی انتہائی ظالمانہ اقدام ہے اور یہ ''سماجی اصولوں'' اور ''انسانی عظمت و وقار'' کے خلاف ہے۔(یعنی قرآن کو نذر آتش کرنا کوئی مسئلہ نہیں ہاں اس پر ردِ عمل ظاہر کرنا سماجی اصولوں اور انسانی وقار سے گری ہوئی حرکت ہے)۔

اس کے علاوہ پوری دنیا کے مسلمانوں کی طرف سے ہونے والے احتجاج سے نہ کوئی خوف طاری ہوا نہ ہی کوئی نوٹس لیا گیا لیکن افغان مسلمانوں کی غیرت و حمیت نے ایسا رعب طاری کیا کہ صلیبیوں کو اپنی جانوں کے لالے پڑ گئے تو صلیبی چیخ ہی پڑے، اوبامہ اور افغانستان میں امریکی فوج کے کمانڈر جنرل ڈیوڈ پیٹریاس نے کہا ہے کہ ٹیری کے اس اقدام سے افغانستان اور عراق میں امریکی فوجیوں کی جانیں خطرے میں پڑ جائیں گی۔متعصب صلیبیوں کے بطن کی سیہی کے سبب ان پر اللہ نے مجاہدین کی ہیبت طاری کر دی ہے۔یہی وجہ ہے کہ قرآن کے تقدس اور مسلمانوں کے جذبات سے تو کوئی سروکار نہیں اگر فکر ہے تو صرف اپنی جانوں کی۔امریکی حکمران اور سکیورٹی کونسل بجائے اس کے کہ قندھار اور مزار شریف میں مظاہرین کے قتل کی مذمت کرتے، وہ اس جرم پر تو خاموش رہے، لیکن مزار شریف میں اقوام متحدہ کے دفتر پر مظاہرین کی فائرنگ سے چند افراد ہلاک اور زخمی ہوئے، تو سلامتی کونسل

۳۰ مارچ: صوبہ لوگر کے ضلع باراکی باراک میں مجاہدین کے حملے میں میں ۴ امریکی فوجی ہلاک، ۳ زخمی ہو گئے۔

کے تمام اراکین آگ بگولہ ہوگئے اور وائٹ ہاؤس سمیت چہار جانب سے مذمتی پیغامات کا سلسلہ جاری ہوا۔

ٹیری کا گھناؤنا عمل انفرادی نہیں:

قرآن کی بے حرمتی پر ملعون ٹیری کا جس طرح پوری صلیبی دنیا نے ساتھ دیا ہے اس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ سماجی اصولوں اور انسانی اقدار کا راگ الاپنے والے کس قدر بونے ہیں اور کس طرح اسلام کے خلاف اپنے بغض، مکاری وعیاری میں یہ سب ایک دوسرے کا ساتھ دیتے ہیں۔ پوپ بنی ڈکٹ جو گوجرانولہ کی ایک عدالت سے ملعونہ آسیہ کی پکار تو سن لیتا ہے، اس معاملے میں خاموش رہتا ہے کیونکہ معاملہ مسلمانوں کی عزت وغیرت کا ہے۔

امریکی حکومت کی سرکاری سرپرستی:

امریکی ترجمان نے قرآن نذر آتش کرنے کے واقعے میں افغانستان میں ہونے والے ردعمل کی شدید مذمت کی تاہم خود اس واقعے کی مذمت اور اس پر سوال وجواب سے گریز کیا۔ ترجمان نے مزید کہا کہ امریکی حکومت ٹیری کے خلاف کسی بھی قسم کی کارروائی کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ نہ صرف مذمت کی اور نہ اس شیطانی فعل کی حمایت بھی کی۔ ۲۳ اپریل کو امریکی ریاست مشی گن کے شہر ڈیئر بورن میں اسلامک سینٹر کے باہر احتجاج کی منصوبہ بندی پر ملعون ٹیری اور اس کے ساتھی وائنے کے خلاف کیس کی ڈیٹرائٹ کی عدالت میں سماعت ہوئی۔ عدالت میں ٹیری نے موقف اختیار کیا کہ امریکہ قانون کے تحت اسے اسلام کے خلاف احتجاج کرنے کا حق حاصل ہے۔ جیوری نے سماعت کے بعد دونوں پادریوں کو ایک ڈالر کا بانڈ بھرنے کے لیے کہا جس سے انکار پر دونوں کو جیل بھیجا گیا جہاں ایک گھنٹے بعد دونوں بانڈ کی رقم ادا کرنے پر رضامند ہوگئے اور دونوں کو رہا کر دیا گیا۔

اقوام متحدہ کا شرمناک کردار:

صلیبیوں کی پشت پناہ اقوام متحدہ جو لیبیا میں مسلمانوں پر بمباری کرنے کا تو حکم جاری کر سکتی ہے جو امریکہ کو دنیا میں ہر جگہ مسلمانوں کے خلاف کارروائی کرنے کا لائسنس دیتی پھر رہی ہے' اسے نہیں نظر آتی تو مسلمانوں کی مظلومیت، ان کی بے بسی اور ان کا استحصال۔ دراصل اقوام متحدہ خود صلیبیوں کے شیطانی کاموں کے لیے راہ ہموار کرنے میں ان کی پشت پناہ ہے اسی لیے چند اہلکاروں کے مرنے پر بلبلانے لگے لیکن اربوں مسلمانوں کے ایمانی جذبات مجروح کرنے، دنیا بھر میں مسلمانوں کی عزت کو نشانہ بنانے پر اس کے کرتادھرتاؤں کی زبانوں پر تالے پڑے ہیں اور ان کی آنکھیں اندھی ہو چکی ہیں۔ اسی لیے افغانستان کے غیور مسلمانوں نے اپنے احتجاج اور جانوں کی قربانی دے کر سیکورٹی کونسل اور وائٹ ہاؤس پر واضح کر دیا ہے کہ اگر تم قرآن کریم کی بے حرمتی پر چشم پوشی نہ کرتے اور ملعون پادری کی اس گھناؤنے فعل کی پر اُسی وقت اُس کی گرفت کرتے اور مسلمانوں کے جذبات واحساسات کی قدردانی کرتے، تو نہ مزار شریف میں اقوام متحدہ کے دفتر پر حملہ ہوتا اور نہ ہی قندھار کے غیور عوام اس کے لیے آمادہ ہوتے۔ لیکن کیا کیا جائے کہ تم تو ہو ہی کفر کے پاسبان..... تمہارے ہی کندھوں کو استعمال کر کے آج کفریہ افواج دنیا بھر میں مسلمان امت کو لہولہان کیے ہوئے ہیں۔ لہٰذا افغانستان کے مسلمانوں نے تمہارے گھناؤنے کردار پر چڑھے ''درِ انسانیت'' کے تمام پردے نوچ ڈالے ہیں اور تمہارے اصل چہرے کو بے نقاب کیا ہے۔ اب دنیا بھر میں تمہارے نام نہاد ''حقوق انسانی'' اور ''اظہار رائے کی آزادی'' کے اداروں کے ساتھ یہی سب کچھ ہوگا۔ یہ تمہارے اپنے ہاتھوں کی لگائی آگ ہے جس میں تم ان شاءاللہ جل کر بھسم ہو جاؤ گے۔

پاکستانی حکمراں.........ننگ دیں، ننگ ملت:

امت مسلمہ کے سروں پر مسلط حکمرانوں کی اداؤں کا تو کیا کہنا ہے ہی لیکن پاکستان جس کو اسلام کا قلعہ گردانا جاتا ہے ایک ایسے امریکی قلعہ میں تبدیل ہو چکا ہے کہ جہاں صرف اور صرف امریکی کاسہ لیسی ہوتی ہے۔ یہ لوگ امریکی غلامی میں اس حد تک نکل گئے ہیں کہ ایمان کے مراکز پر حملے بھی ان کے جذبات مشتعل نہیں کرتے۔ **فاعتبروا یا اولی الابصار**۔ یہ افراد کس حد تک کفار کی چاکری میں گر چکے ہیں اس کا ثبوت ان کے اپنے بیانات ہیں۔ فردوس عاشق کے جذبات دیکھیں'' پاکستان کو اسلام کا چمپئین نہیں بننا چاہیے۔ قرآن کی بے حرمتی ہر دوسرے اسلامی ممالک کو بھی جاگنا ہوگا۔ یہ ایشو صرف ہمارا نہیں بلکہ امت مسلمہ کا ہے'' شیطان ملک کا بیان'' ملعون پادری امریکی دہشت گرد ہے اور القاعدہ اور طالبان کا ایجنٹ ہے''۔

یہ وہ دو نمائندے ہیں جو ہر وقت میڈیا کی نظر میں رہتے ہیں ان کی عقل وفہم سے تو سبھی واقف ہیں لیکن ان کے ایمان کا حال بھی اس سے واضح ہے۔ رہا شیطان ملک تو اس کی ہر بات ہی لاجواب ہوتی ہے اب اس کو کون سمجھائے کہ طالبان، القاعدہ اور امریکہ میں کیا فرق ہے جب تک کہ وہ ان میں سے کسی ایک کی قید میں نہ چلا جائے۔ رحمان ملک کی دانست میں اس کا فرض اس طرح ادا ہو چکا ہے کہ اس نے قرآن کی بے حرمتی کے خلاف انٹرپول کو ایک خط لکھ ڈالا ہے۔ یعنی انٹرپول اور اقوام متحدہ جیسے طاغوتی اداروں کے آگے ممیانے اور اُن سے قرآن عظیم کی حرمت کا دفاع کرنے کا مطالبہ کرنا شیطان ملک جیسے کرداروں کو ہی زیب دیتا ہے۔ پھر بھی کچھ افراد کو ان سے ہے وفا کی امیدیں جو نہیں جانتے وفا کا ہے۔

ملعون ٹیری کے مستقبل کے ناپاک ارادے:

ملعون پادری کی پشت پناہی کا اندازہ اس کی مسلسل ڈھٹائی سے تو ہوتا ہی ہے ساتھ ساتھ اس کے ناپاک ارادوں کے تسلسل سے بھی ہوتا ہے جو اس نے مستقبل کے لیے طے کر رکھے ہیں۔ اس شرمناک فعل پر ٹیری کی ہمت افزائی کرنے والوں کی وجہ سے اس کی زبان مسلسل زہر اگلے جا رہی ہے۔ ملعون پادری کا کہنا ہے کہ'' امریکہ کے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ امریکی بن جائیں اور اسلام پر عمل کرنا چھوڑ دیں۔ ہم یہ برداشت نہیں کریں گے کہ وہ امریکی آئین کے بجائے قانون شریعت کی بات کریں اس ملک میں رہنا ہے تو امریکی قانون کے مطابق ورنہ ان کی کوئی جگہ نہیں''۔ یہ ہے وہ پیغام جو دراصل ان تمام مسلمانوں کے نام ہے جو امریکہ جا بسنے کو نعوذ باللہ جنت جانے کے برابر سمجھتے ہیں اور یہود ونصاریٰ کا ذلت آمیز طرز

۳۱ مارچ: کاپیسا میں ۴ فرانسیسی فوجی سڑک کنارے بارودی سرنگ بم دھماکے کے نتیجے میں ہلاک ہوگئے۔

عمل بھی چند دنوں کے سکھ وآرام کی خاطر برداشت کرنے کو تیار ہوتے ہیں۔ ٹیری نے اپنے مستقبل کے ناپاک ارادوں میں توہین رسالت، اسلام کے خلاف مظاہروں، اور اسلام کے خلاف ایک مہم چلانے کا اعلان کیا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کے خلاف مقدمہ چلانے کے بعد اب وہ معاذ اللہ نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مقدمہ چلانے کا ناپاک ارادہ بھی رکھتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ''وہ ہر قیمت پر امریکہ میں اسلام کا راستہ روکے گا چاہے اس میں اس کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔ اور اگر وہ اس کام میں مارا گیا تو وہ اپنی موت کو عراق اور افغانستان میں مرنے والے امریکیوں کے مشابہ سمجھے گا''۔ اس کا کہنا یہ بھی ہے کہ ''وہ اپنی زندگی سے بیزار ہے اور اسلام کا راستہ روکنے کو ہی اپنی راہ نجات سمجھتا ہے''۔ اس کے بعد ٹیری کی ذہنی حالت کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہ ہوگا کہ اس کے عمل نے اس کی موت کی راہ کس قدر آسان کر دی ہے، تاہم اس کو صلیبی جنگ کا ایک اہم ہرکارہ سمجھتے ہوئے پورا یورپ اور امریکہ اسے ہر طرح کا تحفظ اور وسائل فراہم کر رہا ہے اس سلسلے میں ٹیری اسلام کے خلاف پہلا مظاہرہ ۲۲ اپریل کو کرے گا۔ یہ تو معلوم نہیں کہ ٹیری اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب بھی ہوتا ہے کہ اس سے پہلے ہی کسی غیرت مند مسلمان کے ہاتھوں جہنم واصل ہو جاتا ہے لیکن یہ تمام منصوبے صلیبیوں کی ذہنیت کی بخوبی عکاسی کر رہے ہیں کہ ان کا اسلام کے خلاف بغض و تعصب کبھی ختم نہ ہوگا۔ برحق ہے اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

وَلَن تَرْضَى عَنكَ الْيَهُودُ وَلاَ النَّصَارَى حَتَّى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ (البقرۃ: ۱۲۰)

''اور تم سے نہ تو یہودی کبھی خوش ہوں گے اور نہ عیسائی یہاں تک کہ ان کے مذہب کی پیروی اختیار کرلو''۔

امیرالمومنین ملا عمر کا پیغام:

امیرالمومنین ملا عمر مجاہد نے مجاہدین کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ وہ امریکی پادری کی جانب سے قرآن مجید کی بے حرمتی کے حوالے سے افغان عوام میں پائی جانے والی بے چینی اور غم وغصہ کو صلیبی افواج کے خلاف جاری جدوجہد کے لیے استعمال کریں۔ یہ پیغام محاذ پر ڈٹے ہر مجاہد کے لیے بھی ہے اور عامۃ المسلمین کے لیے بھی۔ عسکری میدانوں کی ذلت ورسوائی کو چھپانے، اس کا رخ موڑنے اور شکست کے احساس کو کم کرنے کے لیے امریکہ نے ایمانی عقائد پر حملے کرنے کا جو ابلیسی منصوبہ ترتیب دیا ہے اس کی حیثیت لشکر ابرہہ کی مانند ہے جس کے لیے صرف چند ابابیلیں ہی کافی ہیں۔

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

يُرِيدُونَ لِيُطْفِؤُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (الصف: ۸)

''یہ چاہتے ہیں کہ اللہ (کے چراغ) کی روشنی کو منہ سے (پھونک مار کر) بجھا دیں حالانکہ اللہ اپنی روشنی کو پورا کر کے رہے گا خواہ کافر ناخوش ہی ہوں''۔

بقیہ: موجودہ جنگ میں ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگوں کا کردار

☆☆☆☆☆

صرف ڈنڈ میں ہم نے دشمن کی نقل وحرکت کے تمام راستوں پر ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگیں نصب کر دی ہیں اور اسی طرح ۱۳۰۰ اضافی ایمرجنسی کے لیے تیار کر کے رکھ دی ہیں جو ہمارے وسائل کے کافی ہونے کی دلیل ہیں۔

ادارہ: روس کے خلاف جہاد کے دور میں مجاہدین کی تیار کردہ ٹینک شکن بارودی سرنگیں بہت طاقتور تھیں۔ آپ کی بارودی سرنگوں کی کیا صورتحال ہے؟ کیا وہ دشمن کی عسکری گاڑیوں کو تباہ کرنے کے لیے کافی ہیں؟

بھائی خیر اللہ: جی ہاں یہ ہمارے کام کا حصّہ ہے کہ ہم اتنی طاقتور بارودی سرنگیں بنائیں جو دشمن کی گاڑیوں کو تباہ کر سکیں۔ حالیہ دنوں میں دشمن نے اپنی گاڑیوں کو مزید محفوظ بنانے کی پوری کوشش کی ہے لیکن ہم نے بھی اسی تناسب سے اپنی بارودی سرنگوں کی طاقت کو بڑھایا ہے اور دشمن کے ایک اور منصوبے کو ناکام بنا دیا ہے۔

ادارہ: میرا آپ سے آخری سوال یہ ہے کہ دشمن اکثر یہ پروپیگنڈہ کرتا ہے کہ مجاہدین کی لگائی ہوئی بارودی سرنگوں میں دشمن افواج کی بجائے عام افغان عوام کا زیادہ نقصان ہوتا ہے اس کے جواب میں آپ کیا کہیں گے؟

بھائی خیر اللہ: عوام اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ امریکی اور نیٹو افواج پراپیگنڈہ کے ذریعے اپنے جرائم کا ملبہ مجاہدین پر ڈال دیتے ہیں۔ مجاہدین کے لیے افغان عوام کی مکمل تائید اور حمایت کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم اس بات کا پورا اہتمام کرتے ہیں کہ کسی کارروائی میں عوام الناس کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ مجاہدین ریموٹ کنٹرول بارودی سرنگیں پوری احتیاط اور منصوبہ بندی کے ساتھ لگاتے ہیں اور ان سے ہمیشہ مطلوبہ نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ جہاں تک پریشر والی بارودی سرنگوں کا تعلّق ہے تو وہ ہمیشہ رات کو نصب کی جاتی ہیں جب مجاہدین کو پورا یقین ہوتا ہے کہ یہاں سے صرف دشمن کی گاڑیاں ہی گزریں گی۔ ایسی صورت حال میں عوام کو پہلے مطلع کر دیا جاتا ہے کہ صبح تک گھر سے باہر نہ نکلیں۔ خصوصاً جب گھروں پر دشمن کے حملے کا خطرہ ہو۔ الحمدللہ سالہا سال کی جنگ نے عوام کو مجاہدین کی حکمت عملی سکھا دی ہے اور مجاہدین کے ہاتھوں عوام کی ہلاکتیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔

ادارہ: ہم ایک دفعہ پھر اپنا قیمتی وقت دینے پر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بھائی خیر اللہ: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

☆☆☆☆☆

۳۱ مارچ: وردگ کے ضلع سید آباد میں امریکی ٹینک کو ریموٹ کنٹرول بم کے ذریعے نشانہ بنایا گیا۔ ۴ امریکی فوجی ہلاک، ٹینک تباہ ہوگیا۔

امریکی فوجی کارل مورالک افغانستان میں ایک مسلمان کو شہید کرنے کے بعد اس کی لاش کے ساتھ تصویر کھنچوا رہا ہے۔ یہ ۱۵ جنوری ۲۰۱۰ء کی واردات ہے۔ جرمن جریدے 'اسپیگل' نے یہ تصاویر شائع کیں اور لکھا کہ اس کے پاس ایسی چار ہزار تصویریں ہیں۔ یہ تصاویر صلیبیوں کا اصل چہرہ بے نقاب کرنے کے لیے کافی ہیں کہ یہ وہ درندے ہیں جن سے چوپائے بھی شرم کھائیں۔ عبداللہ عزام شہید نے ان کے بارے میں کہا تھا انھم لا یعرفون الا لغة التوابیت ''یہ صرف تابوتوں کی زبان ہی سمجھتے ہیں''۔

دو مسلمان نوجوانوں کو شہید کرنے کے بعد ان کی لاشوں پر نشانہ بازی کی گئی۔

۲۴ اور ۲۵ اپریل کی درمیانی شب قندھار جیل میں مجاہدین سرنگوں کے ذریعے داخل ہو کر ۵۴۱ قیدیوں کو چھڑا کر لے گئے۔

وہ گھر جہاں سے سرنگ بنائی گئی تھی

وہ سرنگ جہاں سے مجاہدین جیل میں داخل ہوئے

۷ امارچ کوارزگان میں نیٹو
کے بعد نیٹو آئل ٹینکرز سے آ

۷ امارچ کوہلمند کے علاقہ برامچہ میں ریموٹ کنٹرول بم کا نشانہ بننے کے بعد امریکی ٹینک کی حالت زار۔

قندوز میں جرمن جاسوسی طیارہ کو مح

۷ مارچ کوننگر ہار کے ضلع جلال آباد میں افغان پولیس پر مجاہدین کے حملے کے
بعد سڑک، مرتدین کے قتل گاہ کا منظر پیش کررہی ہے۔

امریکی ٹینک آگ کی لپیٹ میں، ساتھ ہی امریکی فوجی بھی آخرت سے پہلے ہی دنیا میں آگ کے الاؤ کی نذر ہوتا ہوا۔

رسد کے قافلے پر مجاہدین کے حملے
گ کے شعلے اٹھ رہے ہیں۔

جاہدین نے اپنے قبضے میں لے لیا۔

۹ امارچ کولوگر میں امریکی فوجی گاڑی تباہ۔

یکم اپریل: مزار شریف میں قرآن مجید کی بے حرمتی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ایمانی غیرت سے سرشار افغان مسلمانوں نے اقوام متحدہ کے دفتر کو نذرِ آتش کر دیا۔ واقعہ کے بعد عمارت سے دھواں اٹھ رہا ہے۔

۱۸ اپریل کو کابل میں افغان وزارت دفاع کے دفتر پر فدائی حملہ ہوا، اس حملے میں ۲۲ نیٹو اور افغان اہل کار ہلاک ہوئے۔ حملے کے بعد سیکورٹی اہل کاروں کی کی ''پھرتیوں'' کا منظر

۱۴ اپریل: کابل میں مجاہدین کے فدئی حملہ کا نشانہ بننے والی انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر کی عمارت......اس فدائی حملے میں افغان پولیس کے ۱۳۵ اہل کار ہلاک ہوئے۔

۱۴ اپریل: کابل میں افغان انٹیلی جنس ادارے پر ہونے والے فدائی حملے کے بعد کا ایک اور منظر

16 مارچ 2011ء تا 15 اپریل 2011ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	9 عملیات میں 13 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	137
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	95	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	148
ٹینک، بکتر بند تباہ:	211	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	54
کمین:	20	جاسوس طیارے تباہ:	6
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	49	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	7
مرتد افغان فوجی ہلاک:	640	صلیبی فوجی مردار:	1108
سپلائی لائن پر حملے:	42		

گستاخ ٹیری جونز! ذرا اپنی تاریخ دیکھو!

جمال عثمان

امریکی پادری ٹیری جونز نے قرآن مجید پر چلائے جانے والے خودساختہ مقدمے میں جن ''الزامات'' کا تذکرہ کیا ہے، ان میں سب سے اہم یہ ہے کہ ''قرآن دہشت گردی کی تعلیم دیتا ہے''۔ کیا واقعی قرآن اور اہل قرآن نے دنیا کو دہشت گردی کی تعلیم دی ہے؟ زمینی حقائق اس کی بالکل نفی کرتے ہیں۔ اگر چہ مغرب کی درندگی کا اندازہ ایک کالم میں ممکن نہیں تاہم کچھ جھلکیوں سے صورت حال خاصی واضح ہوسکتی ہے۔ ہم مغرب کی تاریخ چنگیز خان کی دہشت گردی سے شروع کرتے ہیں۔ ظلم وجارحیت کے اس بے تاج بادشاہ چنگیز خان کا تذکرہ اس لیے کررہا ہوں کہ کچھ سال سے چنگیز کی سالانہ تقریبات منائی جارہی ہیں۔ امریکی صدر بش نے چنگیز خان کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا تھا کہ وہ ایک عظیم رہنما تھا۔ ساتھ ہی امریکی صدر بش نے واشنگٹن میں چنگیزی مجسمے کی تنصیب کا اعلان بھی کیا تھا۔ یہ تاریخی حقیقت ہے کہ چنگیز نے صرف ایک ہفتے میں ہرات کے ۱۶ لاکھ مسلمانوں کو شہید کیا۔ چنگیزی فوج نے عراق میں اتنا خون بہایا کہ دریا سرخ ہوگئے۔ کروڑوں کتابیں جلائیں، کھوپڑیوں کے مینار کھڑے کیے۔ ایک عرب مورخ جب لکھنے سے عاجز آ گیا تو اس نے لکھا: ''مجھے ڈر ہے کہ آئندہ نسل چنگیزی دہشت گردی کو پڑھتے ہوئے کہیں اسے مبالغہ نہ سمجھ بیٹھے''۔

اب ذرا جنگ عظیم اول کی ہوش ربا رپورٹ ملاحظہ کیجیے اور سر دھنیے کہ اسلام کو ''دہشت گردی'' کا مذہب کہنے اور قرآن مجید کو نعوذ باللہ دہشت گردی کی تعلیم پر مبنی باور کرانے والا ''ٹیری جونز'' خود اپنی کیا تاریخ رکھتا ہے؟ اس کی گوری چمڑی کے پیچھے کس قدر سیاہ تاریخ چھپی ہوئی ہے؟ یہ سب جانتے ہیں کہ جنگِ عظیم اول ودوم دنیا کی وہ خوفناک جنگیں ہیں جس میں جرمنی، اٹلی، برطانیہ، جاپان اور پورا یورپ ملوث رہا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس جنگ میں کوئی بھی مسلمان ملک براہ راست شریک نہیں تھا۔ اس جنگ میں دونوں فریقوں کی طرف سے ہلاک ہونے والے فوجیوں کی تعداد ۹۹ لاکھ ۲۰ ہزار ہے۔ طرفین سے زخمی ہونے والے فوجیوں کی تعدد ۲ کروڑ ۱۲ لاکھ ۱۹ ہزار سے زیادہ ہے۔ گمشدہ فوجیوں کی تعدد ۷۷ لاکھ ۵۰ ہزار سے زائد ہے۔ یہ گمشدہ افراد وہ ہیں جن کا اب تک پتا نہیں چل سکا۔ گویا یہ تعداد بھی مرنے والوں میں شامل کرنا ہوگی۔ اس طرح پہلی جنگ عظیم میں ہلاکتوں کے یہ اعداد وشمار ملا کر مجموعی تعداد ایک کروڑ ۷۶ لاکھ ۵۶ ہزار بنتی ہے۔ کیا ٹیری جونز اور اس کے سرپرست مسلمانوں کی تاریخ میں کوئی ایک بھی ایسا واقعہ ثابت کرسکتے ہیں؟ یقیناً نہیں۔

اسی طرح دوسری جنگ عظیم کی رپورٹ اس سے بھی زیادہ ہیبت ناک اور خوفناک ہے۔ جب جرمنی نے روس پر حملہ کیا تو مئی ۱۹۴۲ء میں برطانوی شاہی فضائیہ نے جرمنی کے شہروں پر انسانیت سوز بم باری کردی۔ تین برسوں میں برطانوی فضائیہ نے صنعتی تنصیبات اور شہروں پر بم باری کرکے جرمنی کے بیشتر شہر کھنڈرات میں تبدیل کردیے۔ فروری ۱۹۴۵ء کو اتحادی فوجوں نے جرمنی کے صرف ایک شہر ''ڈریسڈن'' پر بم باری کرکے ۳۵ ہزار سے زائد شہری ہلاک کیے۔ اگست میں امریکہ نے دنیا کی تاریخ کا وہ سیاہ کارنامہ سرانجام دیا جو تاقیامت امریکہ کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ شمار ہوگا۔ یہ وہی امریکہ ہے جس کے گن ٹیری جونز گاتا ہے۔ جسے ٹیری جونز دنیا کے امن کا علمبردار سمجھتا ہے۔ اسی امریکہ نے انسانیت اور تہذیب پر لات مارتے ہوئے جاپانی شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر تاریخ میں پہلی بار ایٹم بم گرائے۔ ہیروشیما اور ناگاساکی پر کیے گئے ان ایٹمی حملوں میں ۲ لاکھ ۱۴ ہزار افراد ہلاک ہوئے اور لاکھوں کی تعداد میں ہمیشہ کے لیے معذور ہوگئے۔ آج بھی ایسی تحقیقات منظر عام پر آرہی ہیں کہ ۱۹۴۵ء میں ایٹم بم حملوں سے بچ جانے والے افراد کو صحت کے شدید مسائل ہیں۔ کچھ عرصہ قبل ۲۰۰۰ء سے لے کر ۲۰۰۳ء تک جاپان میں ۳۱۸۵ ایسے افراد پائے گئے جو ''تھائی رائیڈ'' کی بیماری میں مبتلا تھے اور ان افراد کی اوسط عمر ۷۰ سال تھی۔

اب ذرا جنگ عظیم دوم میں ہلاک ہونے والوں کی مجموعی تعداد پر نظر ڈالیں اور دنیا کو امن کا درس دینے والے یورپ اور امریکہ کے سیاہ اور خوف ناک چہرے کا مشاہدہ کریں۔ جنگ عظیم دوم میں ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ فوجی ہلاک ہوئے۔ ۳ کروڑ ۷۰ لاکھ عام بے قصور شہری اس جنگ کی نذر ہوگئے۔ اس طرح مجموعی تعداد ملا کر ۶ کروڑ ۲۰ لاکھ بنتی ہے جو ٹیری جونز کے آباؤاجداد کی شروع کی ہوئی جنگوں کی نذر ہوگئی۔ دوسری جنگ عظیم میں ۶۱ ملکوں نے حصہ لیا۔ ان کی مجموعی آبادی دنیا کا ۸۰ فیصد تھی اور فوجوں کی تعداد ایک ارب سے زائد۔ اس جنگ میں تقریباً ۲ کروڑ روسی مارے گئے اور اس سے کہیں زیادہ زخمی ہوئے۔ روس کے ۱۷۱۰ شہر اور قصبے، ۷۰۰۰۰ گاؤں اور ۳۲۰۰۰ کارخانے تباہ ہوئے۔ پولینڈ کے ۶ لاکھ، یوگوسلاویہ کے ۱۷ لاکھ، فرانس کے ۶ لاکھ، برطانیہ کے ۳ لاکھ ۵۷ ہزار اور امریکہ کے ۴ لاکھ ۵۰ ہزار افراد اس جنگ کی نذر ہوگئے۔ تقریباً ۶۵ لاکھ جرمنوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور ۱۶ لاکھ کے قریب اٹلی کے فوجی اور سویلین افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ جاپان کے ۱۹ لاکھ افراد کا ضیاع ہوا۔ ہم ایک بار پھر یاددہانی کراتے ہیں کہ دنیا کی تاریخ کی ان خوف ناک ترین جنگوں میں طرفین کا تعلّق انہی خطوں سے ہے جو آج اپنے آپ کو دنیا کے ''امن کا علمبردار'' کہتے ہیں اور مسلمانوں کی تاریخ کو ''خونریز'' تاریخ گردانتے ہیں۔ یہ وہی ممالک ہیں جن کا علم اٹھا کر ٹیری جونز قرآن پر ''الزامات'' لگاتا ہے۔

یہ تو ٹیری جونز کے وہ آباؤاجداد ہیں جنہوں نے دنیا کو بربادی کے سوا کچھ نہیں دیا۔ شاید یہ پرانی تاریخ ہو، اس لیے ہم قریبی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں۔ آج کے زندہ لوگ اس بات کی گواہی دیں گے کہ ۹۰ء کی دہائی میں مغرب کے وسط میں قائم سربوں نے کس طرح مسلمانوں کی نسل کشی کی۔ وہاں کے ۲ لاکھ سے زائد افرد کو ایسی بے دردی سے شہید کیا گیا کہ یورپ کے کچھ انصاف پسند بھی اس پر خون کے آنسو روئے۔ حالانکہ یہ وہ تعداد ہے جو منظر عام

وار آن ٹیرر اور برطانوی اخراجات

ایس انجم آصف

پر آئی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۴۴ پر)

وار آن ٹیرر نے برطانیہ کی معیشت پر بھی منفی ثرات مرتب کیے ہیں اور اس جنگ کے بڑھتے ہوئے اخراجات پر برطانیہ میں سخت تنقید کی جارہی ہے۔ برطانوی عوام کی جانب سے حکومت پر یہ دباؤ بڑھتا جارہا ہے کہ وہ افغانستان سے برطانوی فوج کو واپس بلوائے۔ افغانستان میں برطانیہ کے ۱۰ ہزار کے قریب فوجی موجود ہیں، جو امریکہ کی کمان میں نیٹو کا حصّہ ہیں۔ برطانوی حکومت کی جانب سے حال ہی میں جاری کیے جانے والے اعداد وشمار کے مطابق عراق میں جنگ، تعمیرنو اور افغانستان میں جاری جنگوں میں اب تک برطانیہ ۲۰ ارب پونڈ سے زیادہ کے اخراجات کر چکا ہے۔ ان میں سے ۱۸ ارب پونڈ کی خطیر رقم عراق اور افغانستان میں برطانیہ کے جنگی آپریشنز پر خرچ ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ کروڑوں پونڈ کی رقم وار آن ٹیرر سے متعلّق امداد اور افراد کی سیکورٹی پر خرچ کی گئی ہے۔ جبکہ ان جنگوں میں مصروف برطانوی فوجیوں کی تنخواہوں اور زخمی ہونے والے فوجیوں کے علاج و معالجے اور دیکھ بھال پر خرچ ہونے والی کروڑوں پونڈ کی رقم اس کے علاوہ ہے۔ ان جنگوں میں ہلاک ہونے والے فوجیوں کے اہل خانہ کی دیکھ بھال اور کفالت پر خرچ کی جانے والی رقم بھی کروڑوں پونڈ ہے۔ اس جنگ پر ابھی کتنا کچھ مزید خرچ کرنا پڑے، اس کا درست اندازہ بھی نہیں۔

برطانیہ میں وار آن ٹیرر پر نظر رکھنے والے اب کھل کر اس جنگ پر تنقید کر رہے ہیں اور حکومت سے سوال کر رہے ہیں کہ جب برطانیہ کی معاشی حالت تسلی بخش نہیں تو پھر برطانیہ کیوں اس جنگ میں ملوث ہوا، محض امریکہ کی خوشنودی کے حصول کے لیے اس جنگ پر اربوں پونڈ کی رقم کیوں خرچ کر رہا ہے؟ برطانیہ نے ۲۰۰۱ء سے ۲۰۱۰ء کے عرصے میں افغانستان کی جنگ میں ۱۱.۵ ارب پونڈ، جبکہ ۲۰۰۳ء سے لے کر ۲۰۱۰ء کے عرصے میں ۹.۵ ارب پونڈ کی رقم عراق کی جنگ میں خرچ کی ہے۔ برطانیہ نے یہ بھاری جنگی اخراجات وزارت مالیات، ڈیپارٹمنٹ فار انٹرنیشنل ڈیولپمنٹ، محکمہ خارجہ دولت مشترکہ کے فنڈز سے لیے۔ برطانیہ میں جنگ مخالف حلقوں کا کہنا ہے کہ اس بے مقصد جنگ میں برطانیہ اب تک ۲۰ ارب پونڈ سے زیادہ تو پہلے ہی جھونک چکا ہے۔ مستقبل میں مزید کتنے اخراجات اس جنگ کو جاری رکھنے کے لیے کرنا پڑیں، اس کا کچھ درست اندازہ نہیں ہے۔

برطانیہ کے رائل یونائیٹڈ سروسز انسٹی ٹیوٹ جسے عرف عام میں RUSI سے تعلّق رکھنے والے ممتاز دفاعی تجزیہ نگار Malcolm Chalmers کا کہنا ہے کہ برطانیہ کے مجموعی دفاعی بجٹ کا ۳۰ فیصد ان دنوں افغانستان اور عراق میں جاری برطانوی فوجی آپریشنز میں خرچ کیا جارہا ہے۔ ان بھاری اخراجات کی اصل وجہ افغانستان میں برطانوی افواج کی مختلف جغرافیائی مقامات پر تعیناتی ہے اور وہاں انہیں ایک چالاک اور Determined Enemy کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ چنانچہ سادہ سی بات ہے کہ ان مختلف جغرافیائی مقامات پر تعینات برطانوی افواج کو جنگی ساز وسامان اور دیگر سپلائیز کے لیے بھاری لاجسٹک اخراجات کرنا پڑتے ہیں، تب کہیں جا کر برطانوی فوجی اس قابل ہوتے ہیں کہ وہ چالاک دشمن سے لڑنے کے قابل ہوسکیں۔ پروفیسر میلکم کے مطابق برطانیہ کا محکمہ مالیات ان بڑھتے ہوئے اخرجات کی وجہ سے سخت دباؤ میں رہتا ہے اور اب اس نے ان جنگی اخراجات پر سختی سے نظر رکھنا شروع کی ہے۔

لندن کا سابق میئر Ken Livingstone کہتا ہے ''وار آن ٹیرر میں ہونے والے برطانیہ کے اخراجات ۲۰ ارب پونڈ سے تجاوز کر چکے ہیں اور یہ رقم ان برطانوی طلبا کی ادا کردہ فیسوں سے دس گنا زیادہ ہے جو برطانیہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں''۔ برطانیہ میں Stop the war coliation کا کنوینر Lindsey German کہتا ہے ''برطانوی عوام کے لیے یہ بات سخت باعث حیرت واستعجاب ہے کہ برطانوی حکومت برطانوی عوام کے ادا کردہ ٹیکسز کی رقم کو عوام کی فلاح و بہبود پر خرچ کرنے کے بجائے اسے عراق اور افغانستان میں جاری جنگوں کی نذر کر رہی ہے''۔ اُس نے برطانوی عوام پر بھی زور دیا کہ وہ افغانستان اور عراق سے برطانوی افواج کی وطن واپسی کے لیے حکومت پر زور ڈالیں۔ برطانیہ میں میری ٹائم اینڈ ٹرانسپورٹ یونین کا جنرل سیکرٹری Bob Crow کہتا ہے کہ عراق اور افغانستان کی غیر قانونی اور بے مقصد جنگوں میں ہونے والے بھاری اخراجات نے برطانیہ کی معیشت پر بہت برے اثرات مرتب کیے ہیں۔ ان جنگوں کے باعث برطانیہ میں بے روزگاری میں تشویش ناک حد تک اضافہ ہوا ہے، جبکہ Conflict dominated Spending کو ترجیح دی جارہی ہے۔ یہ غیر قانونی جنگ اب تک اربوں پونڈ ہڑپ کر چکی ہے، جس کا براہ راست اثر برطانوی معیشت پر پڑا ہے۔

عراق اور افغانستان کی جنگوں میں اخراجات کے باعث برطانیہ اپنے دفاعی بجٹ میں بھاری کٹوتی پر مجبُور ہوا۔ دفاعی بجٹ میں کمی سے برطانوی فوج کے لیے نئے ہتھیاروں کی خریداری میں بھی کمی کرنا پڑی ہے۔ برطانوی بحریہ کے لیے نئی آبدوزوں کی خریداری اور پرانی آبدوزوں کو اپ گریڈ کرنے کا پروگرام متاثر ہوا ہے۔ برطانوی فضائیہ بھی اس تبدیلی کی زد میں آئی ہے، جہاں ایک طرف فضائیہ کے لیے نئے طیاروں کی خریداری متاثر ہوئی ہے جبکہ اپنے بیڑے میں موجود بہت سے طیارے ریٹائر کر دیے گئے ہیں۔ دوسری

۱۲ اپریل: مجاہدین نے صوبہ میدان وردک میں افغان فوج پر حملہ کر کے 13 فوجی، کمانڈر سمیت مار ڈالے۔

طرف برطانوی فضائیہ اپنے بیڑے میں موجود یوروفائٹر ٹائفون میں بھی کمی کر رہی ہے اور اس کی کوشش ہے کہ فاضل قرار دیے جانے والے طیاروں کو خلیجی ریاستوں کو فروخت کر کے رقم حاصل کی جائے۔ اس ضمن میں کویت سے برطانیہ کی بات چیت چل رہی ہے۔ برطانوی بحریہ کے لیے نئی ایٹمی آبدوزوں کے حصول کا پروگرام بھی فی الحال ختم کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح برطانوی بری فوج کے لیے ٹینکوں و ہیلی کاپٹروں کی خریداری کا پروگرام بھی متاثر ہوا ہے۔

برطانوی اخبار انڈیپنڈنٹ کے مطابق افغان جنگ میں برطانیہ کے بڑھتے ہوئے اخراجات اب خطرے کی حدود کو چھو رہے ہیں۔ اخبار کے مطابق اس وقت افغانستان کی جنگ میں ہونے والے اخراجات کو دیکھا جائے تو برطانیہ کے ہر شہری کے حصّے میں ۲۰۰ پونڈ آتے ہیں۔ اس بے مقصد جنگ میں امریکہ کی طرح برطانیہ کو بھی شکست کا سامنا ہے۔ برطانیہ کے فوجیوں کا مورال گر چکا ہے، جبکہ ہر روز ہونے والے جانی نقصانات کے باعث برطانوی افواج پر نفسیاتی اثرات بھی مرتب ہو رہے ہیں۔ اخبار کے مطابق اس جنگ سے متعلّق مغربی پروپیگنڈہ بھی اپنی اہمیّت کھوتا جا رہا ہے۔ برطانوی فوج کے کئی سابق کمانڈروں نے اس جنگ کو بے مقصد قرار دیا ہے اور وہ اس جنگ کے مقاصد، وجوہات اور Motives کو جاننے کے خواہش مند ہیں، جو برطانوی عوام کے ٹیکس کے پیسے سے لڑی جا رہی ہے۔ اخبار کے مطابق افغانستان کی جنگ کی اہمیّت اور افادیت کے بارے میں مغربی میڈیا نے بہت سے سوالات اٹھائے ہیں، جن کا جواب دینے والا کوئی بھی نہیں، جس نے اس جنگ سے متعلّق شکوک وشبہات کو جنم دیا ہے۔

انڈی پینڈنٹ کے مطابق ۲۰۱۰ء کے اختتام تک برطانیہ افغانستان کی جنگ میں ۵.۱۱ ارب پونڈ کے اخراجات کر چکا ہے، جبکہ اس جنگ کے جاری اخراجات برطانیہ کے بجٹ پر شدید دباؤ کی وجہ بن رہے ہیں۔ اگر یہ اخراجات اسی طرح جاری رہے تو توقع ہے کہ ۲۰۱۱ء کے اختتام تک برطانیہ کو اس جنگ پر مزید ۵.۳ ارب پونڈ کے اخراجات کرنا پڑیں گے۔ واضح رہے کہ ۲۰۱۰ء میں برطانیہ کو اس جنگ میں ۵.۲ ارب پونڈ کے اخراجات کرنا پڑے تھے۔ اخبار کے مطابق ۲۰۱۱ء کے لیے ہونے والے جنگی اخراجات میں ۷۰۰ ملین پونڈ کی رقم برطانوی فوجیوں کے لیے ہنگامی ہتھیاروں کی خریداری کے لیے خرچ کی جائے گی۔ جب کہ ۲۳۰۰ پونڈ فی کس آپریشنل بونس کی مد میں خرچ کیا جائے گا، جو افغانستان میں موجود ہر برطانوی فوجی کو بطور incentive دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اس جنگ سے متعلّق خدمات انجام دینے والے ہر سویلین کو بھی یہ incentive bonus دیا جائے گا۔

افغانستان کی جنگ میں نظر آنے والے اخراجات کے علاوہ پوشیدہ اخراجات بھی ہیں۔ مثلاً جنگ میں زخمی اور معذور ہونے والے فوجیوں کے علاج معالجے اور دیکھ بھال میں ہونے والے اخراجات اور ہلاک شدگان کو ان کے compensation کی ادائیگی۔ یہ وہ اخراجات ہیں جو طویل المیعاد ہیں اور جنگ کے خاتمے کے بعد بھی برسوں جاری رہیں گے۔ آرمڈ فورسز Compensation scheme کے تحت آنے والے Claims کی تعداد میں بھی مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ برطانوی میڈیا کے مطابق ۲۰۰۶ء سے ۲۰۰۸ء کے عرصے میں افغانستان سے ۴ سو سے زائد برطانوی فوجی مختلف طبی وجوہات اور معذوری کے سبب وطن واپس آئے۔ ان تمام نے personality disorder کی وجہ سے compensation claims داخل کروائے، جن پر برطانوی حکومت کو کروڑوں پونڈ کی ادائیگی کرنا پڑے گی۔ اسی طرح برطانوی میڈیا کے مطابق ۲۰۰۶ء سے ۲۰۰۸ء کے دوران افغانستان سے ۱۳۰ کے قریب وہ برطانوی فوجی وطن واپس لوٹے جو مختلف نفسیاتی عوارض میں مبتلا تھے۔ ان تمام فوجیوں کا برطانیہ میں حکومتی اخراجات پر علاج ومعالجہ کیا جا رہا ہے، جبکہ ان فوجیوں کو Compensation کی مد میں بھی لاکھوں پونڈ کی مسلسل ادائیگی کی جائے گی۔

برطانوی حکومت کو ہر سال ایک ارب پونڈ کی رقم سابقہ فوجیوں کو پنشن کی ادائیگی کی مد میں خرچ کرنا پڑتی ہے اور چونکہ فوج سے فارغ ہونے والوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے چنانچہ ان کی پنشن کی ادائیگی میں بھی اضافہ ہو رہا ہے یہ اخراجات برطانوی حکومت کو مستقبل میں بھی کرنا پڑیں گے۔

افغان جنگ کی وجہ سے برطانوی حکومت کو ہر سال ۲۵۰ ملین پونڈ کی رقم اپنے فوجیوں کی ویلفیئر سروسز پر بھی خرچ کرنا پڑتی ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق برطانوی حکومت اس مد میں گزشتہ آٹھ برس میں ۲ ارب پونڈ سے زیادہ کی رقم خرچ کر چکی ہے۔

افغانستان کی جنگ برطانیہ کے خراجات کا ایک بڑا حصّہ برطانوی فوج کو رن اینڈ ٹف قسم کی آرمرڈ وہیکلوں کی فراہمی پر کرنا پڑتا ہے تا کہ برطانوی فوج کو روڈ سائیڈ بموں کے دھماکوں سے محفوظ رکھا جائے۔ واضح رہے کہ برطانوی فوج کی ہلاکتوں کی سب سے بڑی وجہ افغانستان میں روڈ سائیڈ بم دھماکے ہیں۔ برطانوی فوجیوں نے افغانستان میں لڑنے کے لیے اپنی حکومت سے مزید ہیلی کاپٹروں، آرمرڈ وہیکلوں اور پرسنل سیفٹی آلات کی فرمائش کر رکھی ہے۔ واضح رہے کہ افغانستان میں بڑھتے ہوئے جانی نقصانات کی وجہ سے برطانوی فوجی افغانستان میں جنگ لڑنے میں دلچسپی نہیں رکھتے اور ان کا مورال دن بدن گرتا جا رہا ہے۔ افغان جنگ برطانیہ کے لیے خاصی مہنگی اور تباہ کن ثابت ہو رہی ہے۔ برطانیہ میں دفاعی بجٹ اور پبلک فنانس اس جنگ کے باعث زبردست دباؤ کا شکار ہے۔ اس جنگ کو جاری رکھنے کے لیے برطانوی فوج کو مزید ہتھیار درکار ہیں، جن کے لیے بھاری رقوم کی ضرورت ہے اور اگر افغانستان میں برطانوی Military engagements کا جائزہ لیا جائے تو بلاشبہ یہ اب اربوں پونڈ سے تجاوز کرتی جا رہی ہے اور ان اخراجات کو پورا کرتے ہوئے اب نوبت یہاں تک جا پہنچی ہے کہ برطانوی وزارت مالیات کا ہنگامی فنڈ (Contingency Reserves) ان اخراجات کو پورا کرنے کے لیے استعمال کیا جاہا ہے، جو ایک بڑی تشویش ناک صورت حال ہے۔

☆☆☆☆☆

۲اپریل: کابل میں واقع صلیبی فوجوں کے ٹریننگ سنٹر پر مجاہدین نے فدائی حملہ کر کے 23 فوجیوں کو مار ڈالا، جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔

شیخ ابوزبیدہ سے عمر پاتک تک......

[''کلمہ گو'' پاکستانی طواغیت کے ہاتھوں مجاہد عمر پاتک اور ان کی اہلیہ کی گرفتاری کا دلخراش تذکرہ]

مصعب ابراہیم

۲۵ جنوری ۲۰۱۱ء کو پاکستانی خفیہ اداروں نے ایبٹ آباد کے علاقے سے مجاہد عمر پاتک کو مقابلے کے بعد زخمی حالت میں گرفتار کیا۔ آئندہ سطور میں اس گرفتاری کی روداد بھی بیان ہوگی، جس سے اندازہ لگایا جاسکے گا کہ پاکستانی فوج اور اُس کی تمام خفیہ ایجنسیاں کس قدر بے حمیت اور غیرت وتوقیر سے عاری ہیں۔ عمر پاتک کا تعلّق انڈونیشیا سے ہے، وہ جماعۃ الاسلامیۃ انڈونیشیا سے وابستہ ہیں۔ یاد رہے ۲۰۰۲ء میں انڈونیشیا میں بالی شہر کے نائٹ کلبوں میں ہونے والے دھماکوں کی ذمہ داری جماعۃ الاسلامیۃ نے قبول کی تھی۔ عمر پاتک (فک اللہ اسرہ) بھی اس عظیم الشان کارروائی میں پیش پیش تھے۔ کفارِ عالم جن کبار مجاہدین کے ناموں سے ہمہ وقت لرزاں وترساں رہتے ہیں اُن میں عمر پاتک کا نام بھی شامل ہے۔ امریکہ نے آپ کی گرفتاری پر ۱۰ لاکھ ڈالر انعام کا اعلان کر رکھا تھا۔

امت مسلمہ کے سروں پر مسلط ذلت وپستی کے دور میں عمر پاتک جیسے جری مجاہد ہی ہیں جنہوں نے دنیا بھر میں کفر کے مقابل امت مسلمہ کا دفاع کیا۔ کفر کے خلاف اُن کی معرکہ آرائیوں کی فہرست بہت طویل ہے۔ یہ اُسی قافلۂ جہاد کے راہی ہیں جس قافلے کے ایک ایک فرد نے کفار کا غرور خاک میں ملانے، اُن کی شوکت کا خاتمہ کرنے، حزب الشیطان کے تسلط اور جبرو استبداد کے خاتمے کے لیے اللہ تعالیٰ کی نصرت سے ایسے ایسے معرکے سر کیے اور کفر کو ایسی کاری ضربیں لگائیں جن کی وجہ سے یہود ونصاریٰ کے لشکر ہر محاذ پر شکست کا سامنا کر رہے ہیں۔

اب ذرا دل تھام کر عمر پاتک کی گرفتاری کی روداد ملاحظہ کیجیے۔ پاکستانی فوج اور اس کے خفیہ اداروں نے ۲۵ جنوری کو ایبٹ آباد میں ایک مکان پر چھاپہ مارا۔ اس مکان کے بالائی حصّے میں عمر پاتک اپنے اہل خانہ کے ساتھ موجود تھے۔ دنیا بھر کے طواغیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اُنہیں دہشت زدہ کرنے والا مجاہد بھلا کیونکر بآسانی اپنی گرفتاری پیش کرسکتا تھا......عمر پاتک نے صلیبی فرنٹ لائن اتحادیوں کا مقابلہ کرنے کی ٹھانی۔ اگرچہ اُس وقت آپ کے ساتھ آپ کی اہلیہ کے علاوہ کوئی نہیں تھا لیکن آپ نے صلیبی ہرکاروں کے لیے تر نوالہ بننا قبول نہیں کیا۔ آپ نے سیکورٹی اہل کاروں پر گرنیڈ سے حملہ کیا بعد ازاں کلاشنکوف کے ذریعے اُن سے مقابلہ کرتے رہے، اس دوران آپ شدید زخمی ہوگئے اور غلامانِ صلیب نے آپ کو گرفتار کرلیا۔ اس کے بعد پاکستانی خفیہ اداروں نے جہاد ومجاہدین کے ساتھ اپنے بغض وعناد کا اس طرح اظہار کیا جو مستقبل میں اُن پر بطور اتمام حجت پیش کیا جائے گا۔ عمر پاتک کی گرفتاری کے بعد اُن کی اہلیہ کو مادرزاد برہنہ کیا گیا اور گرفتار کر کے اُسی حالت میں اُنہیں اُس علاقے سے پیدل گزارا گیا۔

ایسی حیوانیت، شقاوت اور بے غیرتی کو کن الفاظ میں بیان کیا جائے......حقیقت یہ ہے کہ پاکستانی فوج کے ان کریہہ افعال کا صحیح تر بدلہ صرف اور صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کی غیور ذات ہی دے سکتی ہے۔

أُوْلَـئِكَ الَّذِينَ أُبْسِلُواْ بِمَا كَسَبُواْ لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيمٍ وَعَذَابٌ أَلِيمٌ(الانعام: ۷۰)

''یہی لوگ ہیں کہ اپنے اعمال کے وبال میں ہلاکت میں ڈالے گئے ان کے لیے پینے کو کھولتا ہوا پانی اور دکھ دینے والا عذاب ہے''۔

ابوغریب، باگرام اور گوانتاناموبے میں جن انسانیت سوز مظالم کا ارتکاب کیا جاتا ہے اُن پر لب کشائی کرنے والے ہر جگہ موجود ہیں۔ کفار کے ہاتھوں ستائی گئیں، رُلائی گئیں اور عزت وشرف سے محروم کی گئیں نور، فاطمہ اور ڈاکٹر عافیہ سمیت امت کی تمام مظلوم ومقہور بیٹیوں کا خیال آتے ہی ہر دردِ دل رکھنے والے مسلمان کی بے کلی قابل دید ہوتی ہے لیکن ''کلمہ گو'' فوج کے ہاتھوں اس قدر ذلت ورسوائی اٹھانے والی امت کی بیٹی کا کہیں ذکر نہیں ہوتا، کوئی زبان، کوئی قلم، کوئی انگلی پاکستانی فوج جیسے ''مقدس گائے'' کے خلاف نہیں اٹھائی جاتی۔ سچّی بات تو یہ ہے کہ ان خبثا کے عقوبت خانوں میں عرب وعجم کی خواتین اسلام کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے اُس کے آگے باگرام، ابوغریب اور گوانتاناموبے کے مظالم گردِ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان تمام مظلوم بہنوں اور بیٹیوں کو کفار کے شکنجہ سے بھی نجات عطا فرمائے اور مرتدین کے گردنوں کو بھی توڑ دے جو ہماری بہنوں کی آبرو کو پامال کرنے میں کفار اصلیبین کو بھی کوسوں پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ آمین

عمر پاتک کی گرفتاری سے دو دن قبل پاکستانی خفیہ ایجنسیوں نے لاہور کے علامہ اقبال ایئرپورٹ سے ۲ فرانسیسی باشندوں کو گرفتار کیا۔ یہ دونوں بھی مجاہد تھے اور عمر پاتک کے ساتھ وزیرستان جانا چاہتے تھے۔ ان دونوں میں ایک مجاہد پاکستانی نژاد ہے جبکہ دوسرا فرانسیسی نومسلم ہے۔ ان مجاہدین کی گرفتاری ۱۴/اپریل کو منظر عام پر لائی گئی جبکہ عمر پاتک کی گرفتاری ۵ اپریل کو دکھائی گئی۔

امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے عمر پاتک کی گرفتاری پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ''پاکستان میں پاتک کی گرفتاری اوباما کے دورِ صدارت کی سب سے بڑی پیش رفت ہے۔ پاتک انٹیلی جنس معلومات کی ایک سونے کی کان ہے۔ پاتک سے القاعدہ قیادت اور اس کی آپریشنل منصوبہ بندی کی موجودہ حیثیت کے بارے میں پتہ چلایا جاسکتا ہے۔ پاکستان میں دہشت گردی کے خلاف ایک اہم پیش رفت ہوئی، دہشت گردی کی دنیا کے سب سے بڑے دہشت گرد کو زندہ گرفتار کرلیا گیا۔ عمر پاتک القاعدہ کے جنوب مشرقی ایشیا کے ایک سینئر کمانڈر ہیں اور ان کا شمار دنیا کے انتہائی مطلوب دہشت گردوں میں سے ہے''۔ مجاہد عمر پاتک چار طواغیت (امریکہ، آسٹریلیا، انڈونیشیا اور فلپائن) کو مطلوب ہیں۔

۱۱/اپریل کو یہ خبر بھی سامنے آئی کہ ''پاکستان نے چین میں دہشت گردی کی کارروائیوں میں مطلوب القاعدہ کے ۵ گرفتار ارکان کو چینی حکام کے حوالے کر دیا۔ چین کے

۱۳ اپریل: صوبہ لوگر کے ضلع چرخ کے خروٹی قلعہ کے قریب علاقے میں امریکی فوجیوں پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا، جس سے 5 صلیبی فوجی ہلاک جبکہ 4 زخمی ہوئے

حوالے کیے جانے والے القاعدہ ارکان کو مختلف کارروائیوں کے دوران گرفتار کیا گیا تھا، یہ افراد چین کو سنکیانگ میں دہشت گردی کی کارروائیوں میں مطلوب تھے۔ القاعدہ ارکان کو ایک خصوصی پرواز کے ذریعے چین بھیجا گیا۔

اندازہ کیجیے کہ ''دہشت گردی'' کے خلاف جنگ میں پاکستان ہر کفر کے ساتھ سینہ سے سینہ ملائے کھڑا ہے۔ وہ کفر چینی ہو، امریکی ہو، برطانوی ہو، ہندی ہو......اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ان مرتدین کی بانہیں تمام کفارِ عالم کے لیے کھلی ہیں......اسلام، جہاد اور مجاہدین کے خلاف کفر کی جو قوت اور ملک بھی صف آرا ہوئی یہ ''کلمہ گو'' اُس کی صفوں کو مضبوط کرنے کے لیے سب سے آگے نظر آتے ہیں۔ گویا ہر طاغوت اور کفریہ طاقت کی خدمت کے لیے 'ہر دم ہے تیار' کا سلوگن بنے ہوئے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ تو حکم دیتے ہیں کہ

يَـا أَيُّهَـا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْكَافِرِيْنَ أَوْلِيَاء مِن دُونِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَتُرِيْدُونَ أَن تَجْعَلُواْ لِلّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَاناً مُّبِيْناً(النساء: ۱۴۴)

''اے اہلِ ایمان! مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بناؤ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کا صریح الزام لو''۔

ذرا سوچیے کہ یہاں یہ حکم دیا گیا کہ ''مومنوں کو چھوڑ کر کفار کو دوست نہ بنایا جائے''......اور اگر صورتحال یہ ہو کہ مومنین کے خلاف ہو کر کفار کی ہر طرح سے مدد کی جائے اور کفار کے لشکروں کے ''شیر دل سپاہی'' بن کر مومنوں کے خلاف صف اول میں کھڑا ہو جائے تو ایسے گروہ کی اللہ سے بغاوت، اُس کے دین سے غداری اور مسلمانوں سے خیانت کیا اپنی آخری حدود کو نہیں چھو رہی ہو گی؟

دنیا بھر سے جہاد کے لیے آنے والے مجاہدین کو پاکستانی فوج نے گرفتار کیا۔ یہ کوئی آج کی بات نہیں بلکہ افغانستان پر صلیبی حملے کے فوراً بعد سے پاکستانی فوج یہود و نصاریٰ کی چاکری میں اس قدر مگن اور محو ہو گئی کہ ہمہ وقت مجاہدین کے درپے رہی ہے۔ ذیل میں اس حوالے سے چند ہستیوں کا ذکر کیا جا رہا ہے کہ امت کے کیسے کیسے محسنین کو پاکستان کے خفیہ اداروں نے گرفتار کیا۔ وگرنہ یہ فہرست تو ایک ہزار سے اوپر جا پہنچتی ہے جنہیں فوجی اداروں نے گرفتار کیا اور یہود و نصاریٰ کے حوالے کر کے 'ڈالرز' اینٹھے۔

مارچ ۲۰۰۲ء میں آئی ایس آئی نے شیخ ابوزبیدہ کو فیصل آباد سے گرفتار کیا۔ شیخ ابوزبیدہ کا تعلّق سرزمین حرمین سے ہے۔ گرفتاری کے فوراً بعد اُنہیں امریکہ کے حوالے کر دیا گیا۔ جہاں اُنہیں وحشیانہ طریقہ تفتیش سے گزارا گیا۔ اس دوران اُنہیں ۸۳ مرتبہ 'واٹر بورڈنگ' جیسے جان لیوا عمل سے گزارا گیا۔ سابق امریکی صدر بش نے ۶ جون ۲۰۰۲ء کو امریکی قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا Abu Zubaydah was al Qaeda's chief of Operations. ''ابوزبیدہ القاعدہ کے آپریشنل چیف تھے''۔

۱۱ ستمبر ۲۰۰۲ء کو آئی ایس آئی اور سی آئی اے نے مشترکہ آپریشن کے ذریعے کراچی میں ایک مقابلے کے بعد یمنی نژاد مجاہد شیخ رمزی الشیبہ کو گرفتار کیا، ۱۴ ستمبر ۲۰۰۲ء کو اُنہیں امریکہ کے حوالے کر دیا گیا۔ رمزی الشیبہ معرکہ گیارہ ستمبر کی کارروائی کے منصوبہ سازوں میں سے ہیں اور آج کل گوانتاناموبے میں اسیر ہیں۔

یکم مارچ ۲۰۰۳ء کو آئی ایس آئی، ایف آئی اے، ایف بی آئی اور سی آئی اے نے مشترکہ کارروائی کر کے راول پنڈی سے خالد شیخ کو گرفتار کیا۔ خالد شیخ کو معرکہ گیارہ ستمبر کا مرکزی منصوبہ ساز مانا جاتا ہے۔ گرفتاری کے فوراً بعد اُنہیں امریکہ کے حوالے کر دیا گیا۔ خالد شیخ محمد کو امریکہ کی قید میں ۱۸۳ مرتبہ 'واٹر بورڈنگ' جیسے ہولناک عمل سے گزارا گیا۔ خالد شیخ بھی آج کل گوانتاناموبے میں اسیر ہیں۔

۲۵ جولائی ۲۰۰۴ء کو تنزانیہ سے تعلّق رکھنے والے مجاہد رہنما شیخ احمد خلفان کو گجرات میں پاکستانی خفیہ اداروں نے ۸ گھنٹے کے طویل مقابلے کے بعد گرفتار کیا۔ شیخ خلفان کی گرفتاری پر امریکہ نے ۵۰ لاکھ ڈالر کا انعام رکھا تھا، جسے پاکستانی فوج نے اُنہیں امریکہ کے حوالے کر کے پہلی فرصت میں حاصل کیا۔ شیخ احمد خلفان اب نیویارک میں واقع Metropolitan Correctional Center میں امریکی قید میں ہیں۔

۲ مئی ۲۰۰۵ء کو آئی ایس آئی نے مردان میں کارروائی کی اور شیخ ابوالفرج اللیبی کو گرفتار کیا، جس کے بعد اُنہیں امریکہ کے حوالے کر دیا گیا۔ خالد شیخ محمد کی گرفتاری کے بعد پاکستانی حکام نے شیخ ابوالفرج کا القاعدہ کے ''انتہائی مطلوب تیسرے فرد'' کے طور پر اعلان کیا۔ شیخ ابوالفرج بھی اب گوانتاناموبے میں قید ہیں۔

اکتوبر ۲۰۰۵ء میں آئی ایس آئی نے شیخ ابومصعب السوری کو کراچی سے گرفتار کیا اور ایک ماہ بعد امریکہ کے حوالے کر دیا۔ شیخ ابومصعب کا تعلّق شام سے تھا، امریکہ نے ۲۰۰۶ء میں اُنہیں شامی حکومت کے حوالے کر دیا۔ شیخ 'مجاہدین کے درمیان ممتاز عالم اور حکمت عملی کے ماہر کے طور پر معروف ہیں۔

۱۴ اکتوبر ۲۰۰۵ء کو طالبان کے ترجمان ملا عبداللطیف حکیمی کو پاکستانی خفیہ ایجنسیوں نے گرفتار کیا جنہیں بعد میں افغان حکومت کے حوالے کر دیا گیا۔

۲۶ فروری ۲۰۰۷ کو آئی ایس آئی نے کوئٹہ سے ملا عبیداللہ اخوند کو گرفتار کیا۔ ملا عبیداللہ اخوند طالبان دورِ حکومت میں وزیرِ دفاع تھے۔

۱۱ فروری ۲۰۰۸ء کو معروف طالبان کمانڈر ملا داداللہ شہید رحمہ اللہ کے بھائی ملا منصور داداللہ (جو خود بھی نڈر طالبان کمانڈر کے طور پر مشہور ہیں) کو بلوچستان کے ضلع قلعہ سیف اللہ سے جھڑپ کے بعد شدید زخمی حالت میں گرفتار کیا گیا۔

۳ جنوری ۲۰۰۹ء کو طالبان رہنما استاد یاسر کو پشاور سے گرفتار کیا گیا۔ اس سے قبل استاد یاسر کو ۲۰۰۴ء میں مردان سے گرفتار کر کے امریکہ کے حوالے کر دیا گیا تھا۔ وہ تین سال سے زائد عرصہ امریکی قید میں رہے۔ طالبان نے ۲۰۰۷ء میں اٹالین صحافی کے بدلے اُنہیں رہا کروایا۔

فروری ۲۰۱۰ء میں طالبان راہ نما ملا عبدالغنی (ملا برادر) کو آئی ایس آئی نے گرفتار کیا۔ ملا برادر کو گرفتار کرنے کے بعد آئی ایس آئی کے راولپنڈی میں واقع عقوبت خانے

۱۶ اپریل: صوبہ ننگرہار کے صدر مقام جلال آباد میں واقع ائیرپورٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا جس کے نتیجے میں 9 فوجی ہلاک اور 7 زخمی ہو گئے، تین ہیلی کاپٹر اور 8 گاڑیاں تباہ ہوئیں۔

میں بدترین تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور اُنہیں ۷ دن تک مسلسل الٹا لٹکا کر تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

اہل کفر اور اُن کے غلام ان فی سبیل اللہ مجاہدین کا بھلا بگاڑ ہی کیا سکتے ہیں؟ وہ انہیں قید کر سکتے ہیں، بدترین تشدد اور تعذیب کا نشانہ بنا سکتے ہیں، انہیں قتل کر سکتے ہیں،، ان کی خواتین اور اہل خانہ کی چادرِ تقدس کو کو (بظاہر) پامال کر سکتے ہیں لیکن ان فرزانوں اور دیوانوں کی خوشی، راحت، آسودگی، تواضع، مہمان داری اور آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے تو ان کے رب نے وہ کچھ مہیا کر رکھا ہے جو مرتدین اور کفار کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں آسکتا۔ یہ فی سبیل اللہ مجاہدین ہی تو ہیں جو اپنی کُل متاع کو لے کر دین کی حفاظت کے لیے میدان میں نکلے ہیں تو پھر اُن کا رب اُنہیں کیوں کر فراموش کرے گا اور بھلائے گا؟ وہ تو خود اعلان کرتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَOنَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَOنُزُلاً مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍO(حم السجدة: ۳۰ تا ۳۲)

''جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے ان پر فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا خوشی مناؤ۔ ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے رفیق ہیں) اور وہاں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم (کو ملے گی) اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لیے (موجود ہوگی) (یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے''۔

ان سطور کے ذریعے ہمارے مخاطب وہ لوگ نہیں جو سینوں میں دل نہیں رکھتے نا ہی وہ افراد ہیں جو نظامِ کفر سے اس قدر مرعوب ہیں کہ اسلام کے خلاف صلیبی جنگ میں بھی وہ بازوئے کفر کی مضبوطی کا باعث ہی بن رہے ہیں۔ ہمارے مخاطب تو وہ ہیں جو سینوں میں دل بھی رکھتے ہیں، ہدایت اور نور کے طلب گار بھی ہیں اور صلیبی وصیہونی یلغار کے مقابل امت کے دفاع میں سینہ سپر ابطالِ امت بھی جن کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دلوں کا سکون ہیں' کہ وہ ضرور غور و فکر کریں کہ کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا کہ اس پاکستانی فوج جیسے سفاک اور اسلام دشمن گروہ کے مقابل کھڑے ہونے والوں کے قدموں کو مضبوط کیا جائے، اس کے ہر افسر اور سپاہی کے لیے گھات لگایا جائے اور ان نحوست ماروں کی گردنیں ماری جائیں؟

حقیقت یہ ہے کہ سطورِ بالا میں تو چند چیدہ افراد کا تذکرہ کیا گیا ہے وگرنہ پاکستانی فوج اور اس کے خفیہ اداروں کے دفترِ عمل مومنین کو پکڑنے اور کفار کے حوالے کرنے جیسے گناہ سے بھرے ہوئے ہیں۔ مشرف نے تو فخریہ انداز میں اعتراف کیا تھا کہ ۸۰۰ سے زائد مجاہدین کو پکڑ کر کفار کے ہاتھوں فروخت کر دیا گیا۔ عرب و عجم کے ان گہر پاروں پر کفار کی اسیری میں کیا کیا ظلم توڑے گئے، تشدد اور تعذیب کے کیسے حربے استعمال کیے گئے...... ان سب کا وبال پاکستانی فوج پر ہی ہے۔ اسی پر بس نہیں...... اس ظالم اور مرتد فوج اور اس کے خفیہ اداروں نے مجاہدین کے خاندانوں اور اُن کی خواتین کے ساتھ جو سلوک روا رکھا اُس کو بیان کرنا اور سننا ہی دل وجگر میں نشتر زنی کے مترادف ہے۔ لیکن اللہ جل جلالہ کی ذات ان تمام مظالم پر شاہد بھی ہے کیوں کہ وہ خود فرماتا ہے:

وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِOالَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ (البروج: ۸،۹

''ان کو مومنوں کی یہی بات بری لگتی تھی کہ وہ اللہ پر ایمان لائے ہوئے تھے جو غالب (اور) قابل ستائش ہے، وہی ہے جس کی آسمانوں اور زمین میں بادشاہت ہے۔ اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے''۔

اور وہ اللہ جہاں اس قدر شاہد و علیم ہے وہی وہ منتقم اور سخت پکڑ والا بھی ہے اور وہ پکڑ والے دن کے بارے میں فرماتا ہے:

وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوزَعُونَOحَتَّى إِذَا مَا جَاؤُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَO وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوا أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ Oوَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلَكِن ظَنَنتُمْ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيراً مِّمَّا تَعْمَلُونَ O وَذَلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنتُم بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُم مِّنْ الْخَاسِرِينَOفَإِن يَصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ وَإِن يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُم مِّنَ الْمُعْتَبِينَO(حم السجدة: ۱۹ تا ۲۴)

''اور جس دن اللہ کے دشمن دوزخ کی طرف چلائے جائیں گے تو ترتیب وار کر لیے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو ان کے کان اور آنکھیں اور چمڑے (یعنی دوسرے اعضا) ان کے خلاف ان کے اعمال کی شہادت دیں گے۔ اور وہ اپنے چمڑوں (یعنی اعضا) سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی؟ وہ کہیں گے کہ جس اللہ نے سب چیزوں کو نطق بخشا اسی نے ہم کو بھی گویائی دی اور اسی نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے۔ اور تم اس (بات کے خوف) سے تو پردہ نہیں کرتے تھے کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور چمڑے تمہارے خلاف شہادت دیں گے بلکہ تم یہ خیال کرتے تھے کہ اللہ کو تمہارے بہت سے عملوں کی خبر ہی نہیں۔ اور اسی خیال نے جو تم اپنے پروردگار کے بارے میں رکھتے تھے تم کو ہلاک کر دیا اور تم خسارہ پانے والوں میں ہو گئے۔ اب اگر یہ صبر کریں گے تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہی ہے اور اگر یہ توبہ کریں گے تو ان کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی''۔

ہم اُسی مالک الملک کے حضور سراپا دعا ہیں کہ وہ ان ظالموں کو اپنی پکڑ میں لے اور ان سے اپنی کبریائی اور بڑائی کے شایانِ شان انتقام لے اور انہیں ذرا بھی مہلت نہ دے (آمین)۔

۱۶ اپریل: صوبہ لوگر کے ضلع چرخ میں امریکی فوجیوں پر مجاہدین کے حملوں میں ۲ ٹینک تباہ اور ۸ امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

ڈیوس کیس کی خفت مٹانے کے لیے ''نورا کشتی''

عبیدالرحمٰن زبیر

☆☆☆☆☆

امریکہ اور پاکستان کے مابین آنکھ مچولی، گلے شکوے اور اعتراضات والزامات کا کھیل ایک نئے انداز سے شروع ہوا ہے۔اس ساری دھینگا مشتی کا جائزہ لینے سے پہلے گزشتہ دس برس کا عرصہ آنکھوں کے سامنے رہنا چاہیے، وگرنہ ظاہر بین نگاہیں یہی خیال کیے رہیں گی کہ گویا نظامِ پاکستان انگڑائی لے کر بیدار ہوا چاہتا ہے، امریکہ کی چاکری پر دو حرف بھیجنے کی تیاری مکمل ہے۔خودمختاری اور قومی غیرت کے ''علمبردار'' ایسا منظر کھینچ رہے ہیں کہ ''اب پاکستانی فوج امریکی مفادات کی خاطر قربانی نہیں دے گی'' وغیرہ وغیرہ۔لیکن ظاہری احوال کے پردہ کو ہلکا سا سرکانے سے اصل حقیقتِ حال پوری طرح واضح ہو رہی ہے۔ ضروری ہے کہ اس حقیقت کی خبر پانے کے لیے قلب وذہن ایمان سے منور ہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنکھوں کو بصارت ہی نہیں ایمانی بصیرت بھی ودیعت کی گئی ہو۔

۶/اپریل ۲۰۱۱ء کو وائٹ ہاؤس کی ۳۸ صفحات پر مبنی ششماہی رپورٹ میں کہا گیا ''عسکریت پسندوں کے خلاف کامیابی حاصل کرنے میں پاکستان کو بدستور مشکلات کا سامنا ہے اور فاٹا میں صورت حال بگڑ رہی ہے۔دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی سیکورٹی فورسز نے قربانیاں دی ہیں لیکن فاٹا میں صورت حال بگڑتی جا رہی ہے۔رواں سال جنوری سے مارچ کے دوران فاٹا کی صورت حال انتہائی خراب رہی۔پاک افغان سرحدی علاقے میں ایک لاکھ سینتالیس ہزار سے زائد فوجیوں کی موجودگی کے باوجود پاکستان کو مشکلات کا سامنا ہے اور اس کے پاس ان سے نمٹنے کے لیے کوئی واضح حکمت عملی نہیں ہے''۔

پاکستان، جس کے لیے ریمنڈ کیس شرمندگی اور خجالت کے نئے باب رقم کر چکا تھا، اس رپورٹ کے جواب میں تھوڑا کسمسایا، تھوڑا آزردہ خاطر ہوا اور پھر طرّم خان بنتے ہوئے اس رپورٹ کا جواب دیا۔ریمنڈ کیس سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے میڈیا کو یہ لائن دی گئی اور پھر اخبارات میں سرخیاں جمائی گئیں اور ٹی وی چینلوں میں 'بریکنگ نیوز' چلائی گئیں کہ ''پاکستان نے امریکی صدر اوباما کی انتظامیہ کی اس رپورٹ کو مسترد کر دیا ہے جس میں دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کو ناکام قرار دیتے ہوئے ''ڈومور'' کا مطالبہ کیا گیا ہے''۔۷/اپریل کو دفتر خارجہ کی ترجمان تہمینہ جنجوعہ نے کہا ''پاکستان افغانستان میں امریکی اندازوں سے متفق نہیں اور نہ ہی 'افپاک' کی دل آزار اصطلاح کو تسلیم کرتا ہے۔وائٹ ہاؤس کی مذکورہ رپورٹ میں پاکستان سے متعلّق دیے گئے حوالہ جات درست نہیں، دہشت گردی کے خلاف پاکستان نے واضح حکمت عملی اپنا رکھی ہے''۔

اسی اثنا میں ۱۱/اپریل کو آئی ایس آئی کا سربراہ شجاع پاشا امریکہ روانہ ہوا اور وہاں سی آئی اے کے سربراہ لیون پنیٹا سے ملاقات کی۔اس ملاقات سے پہلے بھی پاکستانی ذرائع ابلاغ نے ایسا سماع باندھا اور ایسی منظر کشی کی کہ ''امریکہ سے دوٹوک بات ہوگی، امریکہ کو ڈرون حملے روکنے ہوں گے، پاکستان کو مورد الزام ٹھہرانے کی پالیسی ترک کرنا ہوگی اور پاکستان میں سی آئی اے کے خفیہ آپریشنز بند کرنے ہوں گے اور امریکہ فیصلہ کرلے کہ وہ پاکستان کو دوست سمجھتا ہے یا دشمن''۔لیکن ہوا کیا؟ ۱۲/اپریل کو پاشا کی پنیٹا سے ملاقات ہوئی اور اُس نے اس ملاقات میں اپنا رونا رویا۔خبریں آئیں کہ پاکستان نے امریکہ سے کھل کر کہہ دیا ہے کہ ڈرون حملے ہرگز ہرگز قابل قبول نہیں۔اور اگلے ہی روز یعنی ۱۳/اپریل کو جنوبی وزیرستان میں انگور اڈہ کے قریب ڈرون میزائل حملہ کیا گیا۔

۱۳/اپریل ہی کو سی آئی اے نے دوٹوک انداز میں کہہ دیا کہ ''سی آئی اے پاکستان میں آپریشنز ختم کرنے کا کوئی منصوبہ نہیں رکھتی''۔لیون پنیٹا نے صاف الفاظ میں کہا کہ ''امریکیوں کو تحفظ فراہم کرنا اُس کا بنیادی فرض ہے اور وہ اس مقصد کے حصول کے لیے آپریشنز نہیں روکے گا''۔

کیا کچھ تبدیل ہونے والا ہے؟ کیا پاکستان نے امریکہ کے فرنٹ لائن اتحادی کے کردار سے انکار کر دیا ہے؟ کیا سوات، محسود، مہمند، اورکزئی اور خیبر میں ہونے والے پاکستانی فوج کے آپریشنز ختم ہو گئے؟ یا گذشتہ دس سالوں میں پہلی مرتبہ ڈرون حملے ہوئے کہ اُن پر اتنا شور ہے؟ یا نیٹو سپلائی لائن اب شروع ہوئی کہ اُس پر ''سپانسرڈ'' مظاہرے شروع کروا دیے گئے؟ یا یہ کہ یہ سب کچھ ریمنڈ کیس کے نتیجے میں ملنے والی رسوائی کی تلافی کے لیے اور فیس سیونگ کے لیے لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکی جا رہی ہے؟؟؟

ان سوالوں کے جواب ہمہ پہلو ہیں۔پاکستان کے اصل مقتدر طبقہ کی بے چینی کی اصل وجہ تو ریمنڈ کیس ہی ہے۔اس کیس کی وجہ سے فوج اور آئی ایس آئی کی ساکھ بری طرح متاثر ہوئی ہے۔لہٰذا امریکہ سے ''جرأت مندانہ'' طریقے سے بات کرکے اپنی کھوئی ہوئی سکھ کی بحالی کا کام کیا جا رہا ہے۔تاکہ عوام کے سامنے یہ تاثر بنایا جاسکے کہ ہم تو بہت خوددار اور غیرت مند ہیں کہ امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتے ہیں۔وگرنہ موجودہ صلیبی جنگ میں پاکستانی فوج کا جو کردار رہا وہ اُس سے دست بردار ہونے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔امریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنا اور اُس سے اپنے مطالبات منوانا تو بہت دور کی بات رہی، یہ فوج تو ہر لمحہ اور ہر لحظہ صلیبیوں کی خدمت گزاری کے لیے حاضر رہتی ہے۔موجودہ حالات تو بس قتیل شفائی کے اس شعر کے مصداق ہیں

؎ کون کافر تجھے الزام تغافل دے گا

۶ اپریل: صوبہ ہلمند ضلع سنگین کے ساروان قلعہ کے علاقے میں امریکی فضائیہ نے اپنے ہی فوجیوں پر بمباری کرکے 10 فوجیوں کو مار ڈالا، جبکہ متعدد فوجی زخمی ہو گئے۔

جو بھی کرتا ہے محبت کا گلہ کرتا ہے

بُرا ہوا ان صلیبیوں کا کہ انہوں نے کبھی اپنے غلاموں کی دلجوئی کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی اور نا ہی حالات کی نزاکت کے مطابق اُن کی Face Saving مہم میں اُن کا ساتھ دیا ہے۔ بلکہ جیسے ہی کسی غلام نے تمام تر حقِ غلامی ادا کرنے کے باوجود احکامات صلیب سے سرِ مو سرتابی کی جسارت کی ......آقاؤں نے فوراً اُن کی طنابیں کھینچیں اور اُنہیں اُن کی اوقات میں رہنے کا پیغام دیا۔

اس موقع پر ڈرون حملوں کی بہت بات ہوئی۔ سوچنے اور غور کرنے کی بات تو یہ ہے کہ کیا ڈرون حملوں کا آغاز اب ہوا ہے؟ ڈرون حملوں کی رٹ بھی عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے ہے وگرنہ ساڑھے چار سو سے زیادہ ڈرون حملے ان دس سالوں کے دوران ہو چکے ہیں لیکن اب میڈیا کو بھی ڈیوٹی دی گئی ہے کہ وہ بھی ڈرون حملوں کی خبروں کو 'سپرلیڈ' کے طور پر پیش کرے۔ پاکستانی حکام نے اس موقع پر بہت لے دے کی کہ یہ ڈرون حملے ہماری مرضی کے خلاف ہو رہے ہیں۔ میڈیا کے مطابق تو پاشا نے واشنگٹن تک جا کر پنیٹا کی منت سماجت کی......مگر یہ بات اب ڈھکی چھپی نہیں کہ ہر ڈرون حملہ پاکستانی فوج اور آئی ایس آئی کی مدد سے ہوتا ہے۔ اہداف یہ طے کرتے ہیں، جاسوسوں کو خفیہ چپیں یہ فراہم کرتے ہیں، اُنہیں ادائیگیاں یہ کرتے ہیں، ڈرون طیارے پاکستانی علاقوں سے پروازیں بھرتے ہیں اور پھر عوام کے سامنے معصوم بنتے ہوئے آہ و زاری کرتے ہیں کہ "ہر ڈرون حملے سے پہلے ہمیں مکمل معلومات فراہم کرو"۔

امریکی اخبار 'وال سٹریٹ جرنل' نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ "سی آئی کے کے ڈرون حملے باقاعدہ ایک انتظام کے تحت کیے جا رہے ہیں۔ پاکستانی انٹیلی جنس خفیہ طور پر سی آئی اے کو ہدف کی نشاندہی کرتی ہے۔ دوسری طرف جب پاکستان حکمران عوام کے اندر جاتے ہیں تو وہ ڈرون پر عوام کے سامنے امریکہ کے خلاف جذبات کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ یہ سیاست کی گھٹیا شکل ہے، پاکستانی حکام عوامی ہمدردی حاصل کرنے کے لیے منافقت کر رہے ہیں"۔

آزاد قبائل میں مجاہدین نے اب تک ۱۵۰ سے زائد مقامی جاسوس گرفتار کیے ہیں، جن کی مخبریوں پر مختلف ڈرون حملے کیے گئے۔ ان تمام جاسوسوں نے اپنے اعترافی بیانات (جن کی سی ڈیز وزیرستان میں ہر جگہ دستیاب ہیں) میں یہی انکشافات کیے کہ اُنہیں ہدف پر رکھی جانے والی چپیں پاکستانی فوج کے کیمپوں (میر علی، وانا، میران شاہ وغیرہ) سے فراہم کی جاتی ہیں جبکہ ڈرون حملے کے بعد ادائیگی بھی فوجی کیمپوں ہی سے کی جاتی ہے۔

۱۶/ مارچ ۲۰۱۱ء کو ریمنڈ کو رہا کیا گیا جبکہ اُس سے اگلے دن ۱۷/ مارچ کو دتہ خیل میں ڈرون میزائل حملہ کیا گیا، جس میں مقامی طالبان کے ذمہ دار محترم شیر آباد سمیت ۴۲ افراد شہید ہوئے، جن میں ملکان بھی تھے۔ اس ایک حملے نے پاکستانی فوج کے شمالی وزیرستان کے حوالے سے مستقبل کے تمام منصوبے کو غرق آب کر دیا۔ چونکہ اس حملے کا نشانہ بننے والوں میں قبائلی مشران بھی تھے اس حملے پر پاکستانی حکام بہت چیں بجبیں ہوئے۔ کیانی نے پہلی بار کسی ڈرون حملے کی مذمت کی۔ حالانکہ اس سے قبل ۴۵۰ سے زائد مرتبہ ڈرون طیاروں سے میزائل باری کی جا چکی ہے......اس ایک حملے پر واویلا کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ یہ وہ واحد ڈرون حملہ تھا جو پاکستانی فوج اور خفیہ اداروں کی معاونت کے بغیر ہوا۔ اس حملے کے ذریعے امریکہ نے پاکستانی فوج کو اس کی اوقات یاد دلائی۔ نیز اس حملے میں مقامی لوگوں کو نشانہ بنایا گیا اُن کے ہاں اپنے لیے نرم گوشہ پیدا کرنے کی مہم پر پاکستانی فوج ایک عرصے سے کام کر رہی تھی تاکہ شمالی وزیرستان میں آپریشن کی راہ ہموار ہو سکے۔ لیکن اس حملے نے فوج اور آئی ایس آئی کے تمام منصوبوں پر پانی پھیر دیا۔

ریمنڈ کے قضیے کے بعد اس حملے نے پاکستان کے امریکہ سے تعلقات کو مزید "کشیدہ" کر دیا۔ پاکستانی حکام کی جانب سے بڑھ بڑھ کر بیانات داغنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ پاشا کے دورۂ واشنگٹن کی روداد بیان کی جا چکی ہے۔ اس صورت حال میں گیلانی اپنی "موجودگی" کا احساس کیوں نہ دلاتا۔ سو اُس نے ۱۳/ اپریل کو بیان داغ دیا کہ "پاکستان دہشت گردی کے خلاف کامیاب نہ ہوا تو امریکہ ناکام ہو جائے گا، دہشت گردی عالمی چیلنج ہے جس میں پاکستان فرنٹ لائن پر ہے، پاکستان اور امریکہ مل کر جنگ لڑ رہے ہیں اور ہماری مشترکہ کوششیں جاری ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر پاکستان ناکام ہوا تو امریکہ بھی ناکام ہو جائے گا"۔

اس پر امریکی سی آئی اے نے لگی لپٹی رکھے بغیر کہہ دیا کہ "سی آئی اے نے پاکستان میں خود مختار نیٹ ورک بنا لیا ہے اب اسے آئی ایس آئی کی مدد چاہیے نا ہی پاکستان کو کوئی وضاحت پیش کرنے کی ضرورت ہے"۔ اگرچہ یہ سب باتیں کچھ کسی تیسرے درجے کی فلم کے ڈائیلاگ سے کم نہیں کیونکہ سقوط کابل سے لے کر عرب و عجم کے مجاہدین کی گرفتاری تک، افغانستان میں نیٹو افواج کی موجودگی سے لے کر اُن کے وہاں قیام کے کُلّی بندوبست تک، گوانتانامو اور باگرام کی "آبادکاری" سے لے کر پورے ملک میں مجاہدین کے خلاف آپریشنز تک، ڈرون میزائل حملوں کی بارش سے لے کر قبائلی علاقوں کے مسلمانوں کے قتل عام تک بنیادی کردار آئی ایس آئی ہی کا رہا ہے اور اس کے تعاون کے بغیر سی آئی اے کے ساتھ وہی کچھ ہو گا جو کوئٹہ کے ایک دکان دار نے امریکہ اور نیٹو اتحادیوں کے ساتھ کیا تھا۔ قارئین کو ملا منصور نامی شخص کا قصہ یاد ہی ہو گا کہ کس طرح اُس نے امریکہ و یورپ کے "اعلیٰ دماغوں" کا چکما دیا تھا۔

اس سارے منظر نامے میں ایک اور اہم بات یہ ہے کہ اوباما نے کہا ہے کہ رواں برس جولائی میں امریکہ افغانستان سے انخلا کا آغاز کرنے والا ہے۔ جب امریکہ یہاں آیا تھا تو دنیا کے سامنے دو قسم کے کردار نمایاں ہوئے تھے۔ ایک کردار تھا طالبانِ عالیشان کا...... جنہوں نے اپنی حکومت کی قربانی دی، پہاڑوں اور غاروں کو اپنی پناہ گاہ بنایا اور عالمی صلیبی اتحاد کے مقابل آ کھڑے ہوئے ......اللہ تعالیٰ کی نصرت، فضل، تائید اور مدد اُن کے شامل حال رہی اور طالبانِ عالیشان کے اس مبارک اور عظیم جہاد کا نتیجہ آج کھلی آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ جبکہ دوسرا کردار تھا نظامِ پاکستان کا...... جو بزدلی اور کم ہمتی کا استعارہ بن کر سامنے آیا، غداری اور خیانت کے خمیر میں گندھا ہوا مزاج بھلا کیونکر عالی ہمتی، بہادری اور

۷/ اپریل: قندھار شہر کے مشرق میں قشلہ جدید کے علاقے میں پولیس و فوجی بھرتی مرکز پر ۴ مجاہدین کے فدائی حملے میں ۲۸ فوجی ہلاک و زخمی ہوئے جب کہ ۷ فوجی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

اب بھی وقت ہے

عامرہ احسان

شجاعت جیسی صفات سے آشنا ہوسکتا ہے...... (صفحہ ۵۹ پر)

ریمنڈ ڈیوس وقوعہ کے بعد پاکستان امریکہ تعلقات ایک نئے دور میں داخل ہوئے ہیں۔عوام کی نظروں سے اوجھل،میڈیا کو فیڈ کی جاتی گمراہ کن خبروں کے پسِ پردہ دہشت گردی کی جنگ کے اصل حقائق اب چھپائے نہیں چھپ رہے۔پہلی مرتبہ عوام اور میڈیا کا غیض وغضب برسا ہے اور کھل کر برسا ہے جسے مہمیز امریکی تکبر پر مبنی اقدامات نے دی ہے۔از سرِ نو تعلقات کی بہتری کیلیے دوطرفہ کوششیں جاری و ساری ہیں۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ان اصطلاحات کی قلعی اب کھل ہی چکی ہے تو از سرِ نو اسی تنخواہ پر کام کرنے کیلیے حسبِ سابق راضی ہونے سے پہلے ہم نیک و بد پھر سے سمجھ لیں۔'دہشت گردی' اسلام ہے ،جہاد ہے۔'دہشت گرد'(امریکی اصطلاح کے مطابق مسلمان) مجاہد ہے۔'دہشت گرد' کا صرف حلیہ بیان کردیا جائے تو بات واضح ہوجاتی ہے۔یہ تھری پیس سوٹ ٹائی میں ملبوس نہیں ہوتا۔یہ امریکہ یورپ سے پڑھ کر نہیں آتا۔لارڈ میکالے کے نظام کا دیسی تیار شدہ غلام بھی نہیں ہوتا۔ناکوں پر روک کر تلاشی مسنون حلیے والے کی لی جاتی ہے۔داڑھی،شلوار قمیض،شرعی سراپا نشانے پر ہوتا ہے۔

ہمارے نصابوں میں قرآن بچوں کو صرف چکھانے کی حد تک رکھا گیا ہے۔حتیٰ کہ ایمان تقویٰ جہاد فی سبیل اللہ کا موٹو رکھنے والی افواجِ پاکستان کو بھی سورۃ الانفال(جو نزول کے بعد سے ہمیشہ جہاد کی صفوں میں پڑھی گئی)' سورۃ التوبہ' سورۃ محمد،احزاب سے نابلد رکھا گیا۔گورے نے فوج میں فلم(ہفتہ وار،بروز جمعہ)پابندی سے دکھانے کی روایت تو تمام فوجی اداروں،تربیتی اداروں،کیڈٹ کالجوں میں چھوڑی لیکن جہاد وقتال کی تربیتی سورتیں ہماری کردار سازی میں حصہ نہ ڈال سکیں' ورنہ روزِ اول سے اس قوم اور اس کے عساکر کو اس اصطلاح کا ماخذ سمجھ آجاتا اور اس کا حصہ بنتا آگ میں ڈالے جانے کے برابر جانا جاتا!' اور تم لوگ جہاں تک تمہارے بس میں ہو زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے ان کے مقابلہ کے لیے تیار رکھو تاکہ اس کے ذریعے سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو ان دوسرے اعدا کو دہشت زدہ کردو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے۔اللہ کی راہ میں تم جو کچھ خرچ کروگے اس کا پورا پورا بدل تمہیں پلٹایا جائیگا اور تمہارے ساتھ ظلم ہرگز نہ ہوگا'(الانفال ۶۰)اس آیت کی رو سے مسلمان کا فرض ہے دشمن کو کافر کو خوفزدہ رکھنا کیونکہ وہ اسلام اور مسلم کے درپے ہیں۔کفر پر لرزہ طاری کرنا ہماری سرشت میں ڈالا گیا ہے کیونکہ حق و باطل کا معرکہ حضرت آدم علیہ السلام اور ابلیس کی کہانی سے شروع ہوا اور آدم علیہ السلام تا اس دم یہی کہانی جاری ہے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے امروز

چراغِ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

مشرف ایک ان پڑھ،نابلد انسان تھا اس لیے اقبال کی مسلمانانِ پاکستان کو یہ یاد دہانی حرفِ غلط کی طرح مٹادی کہ......

بازو تیرا توحید کی قوت سے قوی ہے

اسلام تیرا دیس ہے تو مصطفوی ہے!

اس کی جگہ بے دین وطنیت کا راگ الاپ کر نظریاتی شناخت ختم کرکے'سب سے پہلے پاکستان' کا نعرہ ایجاد کیا۔اس آیت کی بنا پر ایٹمی پاکستان،میزائل پروگرام،ڈاکٹر عبدالقدیر خان جو بھارت جیسے واضح دشمن اور امریکہ اسرائیل جیسے پس پردہ دشمنوں کو دہلانے خوفزدہ کرنے کے مظاہر تھے،کو خراب،برباد کرنے میں کوئی کسر روا نہ رکھی۔اللہ نے اپنے وعدے،ہم سے پورے کیے تھے۔ہم نے ایٹم گھاس کھا کر بنانے کا عزم کیا تھا۔اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاں سے پورا پورا بدل ہمیں پلٹا دیا۔ہم پر غربت،فاقہ کشی اس وقت نہ آئی۔ہم خوش خوشحال رہے اور یکا یک ایٹمی دھماکہ کرکے کفر پر لرزہ طاری کردیا۔اللہ کی مدد ہر لحہ شاملِ حال رہی۔گھاس کھانے کی نوبت پرویز مشرف اور اس کی باقیات کی پالیسیوں کے نتیجے میں اب آرہی ہے جب ہم اپنے ہی بنائے اسلحے سے دشمن کو خوفزدہ کرنے کی بجائے اس کے ساتھ مل کر اپنے ہم وطنوں،ہم مذہبوں پر پل پڑے۔تیار بندھے رہنے والے گھوڑے زیادہ سے زیادہ طاقت۔جہاز،توپخانے،میزائل،سب اپنوں ہی پر برسا برسا کر'سب سے پہلے پاکستان' کہنے لگ گئے۔خدارا اب تو یہ جنگ روک کر ذرا سٹاک ٹیکنگ کرلیجیے۔آپ پیچھے ہٹتے ہیں یا مسلمان مارنے،قبائل میں تازہ آپریشن میں پس وپیش کرتے ہیں تو امریکی فوراً بلیک میلنگ پر اتر آتے ہیں۔اب یکا یک انہیں فوج کی طرف سے حقوقِ انسانی کی خلاف ورزیاں دس سال پاکستانیوں کے خون سے ہولی کھیل کر یاد آرہی ہیں۔قوم اپنے دکھ بھول جائے گی،چھ کمسن لڑکوں کو بے رحمانہ اجتماعی قتل کرنے کا گناہ،لال مسجد،جامعہ حفصہ کا گہرا گھاؤ،قبائل پر برسائے گئے بم ماورائے عدالت قتل ریمنڈ ڈیوس کو فرار کروانا۔یہ سب کچھ اور بہت کچھ ناگفتنی اٹھا کر ایک طرف رکھ دے گی اگر ہمیں ہمارا پاکستان لوٹا دیا جائے۔

اللہ،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی حکم عدولیوں کے طوفان بھی ہم نے برپا کر رکھے ہیں کفر کے ساتھ اشتراک کی اس جنگ میں ان باتوں کو جاننے کے لیے سمجھنے کے لیے بہت زیادہ علم وفضل اور دانشوری کی ضرورت نہیں ہے۔راقمہ جیسی سادہ گھریلو عورت یہ بات جانتی ہے کہ کفر کے شانہ بشانہ اس کے لیے لڑنے اور اس کے مفادات کا تحفظ کرنے والا منافق ہوتا ہے مسلمان نہیں جس کے لیے جہنّم کے سخت عذاب کی تنبیہ ہے اور یہ فوراً سمجھ آنے والی بات ہے کہ افغانستان پر ایک کافر ملک(روس)نے حملہ کیا تھا تو وہ جہاد تھا۔اب ۴۲ مما لک حملہ آور ہیں۔

۱۹۷۹ء کی نسبت ۲۰۰۱ء کے بعد سے جہاد ۴۱ گنا زیادہ فرض ہو چکا۔ایسے میں اس سے منہ موڑنا،افغانوں کو تنہا چھوڑنا،ان کے خلاف اپنی زمین پیش کرنا اپنے لوگوں کو جہاد میں ان کی مدد کرنے کے'جرم' میں دربدر تباہ کردینا کیا معنی رکھتا ہے؟اس کے لیے دانش وری نہیں سادہ سا ایمان چاہیے تو بات سمجھ آجائے گی۔اس وقت دنیا کے ہر مسلمان پر جہاد فرض ہو چکا۔بچ کر کہاں جائیں گے؟کشمیر،افغانستان،غزہ،عراق سے لے کر پورے عالمِ اسلام پر بالواسطہ یا بلا واسطہ قابض کفر ہو۔دنیا بھر کے عقوبت خانوں میں عافیہ جیسے مسلمان قید وبند میں ہوں اور ہم چوکوں چھکوں سے بہلائے جائیں؟دنیائے کفر مکمل مذہبی لبادہ اوڑھے بیٹھی ہے۔خواہ وہ بھارت

۷ اپریل:صوبہ علینگار کے ضلع لغمان میں امریکی ونیٹو فوج کی گشتی پارٹی پر مجاہدین کے حملے میں متعدد صلیبی ہلاک ہوئے۔

کا ہندو ہو یا دنیائے مغرب کے عیسائی یہودی۔ سب سے شاندار شناخت اللہ نے مسلمان کو دی ہے تو زمانے میں خدا کا آخری پیغام ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کے ورثا منہ چھپا کر بیٹھیں؟ ہاتھ سے گھڑے بتوں کو پوجنے والے ڈٹ کر اپنے مذہب کی بنیاد پر جئیں۔ اللہ کے ساتھ ہولناک شرک کے مرتکب......

''قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں، زمین شق ہوجائے اور پہاڑ گر جائیں اس بات پر کہ لوگوں نے رحمان کے لیے اولاد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ رحمان کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے''۔ (مریم: ۹۰ تا ۹۳)

یورپ، امریکہ، کینیڈا پوری مغربی دنیا اپنے مذہبی ورثے پر فخر کرتے ہوئے مسلم دنیا کو آگ میں جھونک دیں؟ فرانس میں مسلمان عورت کے منہ سے نقاب نوچ لیں۔ (فرانس میں ۱۱ اپریل سے قانونِ سدِ حجاب کا اطلاق ہو چکا ہے)۔ برطانیہ کینیڈا، جرمنی میں سربراہانِ مملکت مسلمانوں کو یہ باور کروائیں کہ یہ ممالک عیسائی یہودی روایات پر مبنی معاشرے کے حامل ہیں آپ کو اس سانچے میں ڈھلنا ہوگا یہاں تک کہ اب ہالینڈ میں مسلمانوں کو حلال گوشت سے محروم کرنے کی تیاری ہے۔ دوسری طرف ہم مسلمان ہی خوئے غلامی ترک کر کے اپنی شناخت بحال کرنے پر رضامند نہ ہوں؟ تمام مسلمان ممالک پر لٹیرے حکمران اور عسا کر مسلط کیے گئے ہیں جوالا ماشاءاللہ تمام شرعی عیوب سے آراستہ ہیں 'نماز کے قریب نہ پھٹکیں۔ کیونکہ' انتم سکری' کی چھوٹ (نماز کے قریب نہ جاؤ جب تم نشے کی حالت میں ہو) لے رہے ہوں! مشرف دس سال اس حالت میں ہماری مٹی پلید کر گیا۔ یہ پاک کب ہوگی؟ اب وقت آگیا ہے کہ درست فیصلوں کی بنیاد رکھیں۔

سخی سرور نوعیت کے دھماکے اور میڈیا مہم کے ذریعے طالبان کے لیے نفرت بھرنے سے پاکستان کو پہلے بھی چار چاند نہیں لگے اب بھی یہ لاحاصل پروپیگنڈہ ہے۔ امیر المومنین ملا محمد عمر بار بار واضح کر چکے ہیں کہ عوام دشمن حملے ہرگز طالبان کا کام نہیں ہے۔ عراق میں امریکہ یہ کارتوس چلا چکا ہے۔ ہر دو نمبر کام، ایک نمبر کی مکمل اور بہترین نقل ہوتا ہے۔ لہٰذا ریمنڈ ڈیوس کمپنی کے یہ کام عین وہی تمام اجزا رکھیں گے اور باور کروانے کے تمام اسباب فراہم کیے جائیں گے کہ یہ 'جنت کے متلاشیوں' کا کام ہے۔ ہرگز نہیں! غریب جاہل عوام کبھی ان کا ہدف نہ تھے' نہ ہوں گے۔ دنیا بھر میں نیٹ پر گھوڑے دوڑانے والے، جنت کے لیے خالص ہو کر نکلنے والوں کے تربیتی دروس یوٹیوب پر سن سکتے ہیں۔ خوف خدا میں ڈوبے ہوئے۔ اللہ کے حضور لرزاں و ترساں راتوں کے راہب، دن کے شہسوار۔

چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک!

ایں چیزے دیگر است!

غریب مردوں، عورتوں بچوں کو مار کر جنت نہیں ملتی۔ یہ کم علم سے کم علم بھی جانتا ہے۔ ان کا ہدف کفر اور اس کے مراکز ہیں۔ ہم ان مراکز سے کنارہ کش ہو جائیں۔ اللہ بھی اپنے وعدے ہم سے پورے کرے گا اور پاکستانی قومِ سبا کے انجام سے دوچار ہونے سے بچ جائے گی (قرآن سے قوم سبا کا حشر پڑھ لیجیے!)۔ [یہ تحریر ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکی ہے]

☆☆☆☆☆

بقیہ: گستاخ ٹیری جونز! ذرا اپنی تاریخ دیکھو!

ورنہ سیکڑوں ایسی اجتماعی قبریں ہیں جن کا اب تک پتہ نہیں چل سکا ہے۔ چند سال قبل ایک اجتماعی قبر دریافت کی گئی، اس اجتماعی قبر میں دفن افرد سرب افواج کے ہاتھوں سات ہزار مسلمانوں کے ہمراہ مارے گئے۔ قتل عام کی ہزاروں وارداتوں کے بعد مسلمانوں کی لاشیں پورے علاقے میں واقع لاتعداد اجتماعی قبروں میں دفن ہیں اور اب بھی ہر سال ایسی کوئی نہ کوئی قبر دریافت ہوتی رہتی ہے۔ ایسی قبروں میں دفن لاشوں کو بعض اوقات بلڈوزر کے ذریعے کچل بھی دیا گیا تاکہ ان کے اعضا ایک دوسرے میں گھل مل جائیں اور بعد میں تحقیقات نہ ہوسکیں۔ بوسنیا میں جنگ کے بعد ایسے تقریباً ۳۰ ہزار افراد لاپتہ ہیں۔

اسی طرح عراق کو لیجیے۔ عراق کی ابوغریب جیل میں انسانیت کی جس طرح تذلیل کی گئی، وہ آج کی مہذب دنیا نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے۔ قیدیوں کو برہنہ کر کے ان کے جسموں پر تشدد کیا جاتا رہا۔ انہیں برہنہ حالت میں ایک دوسرے پر تھپی لگا کر سلایا جاتا رہا۔ کئی تصاویر میں دکھایا گیا ہے کہ برہنہ عراقی مرد کا چہرہ بوری سے ڈھکا ہوا ہے اور خاتون فوجی اس پر تشدد کر رہی ہے۔ ان تصویروں میں ایک ایسی بھی ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ ایک امریکی خاتون فوجی برہنہ قیدیوں کے گلے میں رسی باندھے انہیں بے دردی سے کھینچ رہی ہے۔ ایک اور تصویر میں وہ برہنہ قیدیوں کے انبار کے پیچھے ایک فوجی کے ساتھ کھڑی وکٹری کا نشان بنا کر فتح کا اظہار کر رہی ہے۔ ایک اور تصویر میں وہ ایک عراقی قیدی کے قریب کھڑی ہے جو تشدد سے مر چکا ہے اور اس خونخوار خاتون فوجی کا چہرہ فخر و انبساط سے تمتما رہا ہے۔ اسی طرح عراق میں امریکی درندگی کا شکار ہونے والوں کی مجموعی تعداد ۱۰ لاکھ سے متجاوز ہو چکی ہے۔ اس جنگ کی وجہ سے ۲۰ لاکھ ۷۷ ہزار سے زائد افراد بے گھر ہو گئے۔ ۱۰ لاکھ سے زائد افراد کو شدید ترین مشکلات کا سامنا رہا اور ۳ لاکھ سے زائد افراد پینے کے صاف پانی تک کے لیے ترسنے لگے۔ اس جنگ کے سبب ۲۰ لاکھ افراد ہمسایہ ممالک اردن اور شام ہجرت کر گئے۔ کیا ٹیری جونز مسلمانوں کے ماضی یا آج کی اسلامی دنیا میں ہی سہی، اس طرح کی دہشت گردی دکھا سکتا ہے؟

گوانتاناموبے کے عقوبت خانوں کا نظارہ تو مہذب دنیا نے خود اپنی آنکھوں سے کیا ہے۔ اس کی ہلکی سی جھلک پاکستان میں طالبان کے سفیر ملا عبدالسلام ضعیف کی آپ بیتی میں بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ اسی طرح دنیا کی سب سے بڑی جمہوریہ کہلانے والے بھارت پر نظر ڈالیے۔ مقبوضہ کشمیر میں تازہ ترین اعدادوشمار کے مطابق شہید ہونے والوں کی تعداد ۹۲ ہزار ۲ سو ۶۰ ہو چکی ہے۔ یہاں وہ تعداد شامل نہیں جس میں شہریوں کو گھروں سے اٹھا کر غائب کر دیا گیا۔ فلسطین میں اسرائیلی جارحیت سے درجنوں فلسطینی شہید ہوتے ہیں لیکن امریکہ اور دوسری مغربی طاقتیں ہاتھ میں غلیل لیے بچے کو دہشت گرد اور ٹینکوں اور جہازوں کے ذریعے بم باری کرنے والے اسرئیل کو دفاع کا حق دار ٹھہرا کر اپنی حقیقت ظاہر کر دیتے ہیں۔ کیا ہی خوب ہوتا کہ جو متعصب ٹیری جونز ایک حقیقی مظلوم قوم کی مظلومیت اور ظالم کا ظلم دنیا کے سامنے آشکارا کرتا۔ وہ قرآن کو جلانے کے بجائے ان تمام ممالک کی مشہور پارٹیوں کے منشور اور ان ممالک کے آئین اٹھا کر جلا دیتا۔ لیکن تعصب ایک ایسی بیماری ہے کہ جس کو لگ جائے وہ پھر کسی کام کا نہیں رہتا۔ اس کی آنکھیں تب ہی کھلتی ہیں جب وہ اپنے انجام سے دوچار ہو جائے۔

۱۸ اپریل: مجاہدین نے صوبہ ہرات ضلع رباط سنگی میں امریکی فوجی مرکز پر نصب (جاسوسی) 'غبارہ' (Balloon) مار گرایا۔

افغانستان میں صلیب اور قرآن کی کشمکش کا منظر نامہ

سید عمیر سلیمان

☆☆☆☆☆

طالبان مجاہدین افغان فوج میں سرایت کر چکے ہیں :

۱۶ اپریل کو افغانستان کے صوبہ لغمان کے ضلع قرغئی میں ایک بہادر مجاہد عبدالغنی نے نیٹو فوجی مرکز پر فدائی حملہ کیا۔حملہ میں ۱۲ نیٹو اور ۱۴ افغان فوجی جہنم واصل ہوئے۔فدائی مجاہد عبدالغنی ایک ماہ قبل ہی افغان فوج میں بھرتی ہوئے تھے۔افغان حکام کے مطابق عبدالغنی کا فوج میں بھرتی ہونے کا مقصد ہی فدائی حملہ کرنا تھا۔اور وہ فوج میں شامل ہو کر فوجی مراکز تک رسائی حاصل کرنا چاہتے تھے۔

اسی طرح ۱۸ اپریل کو کابل میں ایک مجاہد اسد اللہ نے وزارت دفاع کی عمارت پر فدائی حملہ کیا۔اس وقت عمارت میں میٹنگ جاری تھی ،جس میں ۱۰ اعلیٰ امریکی افسران بھی شریک تھے اور فرانس کے وزیر دفاع کی آمد بھی متوقع تھی لیکن وہ اس دن نہیں آیا۔دھماکے کے نتیجے میں ۴ امریکی فوجی افسران سمیت ۱۸ ہلاک ہوئے جب کہ ۲۰ شدید زخمی ہوئے۔اسد اللہ بھی افغان فوج میں ۳ سال پہلے بھرتی ہوئے تھے۔

۴ اپریل کو صوبہ فاریاب میں زیر تربیت پولیس اہل کار نے فوجی اڈے میں فائرنگ کر کے ۲ نیٹو فوجی مار دیے اور موقع سے فرار ہو گیا۔

افغان فوجی یا پولیس اہل کاروں کی طرف سے اتحادی افواج پر فائرنگ کے واقعات تو معمول بن چکے ہیں۔مگر صرف ایک دن کے وقفے سے افغان فوج میں شامل طالبان مجاہدین کے فدائی حملوں کے پے در پے نے اتحادی افواج کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔اس معاملے پر بین الاقوامی میڈیا نے بھی بہت زور دیا اور تجاویز دیں کہ اتحادی افواج کو اس معاملے پر سنجیدگی سے غور کرنا پڑے گا۔ برطانوی جریدے ڈیلی میل اور جرمن جریدے بلڈ نے لکھا ہے کہ ''طالبان جنگ جو مکمل طور پر افغان فوج اور سیکورٹی فورسز میں داخل ہو چکے ہیں ،جن کا توڑ کرنا یا شناخت کرنا انتہائی مشکل کام ہے''۔ڈیلی میل کے مطابق ''طالبان کی یہ حکمت عملی انتہائی کارگر ہے۔طالبان کی جانب سے افغان پولیس اور فوج میں اپنے جنگ جوؤں کو داخل کرایا جاتا ہے اور ایک ماہ سے لے کر چھ ماہ کے اندر اس بھرتی ہونے والے خودکش بمبار کو اس کی ذمہ داری بتا کر کسی بھی اعلیٰ شخصیت یا امریکی و اتحادی افواج کے زیادہ سے زیادہ اہل کاروں اور افسروں کو ہدف بنایا جاتا ہے۔طالبان جنگ جو اپنا ہدف کا انتخاب کرتے ہیں اور کسی بھی وقت کامیابی سے منتخب ہدف کو نشانہ بناتے ہیں''۔امریکی جریدے 'کرسچن مانیٹر' کا کہنا ہے کہ ''قندھار میں ہلاک ہونے والا پولیس سربراہ محمد مجاہد اپنی ،افغان نیشنل آرمی، پولیس کے سربراہان اور اعلیٰ اہل کاروں سمیت اتحادی افواج سے تعلق رکھنے والے اہل کاروں کی سیکورٹی کے حوالے سے انتہائی فکر مند تھا۔ایک خفیہ مراسلے میں قندھار پولیس کے ضلعی سربراہ محمد مجاہد کا استدلال تھا کہ ''وہ پولیس اور افواج میں شمولیت اختیار کرنے والے اکثر عناصر پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔ان کے بارے میں یہ بھی شبہ ہے کہ افغان نیشنل پولیس اور آرمی کے نصف سے زاید سپاہی طالبان کی جانب سے بھرتی کرائے گئے ہیں اور وہ اتحادی افواج کے افغانستان سے مناسب تعداد میں انخلا کا انتظار کر رہے ہیں اور اگر ایسا ہوگا تو یقیناً ایک دن بھی نہیں لگے گا اور طالبان جنگ جوؤں کی جانب سے افغان نیشنل آرمی اور پولیس میں بھرتی کرانے جانے والے یہ سرکاری جنگ جو کسی بھی وقت اس حکومت کا تختہ الٹ دیں گے اور اہم افسران و اہل کاروں کو ٹھکانے لگا دیں گے''۔

طالبان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے بھی ان حملوں کی ذمہ داری قبول کر لی ہے اور ان کا کہنا ہے کہ ان افراد کو فوج میں بھرتی کروانے کا مقصد ہی زیادہ سے زیادہ صلیبیوں کو جہنم رسید کرنا تھا۔

صلیبی افواج کا افغان پولیس اور فوج پر پہلے ہی بھروسہ نہ تھا مگر اب ان تازہ حملوں کے بعد وہ زیادہ بددل ہو گئے ہیں۔بین الاقوامی میڈیا کے مطابق اتحادی فوجیوں کو اب گشت کے دوران اور ستاتے وقت بھی اپنی بندوقوں کے ٹریگر پر انگلی رکھنی ہوگی کیوں کہ کچھ معلوم نہیں کب کوئی افغان فوجی ہی ان پر فائر کھول دے۔انہی واقعات کی بنیاد پر صلیبیوں اور مرتدین کے درمیان نااتفاقیاں بڑھتی جا رہی ہیں اور یہی دوریاں ان کی شکست کو مزید قریب لا رہی ہیں۔

مجاہدین کی کامیاب کارروائیاں :

۷ ۲ مارچ کو طالبان نے کنڑ سے نورستان جاتے ہوئے ۵۰ پولیس اہل کاروں کو گرفتار کر لیا۔

۲۹ مارچ کو طالبان مجاہدین نے حملہ کر کے نورستان کے ضلع ویگل پر قبضہ کر لیا۔

۷ ا اپریل کو صوبہ قندھار کے ضلع میوند میں پولیس بھرتی مرکز پر ۴ فدائی مجاہدین نے حملہ کیا۔یہ مرکز جنوبی افغانستان میں اتحادی فوج کا سب سے اہم مرکز سمجھا جاتا تھا۔پہلے ایک مجاہد سید محمد نے بارود سے بھری گاڑی گیٹ سے ٹکرا دی جس کے نتیجے میں گیٹ تباہ ہو گیا۔اس کے بعد ۲ مجاہد حافظ عبداللہ اور ابوبکر اندر داخل ہو گئے اور راکٹ اور مشین گنوں سے دشمن پر حملہ کر دیا۔چار گھنٹے کی لڑائی کے بعد دونوں مجاہدین فدائی حملہ کر کے شہید ہو گئے۔اس کے ایک گھنٹے بعد جب دشمن لاشیں اٹھا رہا تھا تو چوتھے فدائی مجاہد زلمئی نے بارود سے بھری ایمبولینس لا کر فوجیوں کے درمیان کھڑی کر دی اور دھماکہ کر دیا۔اس پوری کارروائی میں ۳۸ صلیبی اور افغان فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے ،اس کے علاوہ ۷ فوجی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

۱۳ اپریل کو صوبہ قندھار کے ضلع پنجوائی میں پیدل امریکی فوجیوں پر ایک فدائی

۱۸ اپریل: کٹھ پتلی پولیس پر صوبہ خوست کے صوبائی دار الحکومت میں مشخیل کے علاقے میں دھماکہ ہوا۔۴ پولیس اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

مجاہد کے حملے میں ۱۸ امریکی فوجی ہلاک اور ۷ زخمی ہوگئے۔ حملے کے بعد بزدل امریکی فوجیوں نے اندھادھند فائرنگ شروع کردی جس سے ۴ افغان شہری شہید ہوگئے۔

۱۴ اپریل کو صوبہ پکتیا ضلع زازی میں پولیس ٹریننگ سنٹر پر آدھے گھنٹے کے وقفے سے ۲ فدائی حملوں میں ۲۳ پولیس اہل کار ہلاک اور ۱۸ زخمی ہوگئے۔

۱۴ اپریل کو پکتیا میں مجاہدین نے ہیوی مشین گن سے نیٹو ہیلی کاپٹر کو نشانہ بنایا۔

۱۵ اپریل کو صوبہ لغمان کے ضلع قرغئی میں نیٹو فوجی مرکز پر فدائی حملے میں ۳۵ افغان فوجی اور ۱۰ نیٹو فوجی ہلاک ہوگئے اور ۵۰ سے زاید زخمی بھی ہوئے۔

۱۶ اپریل کو مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے جلال آباد ائیربیس پر حملہ کیا، حملے میں ۹ صلیبی ہلاک جب کہ ۷ زخمی ہوئے۔ ۳ ہیلی کاپٹر اور ۸ فوجی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

افغان مسلمانوں کا غیرت ایمانی کا مظاہرہ:

امریکی ریاست فلوریڈا میں ملعون پادری ٹیری جونز کی طرف سے قرآن مجید کو نذرِ آتش کرنے کی ناپاک جسارت کے خلاف افغان مسلمانوں نے بھرپور احتجاج کرتے ہوئے اپنی غیرت ایمانی کا ثبوت دیا۔ یکم اپریل کو مزار شریف میں نماز جمعہ کے بعد سیکڑوں مظاہرین نے احتجاجی جلوس نکالا اور اقوام متحدہ کے دفتر کی طرف پیش قدمی کی، جب وہ اقوام متحدہ کے دفتر کے قریب پہنچے تو وہاں حفاظت پر مامور نیٹو فوجیوں نے فائرنگ شروع کردی، جس سے ۴ مظاہرین موقع پر شہید ہوگئے۔ اس موقع پر مظاہرین ہاتھ میں قرآن مجید کے نسخے اٹھائے ہوئے تھے، فائرنگ کے نتیجے میں بھگدڑ مچ گئی اور قرآن مجید کے چند نسخے زمین پر آ گرے۔ نیٹو فوجیوں نے ان نسخوں کی بے حرمتی کی۔ مظاہرین نے نیٹو فوجیوں سے اسلحہ چھین کر حملہ کردیا اور دفتر کو آگ لگادی جس سے ۱۰ نیٹو فوجی ہلاک ہوگئے۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ ۲ اپریل کو قندھار میں پیش آیا، جب قرآن مجید کی بے حرمتی کے خلاف مظاہرے کے دوران نیٹو افواج کی فائرنگ سے ۱۰ افغان شہری شہید ہوگئے۔

اپنے آپ کو تہذیب یافتہ کہنے والی صلیبی اقوام کے مہذب ہونے کا یہ عالم ہے کہ قرآن پاک کو جلانے اور سرعام مسلمانوں کے ایمانی جذبات سے کھیلنے والے ملعون پادری ٹیری جونز کو ایک ڈالر جرمانہ اور ۱ گھنٹہ قید کی سزا دی جاتی ہے اور اس ناپاک حرکت کے خلاف احتجاج کرنے والوں کو گولیوں کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

نیٹو افواج کے ہاتھوں مظاہرین کی شہادتوں کے باوجود افغان عوام گھبرائے نہیں اور احتجاجی مظاہروں کا سلسلہ جاری رکھا۔ ۷ اپریل کو وردگ میں ایک بڑا مظاہرہ کیا گیا۔ اسی طرح ۸ اپریل کو نماز جمعہ کے بعد ۲۵ ہزار افراد نے قرآن مجید کی بے حرمتی کے خلاف مظاہرہ کیا۔

امریکی درندگی مزید عیاں ہوگئی:

قندھار میں تعینات امریکی فوج کے یونٹ ففتھ سٹرائیکر بریگیڈ نے صلیبی افواج کی درندگی کے سابقہ تمام ریکارڈ توڑ دیے۔ امریکی میگزین رولنگ سٹون نے ایک رپورٹ شائع کی جس میں چند تصاویر بھی شامل تھیں۔ ان تصاویر کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ درندہ صفت امریکی فوجی صرف تفریح کے لیے افغان شہریوں اور بچوں کو شہید کرکے ان کی لاشوں سے کھیلتے رہے۔ رپورٹ کے مطابق قندھار میں تعینات فوجیوں نے ایک گروپ بنایا تھا جس کا نام انہوں نے ڈیتھ سکواڈ رکھا تھا۔ اس ٹولے کا کام ہی لوگوں کو بے دردی سے قتل کرنا تھا۔ یہ فوجی افغانیوں کو قتل کرنے کے بعد ان کی لاشوں کی بے حرمتی کرتے اور فوٹو سیشن کرتے۔

ان میں سے ایک فوجی نے اعتراف کیا کہ ''ہمارے یونٹ میں سے بیشتر اہل کار افغانوں کو ناپسند کرتے ہیں ور انہیں جنگلی اور غیر مہذب قرر دیتے تھے''۔ امریکی میگزین کی طرف سے جاری کردہ ویڈیوز میں دکھایا گیا ہے کہ امریکی فوجیوں نے کس طرح دو موٹر سائیکل سوار افغان مسلمانوں کو بغیر کسی وجہ کے سامنے سے گولیاں مار کر شہید کردیا۔ اس کے علاوہ ایک ویڈیو میں دو افغان شہریوں کو رات کے وقت فضائیہ نے بم باری کرکے شہید کردیا جبکہ پیدل فوجی اس کی ویڈیو بناتے رہے۔

اس طرح ایک مرتبہ امریکی فوجیوں نے گاؤں کے سامنے ٹافیاں پھینکیں اور ان کو اٹھانے کے لیے آنے والے بچوں کو گولیاں مار کر شہید کردیا۔ ایک نوجوان کو دیوار کے ساتھ کھڑا کرکے پہلے گرنیڈ پھینکا گیا پھر گولیاں ماردی گئیں۔ ان سب سے بڑھ کر ایک منظر میں امریکی فوجی' افغان نوجوان کی لاش کو برہنہ کرکے اس کی بے حرمتی کررہا ہے اور اس کے بعد ایک امریکی فوجی نے آرمی بلیڈ سے شہید کی ایک انگلی کاٹ کر دوسرے کو ٹرافی کے طور پر دی۔

یہ حال اس قوم کا ہے جو پوری دنیا میں انصاف اور تہذیب کا ڈھنڈورا پیٹتی رہتی ہے اور افغان عوام کو جاہل، گنوار اور جنگلی کہتی ہے۔ ''تہذیب اور انسانیت'' کا عظیم مظاہرہ کرنے والے ان فوجیوں کا بھی یہی کہنا ہے کہ ہم افغانوں کو ناپسند کرتے تھے کیوں کہ وہ جنگلی اور غیر مہذب ہیں۔

صلیبی جنگ میں امریکہ کے معاشی نقصانات:

افغان جنگ صلیبیوں کے لیے جانی نقصان کے ساتھ ساتھ معاشی لحاظ سے بھی بہت مہنگی ثابت ہورہی ہے۔ امریکی عوام کی طرف سے بھی اب افغان جنگ کی مخالفت بڑھتی جارہی ہے۔ ایک امریکی میگزین کے سروے کے مطابق واشنگٹن کے حلقوں میں اب وہ سوالات اٹھنے لگے ہیں جن پر پہلے سوچا بھی نہیں گیا تھا۔ عوام کی رائے ہے کہ امریکہ ۴۵۰ ارب ڈالر ایسے دشمن پر خرچ کررہا ہے جس کی کوئی فوج ہی نہیں۔ امریکہ کے سینٹر آف ڈیفنس کے اعداد و شمار کے مطابق ایک امریکی فوجی پر روزانہ ۲۰۰۷ ڈالر، نیٹو فوجی پر ۵۰۰ ڈالر اور افغان فوجی پر ۳۲ ڈالر خرچ آتے ہیں۔

دوسری طرف امریکہ کی ناؤ ڈوبتی دیکھ کر پاکستان کے مقتدر طبقہ کا سکون بھی غارت ہوگیا ہے۔ کرزئی یاترا کے لیے کیانی، پاشا، گیلانی اور 'ریمنڈ' ملک ۱۶ اپریل کو کابل گئے۔ اب وہ اُسی کرزئی سے مراسم وفا استوار کررہے ہیں' جس کو وہ بھارت دوستی اور پاکستان دشمنی کے سرٹیفکیٹ گزشتہ آٹھ برسوں سے دے رہے ہیں۔ اِنہی آٹھ برسوں میں پاکستان اور افغانستان کی افواج کے درمیان سرحدی جھڑپیں بھی معمول کا حصّہ رہیں، جن میں طرفین کے سیکورٹی اہل کار کام آتے رہے۔ اب 'تھوکے کو چاٹنے' کے مصداق اُسی کرزئی کو گلے لگایا جارہا ہے۔

۱۹ اپریل: ضلع دلارام میں ایک امریکی ٹینک بارودی سرنگ کا نشانہ بنا، ٹینک میں موجود تمام امریکی فوجی ہلاک و زخمی ہوگئے۔

افغانستان میں صلیبی ظلم کی داستاں!! کچھ ہوش کر مسلماں......

عبدالہادی

☆☆☆☆☆

یہ افغانستان کے ایک دوردراز علاقے کا ایک کھیت ہے۔ جہاں پندرہ سالہ گل محی الدین کچھ ہی دیر میں اپنے اوپر ٹوٹنے والی ناگہانی آفت سے بے خبر کام میں مصروف ہے۔اسی دوران میں امن کے نام نہاد ٹھیکے دار امریکہ کے تین فوجی سامنے سے نمودار ہوتے ہیں۔امریکی فوجیوں کو دور سے آتا دیکھ کر اور ہینڈز اپ کا اعلان سن کر وہ بے حس حرکت کھڑا ہو جاتا ہے۔امریکی اس کے قریب پہنچ کر اس پر دستی بم پھینکتے ہیں۔چند ہی لمحوں میں گل محی الدین کے سر سے خون کے پھوارے ابل پڑتے ہیں۔معصوم محمد دین خون میں نہا کر شہادت کے اعلیٰ منصب کو پا گیا۔صلیبی فوجیوں نے شہادت کے بعد نعش کی بے حرمتی کرتے ہوئے اس کے ہاتھوں کی انگلیاں قینچی سے کاٹ ڈالیں۔

دو نوجوان افغانی مسلمان موٹر سائیکل پر سوار دن بھر کی مزدوری کے بعد اپنے گاؤں کے قریب پہنچتے ہیں۔یکا یک جھاڑیوں کے پیچھے چھپے امریکی فوجی ان پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دیتے ہیں۔جس کے نتیجے میں دونوں نوجوان موقع پر ہی جام شہادت نوش کر جاتے ہیں۔آدھا درجن سے زاید صلیبی فوجی نعشوں کی حرمت پامال کرتے ہوئے ان کے ساتھ چھیڑ خوانی کرتے ہیں' اور ان 'مہذب' حرکات کی ویڈیو بناتے ہیں۔اور دونوں نوجوانوں کے سر اپنے ساتھ لے جاتے ہیں۔

صوبہ زابل میں سے تعلّق رکھنے والا ایک شخص اپنی اہلیہ کو معالج کے پاس لے کر جاتا ہے۔اس معالج کے پاس اس وقت امریکی اور مقامی فوجی بیٹھے تھے۔انہوں نے بزورِ طاقت اس خاتون کے شوہر کو وہاں سے باہر بھیج دیا اور اس کی اہلیہ کو اجتماعی ہوس کا نشانہ بنا دیا۔

صوبہ بغلان کے ضلع نہرین کی ایک ژولیدہ اور پریشان حال خاتون اس طرح گویا ہوئیں!!! کیا تم میں کوئی غیرت مند موجود ہے؟ خاتون کے اس سوال پر تمام مسافر دل ہی دل میں ماجرا سمجھ گئے، مگر خاتون نے وقفہ کیے بغیر اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ تمہیں شرم سے ڈوب مرنا چاہیے کہ تمہاری بہنوں اور ماؤں کی عزتیں یوں سر بازار لوٹی جا رہی ہیں اور تم کاندھوں پر سر رکھ کر چلتے جا رہے ہو۔پرسوں رات ہم تخار سے کابل جا رہے تھے کہ نہرین میں واقع امریکی فوجی اڈے سے امریکیوں نے ہماری گاڑی کو روک لیا اور ہمارے مردوں کو ہم سے علیحدہ کر دیا۔اُنہیں بھاری ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پہنائیں اور جیلوں میں ڈال دیا۔بعد ازاں ۳۰ سے زاید امریکیوں نے دو دن تک ہم پانچ خواتین کے ساتھ اجتماعی زیادتی کی۔پھر بے ہوشی کی حالت میں ہمیں ویران سڑک پر پھینک دیا جبکہ ہمارے مردوں کا اب تک کچھ پتہ نہیں۔

جرمن میگزین 'اسپیگل' نے پچھلے دنوں ایک تصویر شائع کی۔امریکی کارل پورل جرمی مورلاک قندھار کے ایک افغان شہری گل محی الدین کی لاش کے برابر کھڑا ہے۔مقتول کا سر بالوں سے پکڑ کر اوپر اٹھا رکھا ہے اور خوشی سے باچھیں کھِل رہی ہیں۔مورلاک کے ساتھی اینڈریو ہومز نے بھی اسی لاش کے ساتھ تصویر کھنچوائی۔یہ ۱۵ جنوری ۲۰۱۰ء کی واردات ہے۔'اسپیگل' کے پاس اس طرح کی چار ہزار تصویریں ہیں، ویڈیو فلمیں بھی ہیں۔سارا مواد اسٹرائیکر بریگیڈ کی برووکمپنی کے سپاہیوں کے ''کارناموں'' کا ریکارڈ کرتا ہے۔ان لوگوں نے Kill Team کے نام سے ایک گروپ بنا رکھا ہے۔نہتے افغان شہریوں کو قتل کرنا اور ان کی لاشوں کو مسخ کرنا اس ٹیم کا تفریحی مشغلہ ہے۔

یہ محض چند تصویریں ہیں جو صلیبیوں کا اصل چہرہ بے نقاب کر رہی ہیں۔سربیا سے عراق اور افغانستان تک صلیبیوں نے یہی داستان بار بار دہرائی ہے۔فلپائن کے مورو اہل ایمان سے لے کر تھائی لینڈ میں امت محمدیہ سے تعلّق رکھنے والے روہینگیا کے باشندوں تک،قبرص کے ترکوں سے لے کر سخت جان افغان مسلمانوں تک،نبیوں کی سرزمین فلسطین سے لے کر اری ٹیریا کے مظلوم مسلمانوں تک،قلبِ یورپ میں اسلام کی شمع فروزاں کرنے والے بوسنیائی مسلمانوں سے مشرقی ترکستان (سنکیانگ) تک،دنیا کے کونے کونے میں امت مسلمہ ہی جبر و ستم کا نشانہ بنائی جا رہی ہے۔لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے پاکیزہ کلمے کے وارث ہر جگہ اور ہر گھڑی کافر قوموں کے مشقِ ستم بنے ہیں۔عجب ہے کہ کفر کے ساتھ ساتھ اس کے پیروکار مرتدین اس میدان میں بھی ان سے پیچھے نہیں رہے بلکہ اپنے آقاؤں کی درندگی کو بھی مات دے دی ہے۔حال ہی میں انڈونیشن مجاہد عمر پاتیک کی اہلیہ کو پاکستانی رزیل فوجیوں نے برہنہ کر کے گرفتار کیا جب کہ وہ زخمی بھی تھیں (اللہ سبحانہ ہمیں اپنی عزیز بہن کی کفار کے ان حقیر کیڑوں پاکستانی فوجیوں سے رہائی دلانے اور بدلہ لینے کی توفیق عطا فرمائیں' آمین)۔

مسلمان تو حالتِ جنگ میں بھی شریعت کے اصولوں کی پاسدار رہتے ہیں لیکن ہوائے نفس کے پیروکار اور وحی کے انکاری کفار و مشرکین کسی ضابطے کے پابند نہیں۔ابوغریب جیل،باگرام اور گوانتانا موبے میں قید سیکڑوں مسلمان بہنیں فاطمہ،عافیہ اور نور کی صورتوں میں امت کے ہر پیر و جوان کو پکار رہی ہیں کہ کوئی تو ہو جو ظلم کی ان اندھیری راتوں میں ان کا محافظ اور نگہبان بنے۔ابو غریب جیل سے ہماری بہن نور کی یہ پکار شاید ہمارے لیے راستوں کے تعیّن میں مددگار ثابت ہو:

''ہمارے پاکیزہ دامن آلودہ اور سر ڈھانپنے والے آنچل دریدہ ہو چکے ہیں...... امریکی درندے،ہم پر ایسے ستم ڈھاتے ہیں جو جسم پر ہی نہیں،روح پر بھی آبلے ڈال دیتے ہیں۔ان کی ہوس اور شیطنت ہم کمزوروں پر اپنے پنجے گاڑھ دیتی ہے تو ہم میں احتجاج کی سکت بھی نہیں ہوتی۔ہم گوہر عصمت لٹا چکی ہیں اور اب آنکھیں بند کیے موت کی منتظر ہیں کہ جینے کو کچھ بچا ہی نہیں''۔

کیا اب بھی مسلمانوں کے کچھ ''دانشور'' ان درندوں سے مکالمے اور ڈائیلاگ ہی کو امت کے مسائل کا حل قرار دیں گے یا پھر انسانوں کے روپ میں چھپے ان حیوانوں سے اللہ کی زمین کو پاک کرنا ہی مسئلے کا اصل حل ہے۔ان تمام واقعات کو دل کی آنکھوں سے پڑھنے کے بعد یہ سوال ضرور ہمارا پیچھا کرتا رہے گا اگر آج ہم نے امت کے دکھ کو اپنا دکھ نہ سمجھا اور ہاتھ پر ہاتھ دھرے منتظر فردا رہے تو کیا آنے والے کل میں ہم ایسے واقعات سے محفوظ رہ سکیں گے؟؟؟

۱۰ اپریل: صوبہ میدان وردک میں مجاہدین کے حملوں میں 13 سیکورٹی اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔

ہجرت کے ایک ایمانی سفر کی روداد

محمد بن محمد

☆☆☆☆☆

ایمان......ہجرت ......اور جہاد لازم وملزوم ہیں۔قرآن مجید میں ان تینوں کا اکثر جگہ اکٹھا ہی ذکر ہوا ہے۔ایمان اگر اللہ تعالیٰ کی توحید وربوبیت کے اقرار کا دعویٰ ہے تو ہجرت و جہاد اس کی کسوٹی ہے۔اہل ایمان اپنے جوہرِ ایمان کی حفاظت کے لیے سرزمین کفر وشرک سے دارِ یُمن وسلامتی کی طرف ہجرت کرتے ہیں...... یہ راہِ ہجرت پھولوں کی سیج نہیں ہوتی کہ جس پر چل کر انسان ظاہری آسائش وراحت اور آسودگی حاصل کرتا ہے...... بلکہ ہر گام مشقت وصعوبت، تکلیف ومصیبت اپنا دامن پھیلائے کھڑی ہوتی ہے۔ایمان کی حفاظت کے لیے اپنا گھر بار، جائیداد، تجارت، عزیز واقارب اور مانوس ماحول کو چھوڑ کر اجنبی سرزمین کا رخ کرنا بلاشبہ بڑی عزیمت کی بات ہے۔یہ مبارک سفر اس وقت مزید باعثِ حیرت واستعجاب بن جاتا ہے جب اہل خانہ بھی ہمراہ ہوں۔......پھر ہجرت کے لیے ایسا مقام اختیار کرنا جہاں پہلے ہی آتش وآہن کی بارش اور مشکلات کا لامتناہی سلسلہ ہو......ایں چیزے دیگر است!......ہم اس بھری پُری دنیا کے رہنے والے شاید اس جذبہ وارفتگی کو نہ سمجھ پائیں لیکن اہل ہجرت زبانِ حال سے کہتے ہوئے جاتے ہیں:

تم شہر اماں کے رہنے والے دردہمارا کیا جانو؟
ساحل کی ہوا ،تم موجِ صبا !طوفان کا دھارا کیا جانو؟
آغازسفر ایمان و یقین ،انجامِ عمل اک شام حسیں
بن دیکھے حُسن کی منزل کو یہ رستہ پیارا کیا جانو؟
رستہ ہی یہاں خود منزل ہے،ٹھوکر ہی یہاں اک حاصل ہے
اے سُود وزیاں گننے والو!کس نے ہے پکارا کیا جانو!

اسی اک شامِ حسیں سے وصل کی تمنا لیے اہل ایمان ہجرتوں کی سرزمین خراسان کی طرف دیوانہ وار لپک رہے ہیں...... جہاں خیر وشر کا فیصلہ کن معرکہ جاری ہے۔اس معرکے میں حصّہ لینے کے لیے تمام عالم اسلام کے مختلف خطوں سے اہل دل اہل وفا ہجرت کر کے میدانِ معرکہ میں پہنچ رہے ہیں اور زمانے بھر کی سعادتیں اپنے دامن میں سمیٹ رہے ہیں۔ادھر ہم ہیں کہ پڑوس میں بیٹھے ہوئے بھی محروم ہیں۔حقیقت تو یہ ہے کہ ’’جو آگے بڑھ کے اٹھالے جام وینا اسی کا‘‘......ہم نے اگر کوتاہ دستی شعار کر لی ہے تو ساقی کا کیا قصور؟!

کون نہیں جانتا کہ منکرینِ الہٰ کی سرزمین ’’چین‘‘ کا ایک بڑا علاقہ مسلم آبادی پر مشتمل ہے۔اور جس پر کیمونسٹ حکمرانوں نے زبردستی قبضہ کر رکھا ہے۔ترکستان کے اس علاقے میں مسلمانوں کو یکسر تیسرے درجے کا شہری ہونے کا بھی حق حاصل نہیں۔ان پر دینی اعتبار سے پابندیاں ہیں تو معاشی ومعاشرتی اعتبار سے کئی طرح کی قدغنیں ہیں۔معمولی بات پر مسلم نوجوانوں کو پھانسی دے دینا، لاپتہ کر دینا چینی استعمار کا وطیرہ ہے۔افلاس، غربت اور ذلت ان کا مقدر کر دی گئی ہے۔

اس ماحول سے اپنے ایمان کو بچائے ہوئے محترمہ ام عبداللہ ترکستانیہ نے سرزمینِ جہاد ورباط وزیرستان کی طرف ہجرت کی۔گذشتہ دنوں ان کی ایمان افروز داستانِ ہجرت ترکستانی مجاہدین کے میگزین میں پڑھی تو دل چاہا ہے اسے آپ بھائیوں کے سامنے پیش کر دیا جائے۔شاید کہ خاکستر کی کوئی چنگاری شعلۂ جوالہ بن جائے اور ہجرت و جہاد سے کنارہ کش ہو کر بیٹھ رہنے والوں کے لیے ایمانی سبق کا باعث ہو!

ام عبداللہ اپنی ہجرت کا قصہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ میری ہجرت کا سبب میرا شہید بھائی تھا جو گذشتہ پانچ سال سے ہجرت کے بعد جہاد میں شریک تھا۔میرا یہ بھائی ہمیشہ مظلوم ومقہور مسلمانوں کے حالات پر، خصوصاً ترکستانی مسلمانوں کی حالتِ زار پر کڑھتا رہتا تھا۔کیمونسٹوں کے ذلت آمیز سلوک اور ان کی دین دشمن کارروائیوں پر شاکی رہتا۔وہ اس فکر میں رہتا کہ کسی طرح زادِ سفر مہیا ہو جائے تو وہ سرزمین جہاد کی طرف ہجرت کر جائے۔اس سلسلے میں اس نے ہم سے بھی مشورہ لیا اور اپنے اساتذہ سے بھی رہنمائی لی۔جب تمام لوگوں نے اس کے جذبات کی قدر کرتے ہوئے اس کی موافقت کی تو اس نے ہجرت کی تیاری شروع کر دی۔تب اس کے پاس پاسپورٹ کے حصول اور ویزے کے اخراجات کے لیے ایک پائی بھی نہ تھی مگر اللہ پاک نے کرم فرمایا اور عزیز واقارب کی کوشش سے اس کے پاس پانچ ہزار ڈالر اکٹھے ہو گئے۔بعض خواتین نے اپنی جمع پونجی سے اکٹھے سو سو ڈالر میرے بھائی کو بطور ہدیہ پیش کر دیے۔یوں اس کے لیے سفر کی تیاری آسان ہوتی گئی اور اس نے اپنے کاغذات مکمل کر لیے۔

اس کا ہدف یہ تھا کہ وہ سرزمینِ جہاد وشہادت کی طرف ہجرت کے بعد ترکستان اور یہاں کے باشندوں کو چینی کیمونسٹوں کے پنجۂ استبداد سے آزاد کرائے گا۔جب وہ بخیریت اپنے مرکز پہنچ گیا تو اس نے ہمیں بھی عزت و جہاد کی سرزمین کی طرف بلایا اور اللہ کے راستے میں نکلنے کی دعوت دی۔چنانچہ میں نے بھی ہجرت کا عزم کر لیا۔میں اپنے بھائی سے بھی ملنا چاہتی تھی، اس لیے کہ کئی سالوں سے وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل تھا اور آنکھیں اس کو دیکھنے کو ترستی تھیں۔ہم تو چاہ ہی رہے تھے کہ کسی طور اپنے بھائی کے پاس پہنچ جائیں۔

بہرحال ہم نے جب اپنے وطن سے ہجرت کا ارادہ کیا تو معلوم ہوا کہ ہمارے پاس اتنا زادِ راہ نہیں ہے جو ہمیں کفایت کر سکے اور ہم اپنے بھائی تک پہنچ سکیں۔بس اللہ تعالیٰ

۱۰ اپریل: صوبہ ہلمند میں مجاہدین کے حملوں میں 9 صلیبی اور افغان فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔

نے پھر مدد فرمائی اور ہمارے عزیز واقارب نے مطلوبہ رقم فراہم کی۔ سفری کاغذات تیار ہوئے، ہم دو خواتین اور تین بچے تھے اور ہمارے پاس صرف چھ ہزار ڈالر کی رقم تھی۔ ہم اپنی زبان کے علاوہ کوئی زبان نہیں جانتے تھے، صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے سفر کا آغاز کیا۔ پہلے ہم لوگ شنگھائی پہنچے، وہاں سے تھائی لینڈ اور پھر پاکستان۔ شنگھائی پہنچ کر ہم نے تھائی لینڈ کا ویزہ حاصل کیا، اگرچہ چین سے اس طرح نکلتے ہوئے ہمیں کافی مشکلات کا سامنا تھا لیکن ہم ہجرت کی راہ میں قدم اٹھا چکے تھے اور اب واپس جانا محال تھا۔

زادِ راہ تو ہمارا شنگھائی میں ہی ختم ہو چکا تھا، کافی دقت اور تنگی کا سامنا تھا لیکن ہمارے دل خوشی سے لبریز تھے اس لیے کہ ہم دارالہجرت کی طرف جا رہے تھے، ہم نے اس دنیا کو خیر باد کہہ دیا تھا۔ ہم جانتے تھے کہ مہاجرین کے احوال کیا ہیں؟ اور وہ کس طرح کے حالات میں رہ رہے ہیں اور یہ بھی جانتے تھے کہ اکثر اوقات ان کا کھانا سوائے چاول آلو کے کچھ بھی نہیں ہوتا مگر......سب جاننے کے باوجود اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا اور اپنی تمام امیدیں اُسی سے وابستہ کرلیں۔

جب ہم لوگ تھائی لینڈ پہنچے تو یہ فکر سوار ہوئی کہ اب کیا کریں؟ اس لیے کہ ہمارے اموال تو ختم ہو چکے تھے، ہم سوچ رہے تھے کہ اس مشکل گھڑی میں مسلمان بھائیوں سے صدقات وصول کرنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ اگلا سفر جاری رکھ سکیں اور پاکستان پہنچنے کی سبیل پیدا ہو۔ ہم اپنے پاسپورٹ اور دیگر ضروری کاغذات ایئرپورٹ حکام کو دے چکے تھے۔ اس دوران وہ ہمارے ٹکٹ بھی اپنے قبضے میں لے چکے تھے۔ ہمیں اندازہ نہیں تھا کہ یہ لوگ ہمارے ساتھ کیا کریں گے؟ تقریباً پانچ گھنٹے بعد ایئرپورٹ حکام ہمارے پاس آئے اور ہمیں طیارے میں سوار ہونے کا کہا، ہم نے گمان کیا کہ اب یہ لوگ ہمیں پاکستانی جہاز میں سوار کرا دیں گے لیکن اس دوران ہمیں معلوم ہوا کہ یہ لوگ تو ہمیں واپس شنگھائی بھیج رہے ہیں۔

یہ بات ہم سے برداشت نہ ہو سکی اور ہم نے رونا چلّانا شروع کر دیا۔ ہم نے کہا کہ ہم شنگھائی واپس نہیں جانا چاہتے بلکہ پاکستان جانا چاہتے ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر ایئرپورٹ کے سیکورٹی حکام نے ہمیں گھیر لیا اور زبردستی چینی طیارے پر سوار کرنا چاہا۔ یہ نہایت کٹھن موقع تھا، ہم نے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی، روئے چلّائے، ہمیں دیکھ کر بچوں نے بھی چلّانا شروع کر دیا۔ یہ حالت دیکھ کر ایئرپورٹ حکام نے ہمیں ہماری حالت پر چھوڑ دیا اور واپس چلے گئے۔ بعد میں چینی طیارہ بھی پرواز پکڑ گیا، اس طرح ہم واپس لے جائے جانے سے بچ گئے۔ میں جب بھی اس حادثے کو یاد کرتی ہوں تو دل عجیب طمانیت اور سرور سے بھر جاتا ہے۔ بہرحال انہوں نے ہمارا سارا سامان واپس کر دیا اور ہم ساری رات ایئرپورٹ کے ایک کونے میں بیٹھ کر روتے رہے اور اللہ تعالیٰ سے مدد و نصرت کی فریاد کرتے رہے۔ ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہیں تھا سوائے دو چھوٹی ڈبل روٹیوں کے، وہ ہم نے بچوں میں تقسیم کیں جبکہ خود کھانا پینا بھول گئے تھے۔ سارا وقت انہی سوچوں میں گم رہے کہ کسی طرح ارض جہاد و ہجرت میں پہنچ جائیں۔

صبح ہوئی تو ایئرپورٹ کا چیف افسر ہمارے پاس آیا، اس نے ہم سے ہمارے احوال پوچھے اور مزید رقم طلب کی۔ ہم نے اسے بتایا کہ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے تو اس نے ہمارے سوٹ کیس کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ جب وہاں کچھ نہ پایا تو اس نے ہمارے ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا کہ اپنے زیورات اتار دو، ہمیں اندازہ نہیں تھا کہ ہمیں اس طرح لوٹ لیا جائے گا مگر کیا کرتے کوئی اور چارہ بھی نہ تھا۔ چنانچہ وہ زیورات اتار کر اس کے سپرد کیے۔ اس کے بعد وہ کچھ کھانے پینے کی چیزیں لے آیا۔

اگلے دن ہم تین دن کی تاخیر سے شام کے وقت پاکستانی طیارے پر سوار ہوئے۔ حالانکہ مجاہد بھائیوں سے ہمارے پاکستان پہنچنے کا تین دن پہلے طے ہوا تھا، اس وجہ سے وہ الگ پریشان تھے۔ بہرحال جیسے تیسے پاکستان پہنچے اور وہاں سے سرزمین ہجرت و جہاد کی جانب روانہ ہوئے۔ اگرچہ راستے میں ہمارا سارا سامان ختم اور زیورات لٹ چکے تھے لیکن ارض جہاد میں پہنچنے کی جو خوشی اور فرحت ملی وہ بے کراں تھی۔ جب ہم ارض جہاد میں پہنچ گئے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کی وہ ہماری ہجرت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں۔ مجھے اپنا بھائی بے حد محبوب تھا اور وہ بھی ہمارے ساتھ بہت محبت کرتا، وہ منتظر تھا کہ ہم کب اس کے پاس پہنچیں گے۔

اس معرکے میں حصّہ لینے کے لیے تمام عالم اسلام کے مختلف خطوں سے اہل دل اہل وفا ہجرت کر کے میدانِ معرکہ میں پہنچ رہے ہیں اور زمانے بھر کی سعادتیں اپنے دامن میں سمیٹ رہے ہیں۔ ادھر ہم ہیں کہ پڑوس میں بیٹھے ہوئے بھی محروم ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ''جو آگے بڑھ کے اٹھا لے جام و مینا اسی کا''......ہم نے اگر کوتاہ دستی شعار کر لی ہے تو ساقی کا کیا قصور؟!

میں جب دارالہجرت پہنچی تو معلوم ہوا کہ میرے محبوب بھائی آج سے چار ماہ قبل جب میں اپنے وطن میں ہی تھی، شہید ہو گئے تھے۔ آپ تصور نہیں کر سکتے کہ اس وقت میرے دل کی کیا حالت ہوئی۔ میرا سینہ درد و غم سے بھر گیا اور بھائی کے فراق سے دنیا بوجھل محسوس ہونے لگی لیکن میں نے اللہ تعالیٰ سے صبر کی درخواست کی اور دعا کی کہ وہ ہمیں اپنی جنت میں ملا دے۔

دارالہجرت میں ہی ایک مجاہد سے میرا نکاح ہوا اور اب میں ان کے ساتھ بہترین زندگی گزار رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اسلام کے ساتھ عزت عطا فرمائی حالانکہ پہلے ہم ذلیل وخوار تھے۔ میں ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ ہماری اولاد کو بھی جہاد فی سبیل اللہ میں قبول فرمائے۔ اسی طرح میری یہ دعا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے شوہر کے ساتھ ہی شہادت کی نعمتِ عظمیٰ عطا فرمائے (آمین)۔ یہ ہے میری ہجرت کا قصہ!

۱۱ اپریل: کاپیسا میں مجاہدین اور فرانسیسی فوج کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں، ان جھڑپوں کے نتیجے میں ۷ فرانسیسی ہلاک ہو گئے۔

تذکرۂ محبوب

(ابن عفراء)

حافظ عبدالرحمٰن شہید رحمہ اللہ کی یادوں سے مہکتی تحریر

☆☆☆☆☆

عبدالرحمٰن کی طبیعت خراب تھی۔ اس کا معدہ کئی دن سے ٹھیک نہیں تھا۔ اس حال میں بھی وہ سب ساتھیوں کے ساتھ مل کر مورچوں کی تعمیر کے لیے پتھر اُٹھا اُٹھا کر لاتا۔ اُس کے چاند چہرے پر کھیلتی مسکراہٹ اور اُس کی خندہ جبینی دیکھ کر کوئی اُس کی اندرونی کیفیت کا اندازہ نہیں کر سکتا تھا۔

صحت کی خرابی تو ایک بات تھی۔ دل بھی عجیب وغریب خیالات کی گزرگاہ بنا ہوا تھا۔ لیکن یہ باتیں سوچ سوچ کر وہ ایک چاشنی سی محسوس کر رہا تھا۔ اس کی والدہ نے اسے گھر سے نکلتے ہوئے کہا تھا: ''بیٹا! شہادت جس کی تم طلب رکھتے ہو، بہت اونچی چیز ہے۔ سالہا سال لوگ تڑپتے ہیں۔ آسانی سے نہیں ملتی۔ تمہیں ابھی اس معیار تک پہنچنے کو بہت کچھ کرنا ہے۔ خدمت گزاری اور عاجزی سیکھو۔ قرآن پاک پکا کرو۔ جاؤ اللہ تمہارا مددگار ہو۔'' لیکن کیا سالہا سال انتظار کی شرط کوئی لازمی بات تھی؟ بعضوں کو تو اللہ نے چند دنوں میں بھی قبول کیا ہے! اس نے سوچا۔ پھر اپنے خیال کو جھٹک کر وہ اور پتھر لانے کے لیے چل پڑا۔

لیکن اس کا دل ہمیشہ یوں بے چین نہ ہوتا تھا۔ یہ بے چینی گھر جانے اور ماں سے ملنے کے لیے نہ تھی۔ وہ تھوڑی دیر سوچتا رہا 'پھر یہ کون سا گھر ہے جو مجھے اس قدر یاد آرہا ہے؟' گویا کوئی اسے اپنی طرف کھینچ رہا ہو...... بلا رہا ہو۔ وہ ساتھیوں کے لیے عجیب وغریب محبت اور رحمت محسوس کر رہا تھا۔ دل میں ایک نور تھا، گویا کسی نے اسے برف اور اولوں کے پانی سے دھوڈالا ہو۔

عبدالرحمٰن سب ساتھیوں کا چہیتا تھا۔ سب سے چھوٹا سترہ سال عمر تھی، حافظِ قرآن، نماز میں امامت کیا کرتا اور اپنی پیاری قراءت سے سبھی کے دلوں کو بے قرار کر دیتا۔ یہی قرآن اِن مجاہدوں کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ دن میں اپنے اور اپنے اللہ کے دشمن کے خلاف تیاری کرتے ......رات میں کچھ آرام کرتے، کچھ مولیٰ کے در پر ہاتھ پھیلا کر کھڑے رہتے۔

عبدالرحمٰن بھی یہی کچھ کیا کرتا تھا۔ پھر اُسے اپنے گھر پر گزرے دن یاد آنے لگے۔ وہ بھی دین کے لیے کچھ کر گزرنے کے جذبات سے معمور دن تھے۔ اللہ ہی کے لیے اس کی دشمنیاں تھیں، اور اللہ ہی کے لیے اس کی دوستی اور محبتیں۔ وہ گھر پر کم ہی ٹکتا تھا۔ اکثر اپنے دوستوں سے ملنے نکل جاتا۔ کئی کئی گھنٹے اُن کے ساتھ گزارتا۔ یہ دوست بھی عام دوست نہ تھے۔ نہ انہیں آوارہ گردی نے خراب کیا تھا، نہ ان کی جوانیاں فحاشی وعریانی کے کسی شائبہ سے آلودہ ہوئیں۔ بلکہ یہ وہ پاکیزہ سیرت لوگ تھے، جنہیں جب میدانِ جہاد سے آنے والی پکار نے متوجہ کیا، تو انہوں نے اپنا اسکول کالج چھوڑا، والدین کے قدموں میں بیٹھ کر اُنہیں منایا، بوریا بستر باندھا، اور ماں باپ کی دعائیں لے کر ان سرحدوں پر آبیٹھے، جہاں ایمان وکفر کا معرکہ برپا تھا۔ جہاں یہ کافروں پر میزائل داغتے، کبھی گولیاں برساتے......اور اس کے نتیجے میں خود بھی دین وملت کے دشمنوں کے نشانے پر رہتے۔

یہ اپنے پیچھے والے مسلمانوں کے ایمان، جان، مال اور عزت کے دفاع میں ہی یہاں آئے تھے۔ اُن کی محبت ہی میں انہوں نے یہ مورچے سنبھالے تھے۔ نہ کفر کو کبھی چین سے سونے دیتے تھے، نہ خود کافروں کے خطرے سے مامون رہتے۔ کبھی سرد راتوں کے پہرے ہوتے، تو کبھی دن بھر روزوں کی حالت میں ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی سعی۔ لیکن اپنے سابقہ عشرت کدے، گاڑیاں، پڑھائی، دوست یاریاں اور بہن بھائیوں کو چھوڑ کر اُنہیں اِن پہاڑوں، اِن ٹوٹے پھوٹے کچے کمروں اور مضبوط چٹانوں سے تعمیر کردہ مورچوں میں آکر ہی سکون ملا تھا۔ یہ وہ لذت تھی، جس سے کوئی ذی روح آشنا ہو بھی نہیں سکتا، بجز اُس کے جس نے اپنی زندگی اپنے مالک ومولیٰ کے ہاتھوں، اُس کی جنت کے بدلے بیچ دی ہو۔

''اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو اللہ کی رضا پانے کے لیے اپنی جان تک بیچ ڈالتا ہے، اور اللہ ایسے بندوں پر بہت مہربان ہے۔'' (سورۃ البقرۃ)

عبدالرحمٰن بھی انہی لوگوں کے ہمراہ یہاں آگیا، اِس دعا کے ساتھ کہ جن پاکیزہ نفوس کے ساتھ اللہ نے اسے دنیا میں اکٹھا کیا تھا، انہی کے ساتھ وہ اُسے اپنی جنت میں بھی اپنا مہمان بنائے۔

یہ ساتھی ایک دوسرے کے مقابل نیکیوں کی دوڑ میں رہتے۔ جلد شہادت پا کر اس دنیا سے چھٹکارا حاصل کرنا انہیں بہت محبوب تھا۔ وہ ہر وقت منتظر رہتے، کہ مولیٰ کے دربار سے ہم میں سے کس کا بلاوا آئے گا؟ شہداء کے قصے سن سن کر ان کی صفات اپنانے کی کوشش کرتے۔ 'فلاں ایسا خاموش طبیعت تھا، فلاں بہت خدمت کرتا تھا......چلو ہم بھی خاموش رہ کر دیکھتے ہیں، چلو آج کی روٹی ہم پکاتے ہیں!' لیکن عبدالرحمٰن کی طبیعت بچپن ہی سے چلبلی سی تھی۔ دوستی یاری کا شوقین، محفل آرائی کا دلدادہ تھا۔ اُسے کھلکھلاتا دیکھ کر کسی کو یہ گمان نہیں ہوتا تھا کہ اس کا 'بلاوا' ہم سب سے پہلے بھی آسکتا ہے۔ ('یہ بلاوے' کی اصطلاح بھی مجاہدین میں بڑے شوق اور محبت سے گردش کرتی رہتی ہے......لیکن کیا کریں کہ 'یہاں رب ارنی ہے، وہاں لن ترانی ہے'!!) ۔ اس لیے سب اس کی طرف سے مطمئن رہتے، کہ اس کی جدائی کی آزمائش ہمارے حصے میں نہ آئے گی۔ سب کا گمان تھا، کہ اس کی زندگی طویل ہوگی، اس کی حیرت انگیز صلاحیتیں مزید نکھریں گی، اس سے دین وامت کی کوئی بڑی خدمت لی جائے گی۔ ایسے ہی جذبات کے ساتھ اس کی والدہ نے بھی اسے رخصت کیا تھا۔ یہ لوگ شاید عبدالرحمٰن کی شخصیت کا دوسرا رخ نہیں جانتے تھے۔ نمازوں میں روتا عبدالرحمٰن، ریاضت وعبادت میں خوب محنت کرنے والا عبدالرحمٰن، دل کا بے حد صاف عبدالرحمٰن!............حالانکہ یہی وہ 'کوائف' تھے، جو پورے ہو جائیں، تو 'بلاوا' آہی جاتا ہے!!

اُس دن لیکن کوئی بات ضرور تھی۔ اُسے لگ رہا تھا کہ کسی نے رات آکر اس کا باطن

۱۱ اپریل: امریکی فوجیں صوبہ میدان وردک سید آباد سے ایک اہم فوجی مرکز چھوڑ کر راہِ فرار اختیار کر گئیں۔

شبنم سے دھوڈالا ہے، اور اسے خوشبو سے معطر کر دیا ہے۔ یہ اللہ کی محبت کی خوشبو تھی، جو کشاں کشاں اُسے بے چین کیے جاتی تھی؛ وہ جذبہ تھا، جو اُسے حاضر و موجود سے بیزار کیے جا رہا تھا۔ ایک بزرگ مجاہد و عالمِ دین نے کچھ دن پہلے ہی ان کے مرکز کا دورہ کیا تھا۔ انہیں نعمتِ جہاد و رباط کی عظمت اور اس پر شکر کرنے کی تلقین کی تھی۔ ساتھ ہی یہ خبر بھی دی تھی، کہ اس علاقے پر نیٹو کے کسی بڑے حملے کی افواہیں اُڑ رہی ہیں۔ انہیں صبر و ثبات کی نصیحت کی۔ ماضی قریب کے زمینی معرکوں میں مجاہدوں کی شجاعت اور دشمن کی شکستِ فاش کے واقعات سنا کر دل بڑھایا۔ پھر انہوں نے دعا کرتے ہوئے وجد کی سی کیفیت میں یہ بھی کہا تھا: ''اے اللہ! اس مجلس میں کوئی ایک تو ہوگا جو آپ کے دربار میں مقبول ہو، بس اس ایک ہی کی برکت سے ہماری لغزشیں معاف فرما دے، ہمارے قدم جما دے، اور ہمیں اپنے اور ہمارے دشمنوں کے مقابلے میں فتحیاب فرما'' یہ الفاظ عبدالرحمٰن کے کانوں میں اب بھی گونج رہے تھے۔ اپنی کم مائیگی اور بچپنے کے احساس کے باوجود یہ خواہش دل میں انگڑائیاں لے رہی تھی، کہ کاش اپنے ساتھیوں کا وہ 'ایک' میں ہی ہوں!

مورچوں کی تعمیر اسی متوقع حملے کی تیاریوں کا ایک جزو تھا۔ اور خاصی مشقت کا کام تھا۔ طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے عبدالرحمٰن کی ہمت جواب دے رہی تھی۔ لیکن وہ تو عزم و ہمت کا پیکر تھا، اس نے اپنے ساتھیوں اور بڑے بھائیوں کی مدد سے پیچھے ہٹنا گوارا نہیں کیا۔ اللہ اُس کے اِن پاکیزہ جذبات سے سب سے بڑھ کر واقف تھا۔ اور اس پر سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ ساتھیوں نے اس سے قہوے کی فرمائش کی، اور وہ بسر و چشم یہ خدمت انجام دینے کے لیے چل پڑا۔

چائے پکانے کے لیے عبدالرحمٰن آگ پر جھکا ہوا تھا۔ آگ سے اٹھتا دھواں اس کی عینک کو دھندلا رہا تھا، اور اس کے بکھرے بالوں کے بیچ میں سے اپنا رستہ تلاش کر رہا تھا۔ اس دھوئیں کی قدر و قیمت بھی عبدالرحمٰن نے بخوبی جان لی تھی۔ یہ وہی دھواں تھا، جو اب سے چودہ سو سال پہلے، کفر کو زک پہنچانے کے لیے کیے گئے ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو بھی اذیت دے رہا تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی رضی اللہ عنہ کو غازیوں کے لیے روٹی پکاتے اور آگ اور دھوئیں کی اذیت سہتے ہوئے دیکھا، تو یہ بشارت سنائی تھی کہ آج کے بعد اسے آگ کی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ بس عبدالرحمٰن دل ہی دل میں اپنے رب سے اس بشارت کا مستحق ہو جانے کی استدعا کر رہا تھا۔

مرکز کے امیر صاحب بھی عبدالرحمٰن سے خصوصی محبت کرتے تھے۔ انہوں نے اپنے ہاتھ سے اسے عسکری تربیت دی تھی۔ استاد اور شاگرد کا تعلق ویسے بھی کوئی عام تعلق نہیں ہوتا، اور میدانِ جنگ میں تو یہ تعلق بسا اوقات خون کے رشتوں سے بھی بڑھ جاتا ہے۔ وہ اُس کے امیر اور استاد ہونے کے باوجود اُس کے لیے ایک بڑے بھائی اور شفیق دوست کی طرح تھے۔ اسے ہر وقت اپنے ساتھ رکھتے۔ مرکز کے لیے سودا سلف درکار ہوتا، تو بازار تک کے سفر میں بھی موٹر سائیکل پر اسی کو اپنا ردیف بناتے۔ اس دن بھی اُنہیں کسی دوسری جگہ جانا تھا۔ عبدالرحمٰن کی طبیعت خراب تھی، اس لیے اسے مرکز ہی میں چھوڑ دیا۔

شام ہوئی، اور ساتھی اپنے کمرے میں لوٹ آئے۔ یہ کمرہ ایک چھوٹی سی پہاڑی پر واقع تھا۔ بڑے بڑے پتھر جمع کر کے تعمیر کیے گئے اس کمرے میں دروازے کی بجائے داخلے کی جگہ پر ایک پردہ لٹک رہا تھا۔ کمرے کے آدھے حصّے میں چٹائی بچھی تھی، اور باقی آدھا حصّہ مٹی کا کچا فرش تھا، جس پر مرکز کا کچھ ساز و سامان رکھا ہوتا۔ ساتھیوں نے ارادہ کیا کہ عشاء کی نماز کمرے ہی میں پڑھیں گے، اور اس کے بعد ہر دو ساتھی رات گزارنے کے لیے ارد گرد کے درختوں میں نصب اپنے اپنے خیمے میں چلے جائیں گے۔ یہ ذمہ داران کی طرف سے حکم تھا۔ امریکی جاسوسی طیارے سر پر منڈلاتے رہتے تھے جیسے کوئی بزدل شکاری کسی ہیبت ناک شیر کا شکار کرنے کے لیے کوئی حیلہ تلاش کر رہا ہو۔

اس رات آسمان اِن طیاروں کی مخصوص آواز سے گونج رہا تھا۔ اگرچہ عام حالات میں یہ آواز اتنی نہ ہوتی تھی، کہ اسے گونج سے تعبیر کیا جائے۔ لیکن نہ جانے اُس دن کیا بات تھی، یا تو سنسان پہاڑوں میں آواز زیادہ محسوس ہوتی تھی، یا واقعی یہ طیارے معمول کی پرواز سے ہٹ کر کسی خصوصی کارروائی پر مامور تھے۔ بہر حال، ساتھی دن بھر کی محنت کے بعد کچھ دیر اکٹھے بیٹھ کر جی بہلانے لگے۔ پھر نماز کا وقت ہوا، اور عبدالرحمٰن کو امامت کے لیے آگے کیا گیا۔

عبدالرحمٰن نے نماز شروع کی۔ اس کا دل کیا تھا، ایک غبارہ تھا، جو ایک انجانی خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔ 'شاید یہ نماز میری زندگی کی آخری نماز ہو؟' وہ سوچ رہا تھا...... پھر اس معصوم کو خیال آیا، 'نماز میں ادھر ادھر کی باتیں سوچنا بری بات!' اس نے اپنے خیالات کو جھڑک دیا اور قراءت شروع کی۔ دوسری رکعت میں اس نے جن آیات کی تلاوت کی، وہ سورۂ آلِ عمران کی مندرجہ ذیل آیات ہیں، اور گویا عبدالرحمٰن کی یہ قراءت اس کے ایمان و یقین کی سچّی ترجمان تھی:

''جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے، انہیں مردہ خیال نہ کرنا۔ وہ تو زندہ ہیں، اپنے رب کے یہاں روزی پا رہے ہیں۔ جو کچھ اللہ نے ان کو اپنے فضل میں سے دے رکھا ہے، اس پر خوش ہیں، اور مطمئن ہیں کہ جو (اہلِ ایمان ان کے پیچھے دنیا میں رہ گئے ہیں اور) ابھی ان سے نہیں ملے ہیں، ان پر بھی نہ کوئی خوف ہوگا، نہ وہ غمگین ہوں گے۔ وہ اللہ کی نعمت اور اس کے فضل پر شاداں و فرحاں ہیں، اور جان چکے ہیں کہ اللہ ایمان والوں کے اجر ضائع نہیں کیا کرتا۔''

ہاں! یہ انہی ایمان والوں کا تذکرہ تھا، جن کے بارے میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: ''اسلام کی ابتداء اس حال میں ہوئی کہ وہ (لوگوں کے درمیان) اجنبی تھا، اور عنقریب وہ پھر اجنبیت کی اس حالت میں لوٹ جائے گا، جس میں اس کی ابتداء ہوئی، پس خوشخبری ہو اجنبیوں کے لیے!'' ....''غرباء'' کا یہ مبارک قافلہ، عمار و بلال اور خبیب و صہیب رضی اللّٰہ عنہم سے ہوتا ہوا، اس دور کے کچھ روشن چہروں والے، پاکیزہ فطرت نوجوانوں تک پہنچ چکا تھا۔ وہ، جو اسلام کی اجنبیت لوٹ آنے کے اس دور میں دینِ الٰہی کے چراغ کو اپنے خون سے سلگاتے رہے۔ یہ یقیناً اپنے قافلہ سالار، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت کے مصداق ہیں، جو انہوں نے اپنے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مخاطب

۱۱ اپریل: صوبہ کاپیسا میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں ۱۱ فرانسیسی فوجی ہلاک ہوگئے۔

ہوکر بعد میں آنے والے اہلِ ایمان کے لیے دی تھی: ''میرے بھائی تو وہ ہیں جو مجھے دیکھ نہیں سکیں گے، پھر بھی مجھ پر ایمان لائیں گے۔'' یہ اس صدیقِ اکبرؓ کے جانشین تھے، جو فرطِ محبت میں اپنے نبی کو کندھوں پر اٹھائے پتھریلی چٹانیں چڑھ گئے تھے؛ اور اُس امینِ امتؓ کے وارث تھے، جو اپنے محبُوب کے رخِ انور میں پیوست خود کی کڑیاں نکالنے کے لیے اپنے دندان سے ہاتھ دھو بیٹھے تھے......لیکن یہ قربانیاں اُن کی مسکراہٹیں اُن سے چھین نہ سکیں۔

بس اب عبدالرحمٰن اس ابدی قافلے میں شمولیت چاہتا تھا، جنہیں رحمٰن کے عرش تلے جگہ پانا تھی، جنہوں نے روزِ محشر اپنے رب کے حضور اس حال میں حاضر ہونا تھا، کہ جوڑ جوڑ مشک صفت لہو سے رس رہا ہو۔ اُس کا عنصری جسم تو برمل کی ایک پہاڑی پر بحالتِ قیام تھا، لیکن اس کی لطیف روح سلطنتِ الٰہی کی وسعتوں میں محوِ پرواز تھی۔ محبُوب کی ملاقات سے اس کا دل بے چین تھا، اور نورِ ارض وسماء کے دیدار سے اس کی پیاس بجھنے ہی والی تھی......

ایسے میں ایک چنگھاڑ کی آواز آئی، جس کے بعد ایک زبردست دھماکہ ہوا۔ یہ جاسوسی طیاروں کا داغا ہوا ایک میزائل تھا، جوان ساتھیوں کے کمرے سے نیم کوس کے فاصلے پر نصب ایک خیمے سے ٹکرایا تھا۔ عبدالسلام بھائی نے چلّا کر سب ساتھیوں کو کمرہ چھوڑنے کا کہا۔ ساتھی فوراً کھلی فضا میں نکل کر ہر سمت میں پھیل گئے۔ عبدالرحمٰن عبدالسلام بھائی کے ساتھ ساتھ رہا۔ ایک اور چنگھاڑ اور دھماکہ......اور پھر ایک اور۔ بمباری جاری رہی۔ میزائلوں کے گرنے کا جو جو مقام پہلے سے نوشتۂ تقدیر میں محفوظ تھا، وہ یکے بعد دیگرے نشانہ بنتا گیا۔ اِس پہاڑی گھاٹی سے جن پاکیزہ و معطر ارواح کو پرواز کرنا تھا، وہ شاداں وفرحاں قیدِ دنیا سے رہا ہوتی گئیں......

اگلی صبح بہت اداس طلوع ہوئی۔ مٹی میں بسی بارود کی مہک اور جا بجا اجڑے درخت ماضی کی کچھ رونقوں کا پتہ دے رہے تھے۔ شاید اس گھاٹی کی تمام تر رونق انہی غازیوں کے نام تھی، جو اُن کے جانے کے ساتھ ہی اُٹھالی گئی۔ یہاں تک کہ چیڑ کے درختوں تلے بہنے والا میٹھے پانی کا چشمہ بھی خشک ہو گیا تھا۔ دراصل یہ رونق اُن قدسی صفت نفوس کی من جانب اللہ مہمانی کا سامان تھا، جو دورانِ سفر کچھ دیر ستانے کے لیے اس جگہ ٹھہرے تھے، پھر رختِ سفر باندھ کر منزل کی جانب چل دیے۔ اُن کی منزل جنتِ عدن تھی، جہاں کے باغوں میں وہ کھیلے کودیں گے، نہروں میں غوطے لگائیں گے۔ حسین وجمیل حوروں سے جی بہلائیں گے، زمرد و یاقوت سے جڑے تختوں پر تکیے لگائے اپنے جہاد کے قصے ایک دوسرے کو سنائیں گے۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے، جسے آنکھوں میں بسا کر وہ اس رستے کے راہی ہوئے تھے، اور اب اس بادشاہِ ذوالجلال نے اُن کے لیے اپنا عہد پورا کر دیا تھا۔ ہمارا ان کے بارے میں یہی گمان ہے، اللہ انہیں شہدا میں قبول فرمائے۔

اس رات عبدالرحمٰن اپنے دس دیگر ساتھیوں سمیت فی اللہ قتل کیا گیا۔ اپنے گرم لہو کی دھار سے اُس نے اپنی زخمی امت کو دلاسا دیا تھا، کہ وہ ان صد ہزار انجم میں سے ایک حسین تارا تھا، جو ڈوبا تو سحر کی امیدیں بندھیں۔ یہی وہ وقتِ موعود تھا، جس کا اشتیاق ساری زندگی اس کی عقل وخرد پر حاوی رہا، اور جس نے بالآخر اُسے خلد و ابدیت کی خلعت عطا کی۔ وہ زندگی میں ایک حسین ستارا تھا......اپنے والدین اور ساتھیوں کی آنکھوں کا تارا تھا......اور بعد از شہادت اُن دلوں میں سمائی ہوئی کہکشاں ہے۔ بہت سے چاہنے والوں نے مقتل سے اس پھول کی بکھری ہوئی پتیاں سمیٹیں، اور اُنہیں غمِ فراق سے ڈبڈباتے دلوں اور محبت میں بہتی آنکھوں کے ساتھ سپردِ خاک کر دیا......اس یقین کے ساتھ کہ روزِ قیامت وہ اسی قبر سے اُٹھایا جائے گا، اور لہولہان اپنے رب کے روبرو حاضر ہو گا۔ اللہ اس کے جہاد ورباط کو مقبول ومنظور فرمائے، اُس کے درجات بلند فرمائے، اور اسے فردوسِ اعلیٰ میں اپنے صالح بندوں کے ساتھ جمع فرمائے۔

میں نے اسے بعد از شہادت خواب میں ایک حسین وجمیل شہزادہ کی صورت میں دیکھا، جس کے حسن نے مجھے مرعوب کر دیا تھا، یہاں تک کہ میں اجلال واکرام کی وجہ سے اس کا بوسہ لینے کی ہمت بھی نہ کر سکا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ 'بتاؤ عبدالرحمٰن! کیا ہوا تھا؟' اس نے قدرے بے نیازی سے جواب دیا: 'کچھ بھی نہیں، بس گندگی اور غلاظت کے ڈھیر سے ہماری روحیں قبض کی گئیں، اور پھر ہم 'داخل' ہو گئے۔' گویا شہادت کا انعام واکرام دیکھنے کے بعد اسے دنیا کی حقیقت بس غلاظت کے ایک ڈھیر کی سی محسوس ہو رہی تھی، جہاں سے اُسے رہائی ملی، تو وہ جنت میں 'داخل' ہو گیا۔ وَ فِی ذٰلِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ۔

....

یہ چند اشعار شیخ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ کے لیے درد ومحبت میں ڈوب کر کہے تھے، اور میں انہیں اپنے دل کے ٹکڑے عبدالرحمٰن کے نام دہراتا ہوں، اس تمنا کے ساتھ، کہ میرا رب انہیں اس تک پہنچا دے:

الی رِحابک دبَّجنا رسائلنا

تکاد تحرق من أشواقنا لهبا

ان تسمع الصوت أهديناک أحرُفنا

و قبلها قد بعثنا الدمع منسکِبا

شوقاً الیک فهل ترضی محبتنا

طُهراً، و الا قد بعثنا القلب منتحِباً

فغیرُنا بِمداد الحِبر قد کتبوا

و من دمانا کتبنا الشعر و الخطبَ

میرے عبدالرحمٰن! میں اپنے پیغامات تمہارے لیے سجا کر بھیج رہا ہوں

اور قریب تھا کہ اشتیاقِ دل سے یہ بھڑک ہی اٹھتے

عبدالرحمٰن! اگر تم سن سکو تو سنو، میں نے اپنے الفاظ تمہاری نذر کیے ہیں

اور ان الفاظ سے بھی پہلے میرے بہتے آنسو تمہاری طرف قاصد ہوئے

یہ سب تمہارے لیے میرا اشتیاق ہے، تو کیا تم میری پاکیزہ محبت سے خوش ہو جاؤ گے؟......

اگر نہیں، تو میں اپنا سسکتا ہوا دل ہی تمہارے حوالے کیے دیتا ہوں

اوروں نے جو لکھنا تھا، قلم کی سیاہی سے لکھا

ہم نے مگر تیرا تذکرۂ لہو کی دھار سے رقم کیا ہے

۱۱ اپریل: صوبہ خوست کے ضلع باک میں امریکی فوجی کانوائے پر مجاہدین کے حملے میں ۶ امریکی فوجی مقامی ترجمان سمیت ہلاک ہو گئے۔

۔۔۔اور قندھار جیل ٹوٹ گئی!!!

محمد کاشف الخیری

ماہِ مئی کا شمارہ طباعت کے لیے پریس میں جانے کے لیے بالکل تیار ہی تھا کہ طالبان مجاہدین کی قندھار جیل پر تاریخی کارروائی کی نوید آن پہنچی اس لیے معمولی دیر ہونے کے خطرے کے باوجود یہ تذکرہ شائع کرنا ناگزیر تھا۔

اتوار اور پیر یعنی ۲۴ اور ۲۵ اپریل کی درمیانی شب امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے اللہ تعالی کی نصرت سے قندھار سنٹرل جیل کو توڑ کر پانچ سو اکتالیس مجاہدین کو جن میں چار صوبائی سطح کے رہنما اور ایک سو چھ ذمہ داران بھی شامل ہیں، رہا کروالیا۔سنٹرل جیل قندھار سے جو سرپوسہ جیل کے نام سے معروف ہے، مجاہدین کو رہا کروانے کی کارروائی کی تفصیلات کے بارے میں امارت اسلامیہ کے ترجمان قاری محمد یوسف احمدی نے کو بتایا کہ ’’قندھار سینٹرل جیل افغانستان کی معروف اور بڑی جیل ہے، جس کے مختلف بلاک ہیں، جن میں سب سے اہم جرائم پیشہ افراد کا بلاک اور سیاسی بلاک ہیں تمام مجاہدین کو سیاسی بلاک میں قید رکھا جاتا ہے، اس وقت جیل کے اسی سیاسی بلاک میں پانچ سو اکتالیس مجاہدین قید تھے۔

مجاہدین نے سابقہ کامیاب عملیہ کی حکمتِ عملی سے استفادہ کرتے ہوئے ایک بار پھر جیل سے مجاہدین کو رہا کروانے کا منصوبہ بنایا۔واضح رہے کہ ۱۳ جون ۲۰۰۸ء میں قندھار جیل کے گیٹ پر ایک فدائی مجاہد نے گاڑی ٹکرائی اور قریبی پولیس چوکیوں پر مجاہدین نے تعارض (حملہ) کر کے تباہ کر دیا جس کے نتیجے میں نو سو قیدیوں کو آزاد کرالیا گیا تھا۔اس مرتبہ بھی اسی جیل کے بارے میں فیصلہ ہوا کہ وہاں چونکہ مجاہدین کی ایک بڑی تعداد قید ہے ان کو رہا کروانا جہاد میں تیزی کے لیے بہت ضروری ہے چنانچہ منصوبہ بندی کے مطابق پانچ ماہ قبل سے مجاہدین نے جیل کے جنوب میں ۳۶۰ میٹر کے فاصلے پر ایک محفوظ مقام کو منتخب کر کے سرنگ کی کھدائی شروع کردی، نہایت رازداری سے کام جاری رہا اور پانچ ماہ میں ۳۶۰ میٹر (۱۰۵۰ فِٹ) کی کھدائی مکمل ہوگئی، یہ سرنگ کئی چیک پوسٹوں اور قندھار، ہرات قومی شاہراہ کے نیچے سے گزر کر سنٹرل جیل کے سیاسی بلاک تک پہنچتی تھی۔ بیرکوں کو کھولنے کے لیے متبادل (ڈپلی کیٹ) چابیاں بھی بنوائی گئیں تھیں اور مجاہد ساتھیوں کو فراہم کی گئیں تھیں تاکہ کم وقت میں زیادہ سے زیادہ افراد اپنی بیرکوں سے نکل کر متعلقہ جگہ پر پہنچ سکیں اور بھائیوں کو نکالنے کا کام جلد سے جلد ہو سکے۔حالیہ دنوں میں ہی سرنگ کا کام اختتام کو پہنچا، تو مجاہدین نے قیدی بھائیوں کے بحفاظت نکلنے کے منصوبے میں یہ اضافہ کیا کہ سنٹرل جیل کے آس پاس فدائیوں کا مجموعہ موجود رہے، تاکہ مجاہدین کی نکلنے کے عمل کے دوران میں صلیبی غلاموں کے ممکنہ کسی حملے کا موثر جواب دیا جا سکے۔

طے شدہ پروگرام کے مطابق اتوار اور پیر کی درمیانی شب مقامی وقت کے مطابق رات دس بجے جیل سے مجاہدین کے نکلنے کا کام شروع ہوا، قیدی مجاہدین میں سے صرف تین افراد ہی اس راز سے باخبر تھے، اس لیے ان ہی کی ذمہ داری لگائی گئی کہ وہ ہی ہر کمرے میں جائیں ا ورسوئے ہوئے مجاہدین کو جگا کر سرنگ کی جانب ان کی رہنمائی کریں، انہوں نے اپنی ذمہ داری کو احسن طریقے سے نبھایا اور تمام بھائیوں کو مقررہ وقت پر بڑی تیزی سے جگایا اس دوران اس بات کا خصوصی خیال رکھا گیا کہ شور شرابے سے مکمل اجتناب کیا جائے تاکہ جیل کی انتظامیہ اور افغان مرتد فوج کے اہل کار کو خبر نہ ہونے پائے اس طرح قیدیوں کے نکلنے کا سلسلہ شروع ہوا اور رات گئے تقریبا ساڑھے تین بجے اختتام پذیر ہوا، نکلنے والے مجاہدین کو منتقل کرنے کے لیے گاڑیوں کا بندوبست پہلے سے ہی کیا گیا تھا تاکہ تمام نکلنے والے بھائیوں کو محفوظ مقام پر منتقل کیا جا سکے الحمدللہ یہ کام اچھے انداز میں پایہ تکمیل تک پہنچا۔

ان قیدیوں میں زخمی، بیمار اور ضعیف بھائی بھی شامل تھے حیرت انگیز بات تو یہ ہے کہ یہ کارروائی رات ساڑھے تین بجے اختتام کو پہنچی، جب کہ جدید ٹیکنالوجی سے لیس ۴۸ ممالک کی ’اعلیٰ‘ تربیت یافتہ فوج کے زیر سایہ قندھار انتظامیہ کو سورج طلوع ہونے تک خبر نہ ہو سکی اس سے بخوبی اندازا لگایا جا سکتا ہے کہ صلیبیوں کا افغانستان میں کس قدر کنٹرول ہے؟

مرتد فوجی ،مجاہدین کی اس حکمتِ عملی سے بالکل ہی بے خبر رہے اور بحمداللہ سب بھائی خیریت سے نکل گئے سب سے حیرت انگیز اور قابل غور تو یہ ہے کہ پانچ سو پچاس قیدیوں کی رہائی کے دوران کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوا، یہ محض اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کی کرم نوازی سے ممکن ہوا وگرنہ انسانی عقل تو اس کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے۔

اس سے قبل قندھار جیل پر دو مرتبہ مجاہدین نے بڑی بڑی کارروائیوں کیں جن کی وجہ سے طاغوتی حکمرانوں کے کارندوں نے غیر معمولی انتظامات کر رکھے تھے فوجی چیک پوسٹیں، خندقیں، مضبوط دیواریں تو تھیں ہی ان کے علاوہ حفاظتی کیمرے اور مختلف قسم کے جاسوسی کے آلات بھی نصب کر رکھے تھے اور اس جیل کو افغانستان کی سب سے محفوظ جیل کا درجہ حاصل تھا لیکن مجاہدین نے صرف اور صرف اللہ تعالی کی مدد اور نصرت کے سہارے ہی اتنا بڑا کام سرانجام دیا کہ صلیبیوں کی عقل بھی دنگ رہ گئی اور امریکی جرنیل پٹریاس کے ان تمام دعووں کی قلعی کھل گئی جن میں کہا گیا تھا کہ ’’قندھار میں طالبان کی کمر توڑ دی گئی ہے اور ہم نے بہت بڑی کامیابیاں حاصل کیں ہیں‘‘ حقیقت تو یہ ہی ہے کہ مسلمان تو جہاد اللہ ہی کی مدد سے کرتے ہیں **وما النصر الا من عند اللہ**

قندھار جیل کے اس اہم واقعے کے بعد مغرب کے ذرائع ابلاغ بہت پریشانی کا اظہار کر رہے ہیں کہ ہمیں تو ہمارے حکام یہ بتاتے ہیں کہ افغانستان میں ہم کامیابی کے بہت قریب پہنچ چکے ہیں لیکن اس کارروائی نے ہماری آنکھیں کھول دیں ہیں اور یہ واقعہ اتحادی فوج کے لیے بہت بڑا دھچکا ہے۔

امریکی تجزیہ نگاروں نے اس حوالے سے کہا کہ طالبان کی نئی حکمتِ عملی اور انتظامی صلاحیتوں کا اندازہ اس ایک واقعے سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی جدوجہد میں کہاں تک جا سکتے ہیں۔اس سرنگ کے حوالے سے اُن کا کہنا ہے کہ ایسی سرنگ کی تعمیر کا تو ہیوی مشینوں کے بغیر سوچنا ہی ناممکن ہے لیکن طالبان نے یہ محیر العقول کام کر دکھایا ہے۔

۱۳ اپریل: صوبہ لوگر ضلعی ہیڈ کوارٹر میں ایک مجاہد نے امریکی قافلے پر فدائی حملہ کیا۔اس حملے کے نتیجے میں ۵ امریکی ہلاک، ۶ زخمی جب کہ ۱۳ امریکی ٹینک تباہ ہو گئے۔

میرے لبوں کی ہر دعا مجاہدین کے لیے!!!

محبّ اللہ

☆☆☆☆☆

اے اللہ! تیرے نام پر لڑنے والے یہ مجاہد بندے دنیا کی نظروں میں نہایت پراسرار ہیں، ان کے بھید ہر شخص پر روشن نہیں ہو سکتے اور نہ کوئی ان کے مقاصد اور عزائم کا اندازہ کر سکتا ہے۔ اے اللہ! یہ تو ہی ہے جس نے انہیں اپنے دیدار کا ذوق بخشا ہے اور ان کے دلوں میں یہ بات بٹھا دی ہے کہ وہ دنیا میں تیری رضا پوری کرنے کے لیے سرگرم عمل ہوں۔ یہ مجاہد تیرے نام اور تیرے احکام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دینا چاہتے ہیں۔ یہ وہی کام انجام دینا چاہتے ہیں جو تیری رضا کے عین مطابق ہے۔ یہ ایسے جذبے سے سرشار ہیں کہ صحرا اور پہاڑ، دریا اور سمندر بھی ان کا راستہ نہیں روک سکتے۔ صحرا اور دریا ان کی ٹھوکروں سے دو ٹکڑے ہو جاتے ہیں اور پہاڑ ان کے رعب اور دبدبے سے سمٹ کر رائی بن جاتے ہیں۔

؎ دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا

سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

یہ مجاہد اپنے مقصد کے حصول کی خاطر کسی رکاوٹ کو خاطر میں نہیں لاتے۔ تیرا فضل شامل حال رہے تو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی انہیں روکنے میں ناکام رہتی ہے۔ تیری محبت سے سرشار مردِ مومن کے سامنے کوئی مادی طاقت پرِ کاہ کی حیثیت نہیں رکھتی۔ ایسے ہی جری مومن مردوں نے معرکہ گیارہ ستمبر بپا کر کے دنیا کو دکھا دیا کہ اُن کی راہ میں کوئی طاغوت اور کوئی کفر یہ طاقت حائل نہیں ہو سکتی۔

اے اللہ! یہ غازی تیرے عشق میں اس حد تک سرشار ہیں کہ ان کے دل تیری محبت کے سوا ہر جذبے سے بیگانہ ہیں۔ دنیا و آخرت میں تیرے سوا ان کا کوئی مقصود نہیں۔ یہ لڑتے ہیں تو تیرے لیے اور صلح کرتے ہیں تو تیرے لیے...... یہ جیتے ہیں تو تیری خاطر اور مرتے ہیں تو تیری خاطر......

اے باری تعالیٰ! مومن کا مقصود و مطلوب تو شہادت کے سوا اور کچھ ہوتا ہی نہیں۔ یہ تیرے مجاہد بندے بھی نہ مالِ غنیمت چاہتے ہیں اور نہ انہیں ملک فتح کرنے کی آرزو ہے۔ وہ طلب گار ہیں تو صرف شہادت کے، طلب گار ہیں کہ تیرے نام پر لڑتے لڑتے جان دے دیں۔ کافر اور مرتد حکمرانوں کے زیرِ تسلط سرزمینیں کب سے ان کی راہ دیکھ رہی ہیں کہ کب یہ مجاہد آئیں اور اپنے خون کا نذرانہ دے کر اس زمین میں توحید کا پرچم بلند کریں۔

اے اللہ! یہ تیرا کرم ہے کہ تو نے ان پہاڑوں کی گود میں پرورش اور تربیت پانے والوں کو اسلام کی سربلندی کے لیے چنا اور انہیں علوم و فنون (جنگی)، قوت ایمانی اور ذوقِ عبادت کے لحاظ سے بے مثال و بے نظیر بنا دیا۔ زندگی کو جس سوز اور تڑپ کی صدیوں سے طلب تھی وہ سوز اور تڑپ انہی مجاہدین کے جگر سے ملی۔ انسانیت کو اب پھر کسی ایسے نظام کی تلاش ہے جو زندگی کو زندگی کے صحیح مقصد سے آشنا کر دے اور انسانیت کو اس کا صحیح مقام دلائے۔

اے اللہ! تو نے یہ بات مجاہدین کے سینوں میں بھر دی......دنیا کو زندگی کے آداب سکھانے والے یہی مجاہد ہیں (ان مجاہدین کی عظمت کی گواہی لینی ہو تو مریم ریڈلی گواہ کے طور پر موجود ہے)۔ یہ وہ مجاہد ہی ہیں جو موت کو موت یا ہلاکت نہیں بلکہ دل کا دروازہ کھلنے اور دلی مراد بر آنے کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ موت کو ہلاکت وہی سمجھتے ہیں جنہیں موت کے بعد آخرت کی ہمیشہ رہنے والی زندگی پر یقین نہ ہو۔ جس قوم کے لیے اس دنیا کی زندگی' آخرت کی زندگی کی کھیتی ہے اسے موت کیونکر ڈرا سکتی ہے؟ اس کے لیے موت دلی مراد حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اسی لیے یہ مجاہد موت کو موت نہیں بلکہ ایک عظیم نعمت خیال کرتے ہیں۔ ایک ایسی نعمت کہ جس کے حصول کے بعد اپنے پیارے رب سے ملاقات ہو گی۔

اے باری تعالیٰ! تو اپنی رحمت سے ہر مومن کے دل میں پھر اسی بجلی کو زندہ کر دے جو حضرت نوح علیہ السلام کے نعرۂ 'لَاتَذَرْ' میں تھی تاکہ کفر کی ساری قوتیں جل کر راکھ ہو جائیں اور دنیا میں اللہ کا کوئی ایک منکر بھی باقی نہ رہے۔

اے اللہ! جس طرح حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کے نتیجے میں تو نے کسی کافر کو بھی روئے زمین پر باقی نہ چھوڑا تھا، اسی طرح اب ان مجاہدین کے ہاتھوں دنیا سے کفر کی تاریکیوں کو مٹا دے اور اسے ایمان کے نور سے بھر دے۔

اے باری تعالیٰ! ان مجاہدوں کے سینوں میں جو عزم، حوصلے اور ولولے سوئے پڑے ہیں، انہیں بیدار کر دے تاکہ وہ تیری رضا کے حصول کی خاطر عظیم الشان مقاصد کے لیے سرگرم عمل ہو جائیں۔ ان کی نگاہوں میں تلوار کی سی تیزی پیدا کر دے تاکہ وہ جدھر پڑے' باطل کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے اور اسی طرح تیرے یہ مجاہد دنیا میں تیرے کلمے بالا کر سکیں اور حق کو انتہائی سربلندی پر پہنچا سکیں۔ (آمین)

> مجرموں اور دشمنوں کے خلاف ہماری جنگ ایک یا دو دن کی جنگ نہیں۔ یہ جنگ تو باطل گمراہیوں کے خلاف عقیدۂ توحید کی جنگ ہے، اور سبل شیاطین کے خلاف سبیلِ ہدیٰ کی جنگ ہے، اور' طاغوت کی راہ میں لڑنے والوں' کے خلاف' راہ خدا میں لڑنے والوں' کی جنگ ہے۔ پس یہ جنگ تو پوری زندگی پر محیط جنگ ہے۔
>
> نحن الذين بايعوا محمدًا
>
> على الجهاد ما بقينا ابدًا
>
> (ہم لوگ تو وہ ہیں جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر اس بات کی بیعت کی ہے کہ جب تک زندہ رہے، جہاد کرتے رہیں گے)۔
>
> (شیخ مصطفیٰ ابو یزید شہید رحمہ اللہ)

۱۱ اپریل: صوبہ خوست کے ضلع نادر شاہ کوٹ میں امریکی ٹینک بارودی سرنگ کا نشانہ بنا، جس سے ۴ امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل اور درمیانی رنگین صفحات پر صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی و مالی نقصانات کے میزان کا خاکہ پیش خدمت ہے، یہ تمام اعداد و شمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جبکہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ http://www.shahamat.info/urdu پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

☆☆☆☆☆

17مارچ

☆ صوبہ ننگرہار ضلع خوگیانی کے چمتلے کے علاقے میں امارت اسلامیہ کے مجاہد نے امریکی فوجی قافلے پر حملہ کیا، جس میں دشمن کو بھاری جانی و مالی نقصانات کا سامنا ہوا۔فدائی مجاہد شہید زاہد نے مقامی وقت کے مطابق شام پانچ بج کر بیس منٹ پر اپنی گاڑی، جس میں 250 کلوگرام دھماکہ خیز مواد، 60 عدد مارٹر گولے، 3 عدد ہیوی بم اور تین عدد دیسی توپ کے گولے نصب تھے، مذکورہ علاقے میں امریکی فوجی قافلے سے ٹکرادی، جس کے نتیجے میں 2 بکتر بند ٹینک تباہ اور اس میں سوار 11 صلیبی واصل جہنّم ہوئے۔

☆ صوبہ کنڑ ضلع شیگل میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے امریکی پیدل دستوں پر حملہ کیا۔ساگی کے مقام پر گھات کی صورت میں کیے جانے والے حملے میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کا بھرپور استعمال عمل میں لایا گیا، جس کے نتیجے میں 11 صلیبی فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔ذرائع کے مطابق دشمن کی جوابی فائرنگ کے نتیجے میں دو مجاہدین بھی زخمی ہوئے۔

18مارچ

☆ امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکرگاہ شہر کے قریب امریکی جاسوس طیارے کو مار گرایا۔طیارہ صوبائی دارالحکومت لشکرگاہ شہر کے قریب باباجی کے علاقے میں نچلی پرواز کر رہا تھا۔تباہ شدہ طیارہ تاحال مجاہدین کے قبضے میں ہے۔

19مارچ

☆ صوبہ پکتیا ضلع ارگون میں مجاہدین اور امریکی فوجوں کے درمیان شدید لڑائی لڑی گئی، جس میں ایک ہیلی کاپٹر تباہ ہوا۔صلیبی فوجیں جمعہ اور سنیچر کی درمیانی شب دو ہیلی کاپٹروں کے ذریعے لوئی ارگون کے علاقے میں مجاہدین کے خلاف آپریشن کرنے کے لیے آئیں، جنہیں مجاہدین کی طرف سے شدید مزاحمت کا سامنا ہوا۔نصف گھنٹہ تک جاری رہنے والی لڑائی کے دوران مجاہدین نے ایک ہیلی کاپٹر کو اینٹی ایئر کرافٹ گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔اس میں سوار 23 فوجی عملہ سمیت مارے گئے۔

20مارچ

☆ صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین اور امریکی فوجوں کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔صلیبی فوجیں صوبائی دارالحکومت پل عالم شہر کے قریب شش قلعہ کے علاقے میں گشت کر رہی تھیں، جنہیں مجاہدین کی کمین کا سامنا ہوا۔لڑائی ایک گھنٹے تک جاری رہی، جس میں 4 فوجی ٹینک تباہ ہونے کے علاوہ 13 صلیبی فوجی ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔

21مارچ

☆ امارت اسلامیہ کے مجاہدین اور امریکی فوجوں کے درمیان صوبہ کنڑ ضلع غازی آباد میں گھمسان کی لڑائی لڑی گئی۔مجاہدین نے جلالہ کے علاقے میں امریکی پیدل فوجی گشتی پارٹی پر حملہ کیا، جس کے بعد لڑائی ایک گھنٹے تک جاری رہی، جس میں 5 صلیبی فوجی ہلاک جبکہ 6 زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ پکتیکا ضلع یوسف خیل میں امارت اسلامیہ کے مجاہد نے 12 پولیس اہلکاروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔تفصیل کے مطابق مجاہد حنیف نے کچھ عرصہ قبل پولیس میں بھرتی ہو کر اپنی ٹریننگ مکمل کی۔اتوار اور پیر کی درمیانی شب جب پولیس اہل کار گہری نیند سو گئے تو مجاہد نے ان پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 12 پولیس اہلکار جن میں 2 ٹرینز بھی شامل تھے، ہلاک ہوئے۔کامیاب آپریشن کے بعد غازی حنیف مجاہدین تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔

22مارچ

☆صوبہ سمنگان ضلع تاشقرغان میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین اور افغان فوجیوں کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔مجاہدین نے صیاد تنگی کے علاقے مزار شریف، کابل شاہراہ پر افغان فوجیوں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 4 رینجر فوجی گاڑیاں راکٹوں کی زد میں آکر تباہ ہونے کے علاوہ 12 فوجی جن میں ایک کمانڈر بھی شامل تھا، ہلاک ہوئے۔

24مارچ

☆صوبہ فراہ ضلع بکوا میں بم دھماکہ سے افغان 10 فوجی ہلاک جبکہ 5 زخمی ہوگئے۔مجاہدین کے نصب کردہ بم سے سہ پہر دو بجے افغان ادارے کی گاڑی ٹکرا کر تباہ ہوئی، جس سے دشمن کو مندرجہ بالا نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔

☆ امریکی فوجوں کو صوبہ لوگر ضلع چرخ میں بھاری جانی نقصان کا سامنا ہوا۔امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ لوگر ضلع چرخ کے پنگرام کے علاقے میں امریکی گشتی پارٹی پر حملہ کیا۔گھات کی صورت میں کیے جانے والے حملے میں مجموعی طور پر دشمن کے 11 سپاہی ہلاک وزخمی ہوئے۔

☆امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ قندھار ضلع پنجوائی میں افغان ادارے کے فوجی قافلے پر حملہ

۱۳ اپریل: صوبہ ننگرہار کے ضلع سپین غر اور صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں مجاہدین کے حملوں کی زد میں آکر 10 سپاہی ہلاک جبکہ 12 زخمی ہوئے۔

کیا۔زنگ آباد کے علاقے خانان گاؤں کوملانے والی سڑک پر گھات کی صورت میں کیے جانے والے حملے میں2 فوجی گاڑیاں تباہ اوران میں سوار11 افغان فوجیوں کوجانی نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔

☆ صوبہ سر پل ضلع صیاد میں امارت اسلامیہ کے مجاہدین کیے تابڑ توڑ حملوں میں 17 فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔ سب سے پہلے مجاہدین نے قفلتن گاؤں میں افغان فوجیوں پر حملہ کیا،جس میں2 فوجی ہلاک جبکہ3 زخمی ہوئے۔ بعد میں مقامی پولیس کے تازہ دم دستے کمک کے لیے جارہے تھے،جن پر بم حملہ کیا گیا،جس کے نتیجے میں مزید 12 اہل کار ہلاک وزخمی ہوئے۔ دھماکہ میں ایک کمانڈر بھی مارا گیا۔

25 مارچ

☆ امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں مقامی وقت کے مطابق شام7 بجے ائیرپورٹ میں کھڑے امریکی ہیلی کاپٹر کو طے شدہ منصوبے کے مطابق ایک حملے میں تباہ کردیا۔

27 مارچ

☆ صوبہ پکتیکا ضلع برمل میں ایک فدائی حملہ کیا گیا۔ضلعی مرکز کے قریب واقع فوجی مرکز میں دشمن کے 65 سپاہی تعینات تھے۔شہید مجاہد علی احمد نے 4 ٹن دھماکہ خیز مواد سے بھری مزدا گاڑی سے فدائی حملہ کرکے21 فوجیوں کو ہلاک جبکہ 27 کو شدید زخمی کردیا۔

☆امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ پکتیا ضلع زرمت میں امریکی ڈرون طیارہ مارگرایا۔ جاسوسی طیارہ مقامی وقت کے مطابق شام سات بجے کولالگو کے علاقے میں امریکی کیمپاؤنڈ کے قریب پرواز کررہا تھا، جسے مجاہدین نے اینٹی ائیر کرافٹ کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔الحمدُ للّٰہ۔

28 مارچ

☆ اطلاعات کے مطابق صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ شہر کے قریب مجاہدین اور افغان فوجوں کے درمیان گھمسان کی لڑائی لڑی گئی۔مختار قلعہ کے علاقے میں افغان فوجی مجاہدین کے خلاف کاروائی کےسلسلے میں جارہے تھے کہ مجاہدین نے ان پر حملہ کردیا۔لڑائی3 گھنٹے تک جاری رہی۔جس کے نتیجے میں دشمن کی2 گاڑیاں تباہ جبکہ 11 فوجی ہلاک ہوئے۔

☆ فرنٹیئر کور کے 14 اہلکاروں کومجاہدینِ امارتِ اسلامیہ نے صوبہ کنٹر کے صدر مقام اسعد آباد شہر میں موت کے گھاٹ اُتار دیا۔فرنٹیئر کور کا قافلہ اسعد آباد شہر کےقریب شگہ کے علاقے سے گزر رہا تھا، جسے مجاہدین کی کمین کا سامنا ہوا۔لڑائی میں ایک فوجی گاڑی بھی تباہ ہوئی۔

30 مارچ

☆فرانسیسی فوجی قافلے پر امارتِ اسلامیہ کے مجاہد نے صوبہ کاپیسا ضلع تگاب میں فدائی حملہ کیا۔جس میں دشمن کو3 بکتر بند گاڑیوں سمیت دیگر نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔فدائی مجاہد شہید عبدالرحمٰن نے500 کلوگرام دھماکہ خیز مواد سے بھری گاڑی فرانسیسی قافلے سے ٹکرادی،جس سے3 بکتر بند گاڑیاں تباہ13 صلیبی فواج کے سپاہی جہنّم واصل ہوئے۔

2 اپریل

☆ صوبہ پکتیکا ضلع سمکنئی میں امارتِ اسلامیہ کے سرفروش مجاہد قمبر خان نے 14 امریکی و افغان فوجی مار ڈالے۔قمبر خان کچھ عرصہ پہلے پولیس میں بھرتی ہوئے تھے۔ بابوخیل کے علاقے میں ایک ایسے وقت میں دشمن پر ہیوی مشین گن سے حملہ کیا کہ جب دشمن چیک پوسٹ کا دورہ کررہے تھے۔فائرنگ کے نتیجے میں8 امریکی،6 افغان ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔

☆ امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ میدان وردک میں دشمن پر حملہ کرکے 13 فوجی، کمانڈر سمیت مار ڈالے۔کوٹہ عشر کے علاقے میں افغان ادارے کے فوجی کاروان پر مجاہدین کے حملے کے نتیجے میں2 گاڑیاں مکمل تباہ ہوگئیں اوران میں سوار13 فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔

☆ وفاقی دارالحکومت کابل میں واقع صلیبی فوجوں کے ٹریننگ سنٹر پر مجاہدین نے حملہ کرکے 23 فوجیوں کو مار ڈالا،جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔تفصیلات کے مطابق امارتِ اسلامیہ کے 7 مجاہد شہر کے حلقہ نمبر 9 پل چرخی کے علاقے میں واقع صلیبی افواج کے فوجی مرکز فونکس کیمپ میں داخل ہوئے۔مجاہدین ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے لیس تھے اور بارودی جیکٹیں پہن رکھی تھیں۔مجاہدین نے2 طرف سے ٹریننگ کیمپ میں داخلے کے بعد غاصبوں پر گولیوں کی بوچھاڑ شروع کردی،جس سے شدید جھڑپیں شروع ہوگئیں۔فدائین نے23 صلیبی فوجیوں کو مار ڈالا۔آخر میں3 مجاہد استشہاری حملے انجام دےکرجامِ شہادت نوش فرماگئے،جبکہ4 مجاہدین بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

6 اپریل

☆ صوبہ ننگر ہار کے صدر مقام جلال آباد شہر میں واقع ننگر ہار ائیرپورٹ پر امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے منگل اور بدھ کی درمیانی شب کو مقامی وقت کے مطابق بارہ بجے حملہ کیا۔ نصف گھنٹے تک جاری رہنے والے لڑائی میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کا استعمال عمل میں لایا گیا،جس کے نتیجے میں9 فوجی ہلاک اور7 زخمی ہوگئے۔عینی شاہدین کے مطابق ائیرپورٹ میں کھڑے تین ہیلی کاپٹر اور 8 گاڑیاں تباہ ہوئیں۔غاصبوں نے معرکے کے بعد شدید بمباری کی،جس سے3 مجاہدین جامِ شہادت نوش فرماگئے۔

☆ امریکی فوجیوں پر صوبہ لوگر میں ضلع چرخ میں ایک شاندار حملہ کیا گیا۔تفصیلات کے مطابق صلیبی افواج کا فوجی قافلہ شش قلعہ کے علاقے سے گزر رہا تھا کہ مجاہدین نے اس پر حملہ کیا۔کئی دیر تک جاری رہنے والی لڑائی میں غاصبوں کے2 ٹینک مکمل تباہ اوراس میں سوار8 فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔

☆ صوبہ ہلمند ضلع سنگین کے ساروان قلعہ کے علاقے میں امریکی فضائیہ نے اپنے ہی فوجیوں پر بمباری کرکے10 فوجیوں کو مار ڈالا،جبکہ متعدد فوجی زخمی ہوگئے۔موصولہ اطلاعات کے مطابق مجاہدینِ امارتِ اسلامیہ نے ڈبری کے علاقے میں امریکی فوجیوں پر حملہ کیا،جس سے2 صلیبی فوجی ہلاک اور1 زخمی ہوا۔ حملے کے دوران دشمن نے جب اپنی فضائیہ کو مدد کے لیے طلب کیا تو امریکی طیاروں نے مجاہدین پر بم برسانے شروع کیے،جس میں سے متعدد گولے خود امریکیوں کے درمیان جاگرے،جس سے10 فوجی موقع پر ہلاک ہوگئے۔جبکہ متعدد زخمی ہوئے،جن میں ایک افغان نژاد امریکی مترجم بھی شامل ہے۔

7 اپریل

۱۳ اپریل:صوبہ لوگر ضلعی ہیڈ کوارٹر میں ایک مجاہد نے امریکی قافلے پر فدائی حملہ کیا۔اس حملے کے نتیجے میں ۵ امریکی ہلاک،۶ زخمی جب کہ ۳ امریکی ٹینک تباہ ہوگئے۔

☆ امارتِ اسلامیہ کے فدائین نے جمعرات کے روز مقامی وقت کے مطابق صبح نو بجے قندھار شہر کے مشرق میں قشلہ جدید کے علاقے میں پولیس و فوجی بھرتی مرکز پر شاندار حملہ کیا۔ آپریشن میں امارتِ اسلامیہ کے چار فدائین سید محمد، حافظ عبداللہ، ابوبکر اور زبیحیٰ نے شرکت کی اور منصوبہ بندی کے تحت کیے گئے حملے میں 28 دشمنوں کو ہلاک و زخمی کیا۔ سب سے پہلے فدائی مجاہد سید محمد نے بارود بھری گاڑی مرکز کے دروازے سے ٹکرادی، جس سے وہاں موجود درکاوٹیں دور ہوگئیں۔ اس کے بعد شہید ابوبکر اور حافظ عبداللہ نے مرکز کے برجوں پر موجود فوجیوں کو نشانہ بنایا اور جلد ہی وہاں پر قبضہ کرلیا۔ ہیوی مشین گن اور راکٹ لانچروں سے دشمن کو نشانہ بنانے کے بعد دونوں فدائین نے یکے بعد دیگرے استشہادی حملے سرانجام دیے۔ امتِ مسلمہ کے ان تین ابطال کے ہاتھوں مرنے اور زخمی ہونے والے فوجیوں کو ان کے ساتھی اُٹھانے میں مصروف تھے کہ چوتھے فدائی مجاہد زبیحیٰ شہید نے ایمبولینس نما بارودی گاڑی کو دشمن کے درمیان جا کر پھاڑ دیا۔ جس سے دشمن کو مزید لاشوں کو تحفہ ملا۔ دشمن کے مندرجہ بالا جانی نقصان کے علاوہ 7 سپلائی و فوجی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔ اس کے علاوہ قریبی سرکاری املاک کو بھی شدید نقصان پہنچا۔

8 اپریل

☆ مجاہدینِ امارتِ اسلامیہ نے صوبہ ہرات ضلع رباط سنگی میں امریکی فوجی مرکز پر نصب (جاسوسی) 'غبارہ' (Balloon) مار گرایا۔ دوغی کے علاقے میں مرکز پر نصب 'Balloon' مقامی وقت کے مطابق سہ پہر تین بجے مار گرایا گیا۔ یہ ایک قسم کا جاسوسی آلہ ہے، جس پر جدید ترین کیمرے اور دیگر جاسوسی آلات نصب ہوتے ہیں۔ دشمن اسے اپنے مراکز کے اوپر نصب کر کے (مرکز کے) اردگرد علاقوں کی نگرانی کے لیے استعمال کرتا ہے۔

10 اپریل

☆ صوبہ میدان وردک سے موصولہ اطلاعات کے مطابق امارتِ اسلامیہ کے حملوں میں 13 سیکورٹی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔ مجاہدین نے سالار کے علاقے میں افغان فوجیوں پر گھات کی صورت میں حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 4 اہلکار ہلاک ہوئے۔ اسی طرح منگل کے علاقے میں ایک فوجی گشتی پارٹی پر حملے کے نتیجے میں 3 اہلکار ہلاک اور 3 ہی زخمی ہوئے۔

☆ صوبہ ہلمند میں مجاہدین کے حملوں میں 9 ملکی و غیر ملکی فوجی ہلاک و زخمی ہوئے۔ 2 صلیبی فوجی دھماکے سے اُس وقت ہلاک ہوئے کہ جب شام کے وقت قاری صدئی کے علاقے میں واقع اپنے مرکز سے باہر آ رہے تھے۔ دھماکے سے تیسرا فوجی زخمی ہوا۔

11 اپریل

☆ صلیبی امریکی فوجیں صوبہ میدان وردک سید آباد سے ایک اہم فوجی مرکز چھوڑ کر راہِ فرار اختیار کر گئیں۔

12 اپریل

☆ غاصب امریکی فوجوں پر صوبہ قندھار ضلع پنجوائی میں امارتِ اسلامیہ کے جانثار فدائی مجاہد نے استشہادی حملہ سرانجام دیا، جس کے نتیجے میں 15 صلیبی ہلاک و زخمی ہوئے۔ فدائی مجاہد شہید رحیم اللہ نے منگل کے روز مذکورہ ضلع کے تلوکان اڈہ میں امریکی پیدل گشتی دستے پر حملہ کیا۔ حملے سے 8 فوجی ہلاک جبکہ 7 زخمی ہوئے۔ ہلاک شدگان میں افسر بھی شامل ہے۔

13 اپریل

☆ صوبہ ننگرہار کے ضلع سپین غر اور صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر سے اطلاعات کے مطابق امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین کے حملوں کی زد میں آ کر 10 سپاہی ہلاک جبکہ 12 زخمی ہوئے۔ ضلع سپین غر میں فوجی کاروان پر مہمند کے علاقے میں گھات کی صورت میں حملہ کیا گیا، جس سے فریقین میں لڑائی چھڑ گئی۔ 5 گھنٹے تک جاری رہنے والی لڑائی میں 5 فوجی ہلاک جبکہ 6 زخمی ہوئے۔ دشمن کی ایک فوجی گاڑی بھی تباہ ہوئی۔ دوسری طرف لوگر کے پل عالم شہر کے قرین علی خان قلعہ کے مقام پر امریکی فوجی قافلے پر حملہ ہوا۔ مجاہدین ذرائع کے مطابق 3 فوجی ٹینک راکٹوں کی زد میں آ کر مکمل تباہ ہوئے۔ ان میں سوار 5 فوجی ہلاک جبکہ 6 فوجیوں کے زخمی ہونے کی اطلاعات ہیں۔

14 اپریل

☆ صوبہ ننگرہار کے ضلع چپرہار میں بم دھماکے سے 13 پولیس اہلکار ہلاک جبکہ 15 زخمی ہو گئے۔ تفصیلات کے مطابق افغان پولیس کی کوسٹر ضلع چپرہار سے جلال آباد کی جانب جا رہی تھی، جسے مجاہدین نے سرہ قلعہ کے مقام پر بارودی سرنگ سے تباہ کر دیا۔ جس سے اس میں سوار اہلکاروں کو مذکورہ بالا نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ دھماکے سے گاڑی بھی تباہ ہوگئی۔

☆ ضلع زازئی، جو کہ صوبہ پکتیا میں واقع ہے، میں پولیس ٹریننگ سنٹر پر مجاہدین کے تابڑ توڑ فدائی حملوں میں 23 پولیس اہلکار ہلاک جبکہ 18 زخمی ہوئے۔ صوبہ خوست سے تعلق رکھنے والے امارتِ اسلامیہ کے مجاہد نے عرصہ دراز سے فدائی کرنے کی خاطر پولیس میں شمولیت اختیار کر رکھی تھی۔ جمعرات کو موقع سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مجاہد نے شاندار فدائی حملہ کیا، جس سے متعدد پولیس اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔ آدھے گھنٹے بعد دوسرے فدائی مجاہد شہید احمد اللہ نے مرکز میں داخل ہو کر پولیس پر شدید فائرنگ کی اور اپنی بارودی جیکٹ پھاڑ دی۔ عینی شاہدین کے مطابق ان حملوں سے 23 پولیس اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ 18 شدید زخمی ہوئے۔

☆ افغانستان کے وفاقی دارالحکومت کابل کے قریب ضلع موسیٰ کے مرکز میں فدائی حملے کے نتیجے میں 35 پولیس اہلکار ہلاک۔ شہید زبیر نے 5 ہزار کلوگرام بارود بھرے مزدا ٹرک کو ضلعی مرکز سے ٹکرا دیا۔ مرکز کے قریب واقع پولیس ہیڈ کوارٹر، انٹیلی جنس سروس کے دفتر اور دیگر سرکاری املاک کو نقصان پہنچا اور وہاں کھڑی متعدد فوجی و رسدی گاڑیاں بھی جل کر خاکستر ہوگئیں۔

15 اپریل

☆ صوبہ قندھار کے آئی جی کمانڈر خان محمد کو جمعہ کے روز ایک فدائی حملے میں اس کے دیگر ساتھیوں سمیت قتل کر دیا گیا۔ فدائی جانثار شہید عبداللہ نے خان محمد جمعہ کو فدائی حملے کے ذریعے اس وقت نشانہ بنایا کہ جب پولیس کمانڈر پولیس ہیڈ کوارٹر کے صحن میں کھڑا تھا۔ خان محمد جمعہ کو ۲۰۱۰ء میں قندھار کا پولیس چیف مقرر کیا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

۱۳ اپریل: صوبہ کنڑ کے کنڑ خاص ضلع میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ایک امریکی ٹینک تباہ ہوگیا، جس میں سوار ۳ فوجی ہلاک ہوگئے۔

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالا کنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن کی تفصیلات بوجوہ ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کرامت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۲۳مارچ: ضلع ہنگو کی تحصیل دوآبہ کے علاقے درسمند میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکے میں پولیس ایس ایچ او سمیت ۱۱پولیس اہل کار شدید زخمی ہوگئے۔

۲۴مارچ: اورکزئی ایجنسی کے علاقت غلجو میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی۔سرکاری ذرائع نے ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۴مارچ: ضلع ہنگو کے دوآبہ پولیس اسٹیشن پر فدائی حملہ کیا گیا جس میں ۸ پولیس اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔

۲۴مارچ: جنوبی وزیرستان کے علاقہ محسود میں دوتئی کے مقام پر سیکورٹی فورسز پر حملہ کیا گیا، جس میں ۱۰ گاڑیاں تباہ اور متعدد فوجی ہلاک ہوگئے۔

۲۵مارچ: خیبرایجنسی کی تحصیل باڑہ میں مجاہدین نے ایک پولیس اہل کار کو قتل کردیا۔

۲۸مارچ: خیبر ایجنسی میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر مجاہدین کے حملے میں کرنل شیراز علی اور کیپٹن عبدالسلام سمیت ۱۴سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوگئے۔

یکم اپریل: اپراورکزئی کے علاقہ ڈبوری میں مجاہدین نے فورسز کی چیک پوسٹ پر راکٹوں سے حملہ کیا، سیکورٹی ذرائع نے ۱۳اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲اپریل: باڑہ شلوبر میں سیکورٹی فورسز کے قافلہ پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ میں ۱۱ سیکورٹی اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۳اپریل: درہ آدم خیل میں سیکورٹی فورسز کے سرچ آپریشن کے دوران مجاہدین نے فورسز پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایک سیکورٹی اہل کار کی ہلاکت اور ۳ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۶اپریل: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزئی میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی پر حملہ کیا گیا۔سرکاری ذرائع نے ۵اہل کاروں کے زخمی ہونے کی اطلاع دی۔

۷اپریل: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزئی کے علاقہ ولی دادکور میں فوج اور مجاہدین کے درمیان جھڑپ ہوئی۔اس جھڑپ میں ۴فوجی ہلاک اور ۸ شدید زخمی ہوئے۔

۷اپریل: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزئی کے علاقوں شیخ بابا اور پچ کنڈ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں ۱۶سیکورٹی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

۷اپریل: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ میں سیکورٹی ذرائع نے ۷ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی خبردی۔

۸اپریل: مہمند ایجنسی میں چمرکنڈ روڈ پر مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ۷ سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ۵ شدید زخمی ہوگئے۔

۸اپریل: شمالی وزیرستان کے علاقوں میران شاہ اور میرعلی میں ۳ جاسوسوں کو امریکہ کے لیے جاسوسی کرنے کے الزام میں قتل کردیا گیا۔

۱۰اپریل: مہمند ایجنسی میں مجاہدین کے حملوں میں ایک سیکورٹی اہل کار کی ہلاکت اور ۵ کے شدید زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۳اپریل: مہمند ایجنسی کے علاقے سوران میں بارودی سرنگ پھٹنے سے ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۴اپریل: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزئی اور تحصیل صافی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کی ہلاکت اور ۱۰ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی گئی۔

۱۵اپریل: لوئرکرم ایجنسی کے علاقہ خیائی نگہ میں مجاہدین نے ایف سی چیک پوسٹ پر حملہ کر کے دوسیکورٹی اہل کاروں وسیم خان اور حکیم علی خان کو ہلاک جبکہ ایک اہل کار کو زخمی کردیا۔

۱۷اپریل: جنوبی وزیرستان کے علاقہ لدھا میں مجاہدین نے سیکورٹی فورسز کی چیک پوسٹ پر حملہ کیا۔اس حملے کے نتیجے میں سیکورٹی ذرائع نے ایک اہل کار کی ہلاکت اور ۳ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۸اپریل: ضلع ٹانک: وانا روڈ پر مانزئی موڑ کے قریب سیکورٹی فورسز کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا گیا، اس حملے کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ۴اہل کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۰اپریل: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزئی کے علاقے منذری چینہ میں مجاہدین نے فورسز سے تعاون کے جرم میں ایک ٹرک ڈرائیور شوکت اور کلینر عزیز ولد گل جان کو قتل کردیا۔

۲۰اپریل: مہمند ایجنسی کے علاقوں سوران درہ، مٹئی اور جڑوبی درہ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں میں ایک سیکورٹی اہل کار کی ہلاکت اور ۳ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۰اپریل: مہمند ایجنسی میں ایک جھڑپ کے دوران ایک سیکورٹی اہل کار کی ہلاکت اور ۵ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۱اپریل: پکتیا کے ضلع احمدخیل میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکے کے نتیجے میں ایک امریکی ٹینک تباہ اور ۴امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

۱۲ اپریل: ضلع لوئر دیر کی تحصیل ثمر باغ کے تھانہ معیار کی حدود میں پاکستان افغان بارڈر پر واقع خر کی چیک پوسٹ افغان مجاہدین نے حملہ کیا۔اس حملہ میں ۵۰ سیکورٹی اہلکار ہلاک

پاکستانی فوج کی مدد سے امریکی ڈرون حملے

اور متعدد زخمی ہوگئے ۔جبکہ ۷ ۱۲ اہلکاروں کی مجاہدین نے اغوا کرلیا۔

۱۳ مارچ: جنوبی وزیرستان کے علاقے انگور اڈہ میں امریکی جاسوس طیارے نے ۳ میزائل داغے جس سے ۱۵ افراد زخمی ہوگئے ۔

۱۳ اپریل: جنوبی وزیرستان کے علاقے باغڑ میں امریکی جاسوس طیاروں سے ایک گھر پر ۳ میزائل داغے گئے ۔جس کے نتیجے میں ۱۸ افراد شہید ہوگئے ۔

۲۲ اپریل: شمالی وزیرستان کی تحصیل اسپین وام میں امریکی جاسوس طیاروں سے دو گھروں پر ۶ میزائل داغے گئے ۔اس حملے میں ۴ بچوں اور ۵ خواتین سمیت ۲۵ افراد شہید جبکہ ۱۰ سے زاید زخمی ہوئے ۔

پاکستان میں نیٹو رسد پر مجاہدین پر حملے

☆☆☆☆☆

۲۳ مارچ: سبی میں مجاہدین نے حملہ کرکے ۳ نیٹو ٹینکرز تباہ کردیے۔

۲۸ مارچ: بلوچستان کے ضلع قلات میں مجاہدین نے نیٹو کے دو آئل ٹینکر پر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں دونوں ڈرائیور زخمی ہوگئے ۔بعد میں ایک ٹینکر کو نذرِ آتش کردیا گیا۔

یکم اپریل: خیبر ایجنسی کی تحصیل لنڈی کوتل میں مجاہدین نے نیٹو ٹینکرز کی حفاظت پر مامور ۳ چوکیداروں کو قتل کردیا۔جبکہ نیٹو کو تیل سپلائی کرنے والے ۱۹ ٹینکرز کو بھی نذرِ آتش کردیا۔

۵ اپریل: ضلع نصیر آباد میں مٹھڑی کے قریب نیٹو آئل ٹینکر پر مجاہدین نے نیٹو آئل ٹینکر کو آگ لگادی،جس سے آئل ٹینکر تباہ ہوگیا۔

۶ اپریل: بلوچستان کے علاقے بوان میں مجاہدین نے نیٹو فورسز کو سپلائی فراہم کرنے والے آئل ٹینکروں پر فائرنگ کرنے کے بعد دو ٹینکرز کو آگ لگادی۔

۶ اپریل: رواٹ کے قریب نیٹو کو تیل سپلائی کرنے والے ۲ آئل ٹینکرز کو آگ لگادی گئی۔

۷ اپریل: ڈیرہ مراد جمالی کے قریب ربیع کینال قومی شاہراہ پر مجاہدین نے نیٹو آئل ٹینکر پر فائرنگ کردی جس کے باعث آئل ٹینکر میں آگ بھڑک اٹھی۔

۱۶ اپریل: ڈیرہ مراد جمالی میں نیٹو آئل ٹینکر کو ٹول پازہ کے قریب مجاہدین نے آگ لگا کر خاکستر کردیا۔

۱۶ اپریل: چمن کے علاقے گڑنگ کے مقام پر نیٹو آئل ٹینکر کو تباہ کردیا گیا۔

۱۸ اپریل: ڈھاڈر کے قریب مجاہدین نے فائرنگ کرکے نیٹو آئل ٹینکر کو نذرِ آتش کردیا۔

۲۰ اپریل: مستونگ کے علاقے پڑنگ آباد میں مجاہدین نے نیٹو کنٹینرز پر فائرنگ کی۔

۲۱ اپریل: کوئٹہ ڈھاڈر کے قریب مجاہدین کی فائرنگ سے ۲ نیٹو آئل ٹینکروں میں آگ بھڑک اٹھی۔

۲۲ اپریل: کوئٹہ کے نواحی علاقے مینگل آباد میں مجاہدین نے نیٹو کنٹینرز پر فائرنگ کرکے ڈرائیور خیال محمد کا ہلاک کردیا۔

۲۲ اپریل: خضدار کے علاقے باغبانہ سمبان پل کے مقام پر نیٹو ٹرالر پر فائرنگ سے ڈرائیور صاحب خان ہلاک ہوگیا۔

بقیہ: ڈیوس کیس کی خفت مٹانے کے لیے ’’نورا کشتی‘‘

☆☆☆☆☆

لہٰذا مسلمانوں کے مقابلے میں یہود و نصاریٰ کی فرنٹ لائن اسٹیٹ کا کردار پنے لیے منتخب کیا گیا اور اسلام اور جہاد کو (نعوذ باللہ) بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لیے کفر کے ہر طرح کے احکامات کی بجا آوری میں ہی عافیت تلاش کی گئی اور ارتداد کے تمغوں کو سینوں پر سجایا گیا......اس کا نتیجہ بھی ساری دنیا کے سامنے ہے!!!اب امریکہ اور اُس کے اتحادی افغانستان سے بھاگ نکلنے کے لیے بے تاب ہیں تو بے چارے غلامانِ صلیب کے یے مستقبل کا نقشہ سوہانِ روح بنا ہوا ہے۔

اب کفر کے لشکروں کا چل چلاؤ ہے تو طالبانِ عالیشان، دنیا بھر سے نصرتِ جہاد کی غرض سے آگے ہوئے مہاجرین کے ساتھ مل کر امارت اسلامیہ افغانستان کی باگ ڈور سنبھالیں گے ......’’صف اول کے اتحادیوں‘‘ کے لشکر تو اُنہیں داغ مفارقت سے جائیں گے......اور وہ بے چارے لرزاں و ترساں طالبان مجاہدین کے رحم وکرم پر ہوں گے۔اسی مخمصے میں وہ کبھی کرزئی یا ترا کر کے اُسے اپنا بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور کبھی امریکہ کے سامنے 'زبان درازی' کرتے ہیں۔یہی وہ نقشہ ہے جو پاکستانی فوج اور آئی ایس آئی کے لیے بھیانک حقیقت بن کر سامنے آنے والا ہے اور اس حقیقت سے پہلو تہی کرنے کے غرض سے ہی یہ خائنینِ امت اپنی تگ و دو میں مصروف ہیں۔اسی لیے امریکہ سے زبانی کلامی ’’منہ ماری‘‘ جاری ہے کہ آنے والے منظر نامے میں ایک نئے چہرے کے ساتھ شامل ہوسکیں...... ایک ایسا چہرہ جو مجاہدین کا حامی ہو اور جو مجاہدین کے لیے قابل قبول ہو۔لیکن انتہائی پرلے درجے کا بے وقوف ہے وہ جو یہ گمان کرے کہ مجاہدین پچھلے ۱۰ سالوں کے ایک ایک لمحے میں ڈھائے جانے والے بے پناہ مظالم سے صرفِ نظر کریں گے اور کسی بھی صورت میں اللہ کے ان دشمنوں اور اولیاء الشیطان کے لیے کوئی ہلکا سا بھی نرم گوشہ اپنے دلوں میں رکھیں گے!!! لہٰذا کیسی بدبختی ہے کہ پاکستان کے کام نہ امریکہ کی دوستی آئی اور نا ہی جعلی دشمنی......یہی تو ہوتی ہے اللہ کی مار......جو ان ظالموں اور مرتدین پر پڑنے والی ہے!!!

☆☆☆☆☆

۱۱ اپریل: وردک میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ۴ امریکی فوجی ہلاک اور ۶ زخمی ہوگئے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحریک طالبان پاکستان

Tehrik-e-Taliban Pakistan

موضوع: محسود قوم کے نام

مورخہ: ۱۹ / ۴ / ۲۰۱۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیر تمند محسود قوم کے بھائیو اور بزرگوں!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کفر کی اتحادی پاکستانی فوج کے خطہ محسود پر حملے سے محسود قوم کو جس پریشانی، مصیبت اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا ہے شاید ہی تاریخ میں کسی قوم پر ایسا وقت آیا ہو۔مگر الحمدللہ محسود قوم نے جس صبر، برداشت اور اِستقامت کے ساتھ ان تکالیف کا سامنا کیا ہے اِس کی نظیر بھی تاریخ میں نہیں ملتی۔اس عظیم قربانی پر ہم آپ کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں اور اُمید رکھتے ہیں کہ آئندہ بھی آپ اپنے اسی کردار پر قائم رہیں گے۔

جیسے کہ آپ کے علم میں ہے کہ کفری حکومت نے دیگر قبائلی علاقوں میں مجاہدین کے خلاف قبائلی لشکر بنائے تھے۔لیکن یہ تمام لشکر نہ ہی مجاہدینِ اسلام کو کمزور کر پائے اور نہ ہی حکومت اپنی مرضی کے نتائج حاصل کر سکی۔البتہ اس ذریعے حکومت نے غیور قبائلیوں کو آپس کی ایک نہ ختم ہونے والی جنگ اور دشمنی میں پھنسا دیا۔مگر الحمدللہ محسود قوم نے مجاہدین کا ساتھ دے کر اپنے آپ کو سچی اور غیرتی مسلمان قوم ثابت کیا ہے۔جس کی وجہ سے ہمیں اپنی قوم پر فخر ہے۔حکومت کو تو محض اپنے مفاد ہی عزیز ہوتے ہیں۔انہیں ہم اور آپ سے تو کوئی دلچسپی نہیں۔تاریخ اس بات کی گواہ ہے۔

حکومت کے پاس ظلم و بربریت کی جتنی صلاحیت تھی اس میں وہ اپنی آخری حد تک جا چکی ہے۔تمام گھروں کو مسمار یا جلا ڈالا گیا ہے۔مساجد و مدارس کا نام و نشان مٹادیا گیا ہے۔بستیاں، بازار اور باغات تباہ کردئے گئے ہیں۔پورے علاقے میں مائنیں بچھا دیں گئیں ہیں۔

آپ کے بھائی اور بیٹے پورے محسود علاقے میں قابض مرتد افواج سے برسرپیکار ہیں۔جنگ بھر پور شدت کے ساتھ جاری ہے۔اور ہمارے علاقے سے آخری فوجی کی واپسی تک جاری رہے گی انشاءاللہ۔ایسے میں حکومت آپ لوگوں کو واپس محاذِ جنگ میں دھکیل کر مجاہدین سے لڑوانا چاہتی ہے۔ ان کے نزدیک آپ کی جان و مال، عزت و آبرو کی کوئی قیمت نہیں۔اِس بات سے آپ بخوبی واقف ہیں۔

ہم اُمید رکھتے ہیں کہ آپ حکومت کے کسی فریب، لالچ، دھوکہ یا معاہدے کی افواہوں میں آکر اپنی دنیا و آخرت کی تباہی کا سودا نہیں کریں گے۔اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی مواقع کے لئے صبر و اِستقامت کا حکم دیا ہے۔لہذا انشاءاللہ حقیقی فلاح و کامیابی آپ ہی کا مقدر بنے گی۔اور تاریخ میں آپ کی یہ عظیم استقامت ہمیشہ یاد رکھی جائے گی اور محسود قوم کو ایک غیرتمند اور بہادر مسلمان قوم کے طور پر یاد رکھا جائے گا۔اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

ولی الرحمٰن محسود

امیر تحریک طالبان پاکستان حلقہ محسود

تحریکِ طالبان، پاکستان

۱۹ / ۴ /۲۰۱۱

﴿وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾

سنو !عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے رسول کے لئے اور ایمانداروں کے لئے ہے لیکن یہ منافق جانتے نہیں۔ (المنافقون: ۸)

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

افغانستان سے جولائی میں امریکی فوج کا بڑی تعداد میں انخلا ہوگا، فوجی انخلا علامتی نہیں ہوگا: اوباما

امریکی صدر اوباما نے کہا ہے کہ ''افغانستان سے فوجی انخلا علامتی نہیں بلکہ قابل ذکر تعداد میں ہوگا تاہم حتمی فیصلہ امریکی کمانڈر جنرل پیٹریاس کی سفارشات کی روشنی میں ہوگا۔ ہمیں اعتماد ہے کہ افغان سیکورٹی فورسز' طالبان کا مقابلہ کرسکتی ہیں۔ جولائی میں افغانستان سے امریکی فوج کا بڑی تعداد میں انخلا ہوگا''۔

اوباما کو ایسی وضاحتیں اس لیے دینی پڑ رہی ہیں کہ اس کے بے مہار فوجی کمانڈر افغانستان سے فوجی انخلا کے منصوبے کے خلاف ہیں۔ پینٹا گان کی طرف سے یہ تاثر دیا جا رہا ہے کہ جون میں فوجیوں کی بہت معمولی تعداد کا انخلا ہو گا۔ اوباما نے اس تاثر کو اپنی سبکی جان کر اس کی تردید کرنے کی کوشش کی ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ امریکہ کی سول اور فوجی قیادتیں عجیب مخمصے میں گرفتار ہیں اگر افغانستان سے فوج نکالیں تو رسوائی اور تباہی اور نہ نکالیں تو مزید تباہی----

افغانستان میں ہزاروں طالبان ہتھیار ڈال رہے ہیں: پیٹریاس

افغانستان میں امریکی اور نیٹو افواج کے کمانڈر ڈیوڈ پیٹریاس نے دعویٰ کیا ہے کہ ''ہزاروں طالبان ہتھیار ڈال رہے ہیں، افغان حکومت نے طالبان کو ہتھیار ڈال کر معاشرے کا حصّہ بنانے کے لیے ایک پروگرام کا آغاز کیا ہے، پروگرام کے تحت ہتھیار اور تشدد ترک کرنے والے طالبان کو روزگار کے مواقع بھی فراہم کیے جاتے ہیں۔

پیٹریاس کے اس خواب کے بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ

؎دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

ساری دنیا یہ جانتی ہے کہ طالبان نے اپنے دین کی خاطر حکومت و امارت قربان کر دی تھی تو اب جبکہ وہ اس کو دوبارہ حاصل کرنے کے قریب پہنچ چکے ہیں، وہ نوکریوں جیسی حقیر چیز کی خاطر ایمان کا سودا کیوں کریں گے؟

عجلت میں افغانستان چھوڑا تو طالبان اپنی فتح کا دعویٰ کریں گے: ہیلری

امریکی وزیر خارجہ ہیلری نے نیٹو اتحادیوں کو متنبہ کرتے ہوئے کہا کہ افغانستان میں عجلت میں انخلا خطرناک ہوگا۔ افغانستان میں دی جانے والی قربانیوں کو سیاسی چالوں ور تنگ نظری کی بھینٹ نہ چڑھایا جائے، جلد بازی میں افغانستان کو چھورا تو طالبان اور دیگر شدت پسند گروپ موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی فتح کا دعویٰ کریں گے۔

ہیلری کو یہ انتباہ سب سے پہلے اپنے صدر اوباما کو دینا چاہیے جس کی گویا دم پر پائوں آیا ہوا ہے اور وہ دم دبا کر افغانستان سے بھاگنا چاہتا ہے۔لیکن ہیلری کو بھی جتنا وقت چاہیے لے لے کیونکہ بقول فیصل شہزاد فک اللہ اسرہ 'تمہارے پاس گھڑیاں ہیں اور ہمارے پاس وقت ہے، ہم تمہیں وقت سے شکست دیں گے۔'

طالبان کے ساتھ مذاکرات تو کرنے ہی ہوں گے: جنرل کلاڈویل

افغانستان میں اتحادی فوج کی طرف سے افغان فوج کی تربیت پر مامور امریکی جنرل ولیم کلاڈویل نے کہا ہے کہ ''طالبان کے ساتھ مذاکرات تو کرنے ہی ہوں گے۔ بہتر ہے کہ یہ مذاکرات افغان خود ہی ان سے کریں کیوں کہ انہوں نے ہی آگے چل کر اس سیاسی حل کو نبھانا ہے۔ میرے خیال میں اس پر سب کا اتفاق ہے کہ دسمبر ۲۰۱۴ء تک دنیا افغانوں کو سیکورٹی معاملات کی قیادت کرتے دیکھے گی''۔

افغانستان میں خطرات کم نہیں کر سکے: کینیڈین وزیر اعظم

کینیڈا کے وزیر اعظم سٹیفن ہارپر نے کہا ہے کہ افغانستان میں موجودہ حالات میں وہاں موجود کینیڈین فوجیوں کے لیے خطرات میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ افغانستان بدستور ایک خطرناک ملک ہے اور یہاں خطرہ صرف فوجیوں کو نہیں بلکہ وہاں کام کرنے والے غیر ملکی افراد کو بھی ہے۔

پاکستان کی کامیابی برطانیہ کے مفاد میں ہے: ڈیوڈ کیمرون

برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون نے کہا ہے کہ ''پاکستان کی کامیابی برطانیہ کے مفاد میں ہے، برطانوی افواج ۲۰۱۵ء تک افغانستان سے نکل جائیں گے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستانی قوم کی جرأت کو سلام پیش کرتے ہیں، اب تک تیس ہزار پاکستانی دہشت گردی کا نشانہ بن چکے ہیں۔ اس جنگ میں جانوں کا نذرانہ پیش کرنے والے پاکستانی فوجیوں اور سیکورٹی اہل کاروں کی تعداد باقی دنیا سے زیادہ ہے''۔

مہمند ایجنسی میں سخت جنگ جاری ہے، پاکستان کی مدد جاری رکھیں گے: کیمرون منٹر

پاکستان میں امریکی سفیر کیمرون منٹر کا کہنا ہے کہ ''مہمند ایجنسی میں اس وقت ایک سخت اور مشکل معرکہ جاری ہے اور امریکہ' پاکستان کی مدد و تعاون جاری رکھے گا۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی کوششوں اور قربانیوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں''۔

کس قدر بد بخت ہیں وہ حکمران اور ان کے لشکر جو کائنات کی رذیل ترین مخلوق صلیبی کفار کے منہ سے تعریف کے چند الفاظ اور ایک تھپکی وصول کر کے پھولے نہیں سماتے۔

۱۲ اپریل: امریکی فوجوں پر صوبہ قندھار ضلع پنجوائی میں فدائی مجاہد نے استشہادی حملہ سرانجام دیا، جس کے نتیجے میں 15 صلیبی ہلاک و زخمی ہوئے۔

اک نظر ادھر بھی

صبغۃ الحق

☆☆☆☆☆

طالبان نے سرنگ کھود کر قندھار جیل سے ۵۴۳ قیدی چھڑا لیے۔

صوبہ قندھار میں طالبان نے مرکزی جیل جو سر پوسہ جیل کے نام سے مشہور ہے، سے طویل سرنگ کے ذریعے ۵۴۳ قیدی چھڑا لیے۔ان میں ۱۶۰ سے زاید ہم طالبان کمانڈر بھی شامل ہیں۔طالبان ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے بتایا کہ سرنگ کھودنے میں ۵ ماہ کا عرصہ لگا، جو جیل کی چیک پوسٹوں اور سڑکوں کے نیچے سے گزاری گئی۔جیل سے ۵۴۳ قیدی فرار ہوئے ہیں، قیدیوں نے بیرکوں کی ڈپلی کیٹ چابیاں بھی بنوا رکھی تھیں۔تمام قیدی ساڑھے ۴ گھنٹے کی کوششوں کے بیرکوں سے جیل کے باہر پہنچے۔علی الصبح ساڑے ۳ بجے تک قیدی جیل کے محافظوں کو چکمادے کر آزاد ہو گئے تھے۔

افغان جنگ پر کمزور گرفت: امریکی قیادت کو طالبان سے مذاکرات کا مشورہ

امریکی خبر رساں ادارے کے مطابق امریکی تھنک ٹینک کی طرف سے جاری رپورٹ میں مشورہ دیا گیا ہے کہ امریکہ اور افغانستان کے پڑوسی ممالک خاص طور پر پاکستان کسی بھی طرح افغان جنگ کا سیاسی حل نکالنے کے لیے طالبان سے مذاکرات میں اہم کردار ادا کریں۔

اللّٰہ کا لاکھ شکر ہے کہ اس نے امریکیوں کی رہی سہی مت مارنے کے لیے ان کو 'تھنک ٹینکس' جیسی نعمت سے نوازا ہے۔ یہ تھنک ٹینک پہلے اپنے حکمرانوں کو افغانستان یا عراق ایسی کسی بند تاریک گلی میں دھکا دے دیتے ہیں اور پھر ان کو وہا ں سے نکلنے کے مزید تاریک اور خوفناک راستے سجھاتے ہیں ۔انہی تھنک ٹینکس کے مشوروں کے سبب اللّٰہ نے نام نہاد 'سپر پاور' کو 'صفر پاور' بنا دیا ہے۔

القاعدہ افغانستان میں دوبارہ مضبوط ہو رہی ہے: امریکی اخبار کی رپورٹ

القاعدہ افغانستان میں دوبارہ مضبوط ہو رہی ہے جو امریکی حکام کے لیے خطرے کی نشاندہی کر رہا ہے۔ پاکستانی فوج یا ڈرونز پر بھروسہ نہ کیا جائے۔امریکی اخبار' وال اسٹریٹ جرنل' اور فرانسیسی خبر رسان ادارے کی رپورٹ کے مطابق القاعدہ عسکریت پسند مشرقی افغانستان میں واپس آرہے ہیں اور اس علاقے میں امریکی فوجیوں کی واپسی کا فائدہ اٹھانے کے لیے حالیہ برسوں میں پہلی بار اڈے قائم کر رہے ہیں۔

اقبال نے کہا تھا کہ

؎اللّٰہ کو پامردی مومن پہ بھروسہ
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

لیکن اللّٰہ کے مخلص بندوں ، مجاہدین نے ابلیس سے یہ سہارا بھی اللّٰہ کی مدد سے چھین لیا ہے۔ یورپ اور امریکہ کی جنگی ٹکنالوجی اور ابلیسی چالیں اللہ کے شیروں کی یلغار روکنے میں ناکام ہو گئے ہیں۔اب ابلیس اور اس کے کارندے حیران ہیں کہ وہ آخر جائیں تو کہاں؟ اور کریں تو کیا؟

افغانستان سے انخلا، اوباما انتظامیہ اور فوجی قیادت میں اختلافات

افغانستان سے فوج کے انخلا کے معاملے پر اوباما انتظامیہ اور فوجی قیادت میں اختلافات پیدا ہو گئے۔فوجی قیادت نے افغان صوبے ہلمند سے ۵۰۰۰ فوجیوں کی واپسی کی تجویز مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہلمند اور قندھار سے فوج نکالتے ہی طالبان دوبارہ قدم جما لیں گے۔وائٹ ہاؤس میں ہونے والے اجلاس میں سول انتظامیہ نے فوجی قیادت کے رویے پر برملا ناراضی کا اظہار کیا کہ اوباما انتظامیہ نے فوجی اخراجات کا سالانہ خرچ بتاتے ہوئے کہا کہ امریکی حکومت افغان جنگ پر سالانہ ۱۲۰ ارب ڈالر خرچ کر رہی ہے جو کہ آنے والے وقتوں میں دفاعی بجٹ پر مشکلات پیدا کرے گا۔افغانستان میں ایک امریکی فوجی پر یومیہ خرچ ۲۰۰۷ ڈالر (تقریباً ڈھائی لاکھ روپے) ہے اور امریکہ کے دفاعی اخراجات میں اضافے کے باعث امریکی عوام نے دفاعی اخراجات میں ۵۰ فیصد کٹوتی کا مطالبہ کر دیا ہے۔افغانستان میں ایک امریکی فوجی پر ۲۰۰۷ ڈالر جبکہ نیٹو فوجی پر ۵۰۰ ڈالر اور افغان فوجی پر ۳۲ ڈالر یومیہ خرچ آتا ہے۔

صلیبی طاغوت کی مندرجہ بالا کیفیت اللہ تبارک و تعالی کے ان فرامین کے عین مطابق ہے

تَحۡسَبُهُمۡ جَمِيۡعاً وَّقُلُوۡبُهُمۡ شَتّٰى

''تم شاید خیال کرتے ہو کہ یہ اکٹھے (اور ایک جان) ہیں مگر ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔''

إِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُواْ يُنفِقُونَ أَمۡوَالَهُمۡ لِيَصُدُّواْ عَن سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيۡهِمۡ حَسۡرَةً ثُمَّ يُغۡلَبُونَ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُواْ إِلَى جَهَنَّمَ يُحۡشَرُونَ(الانفال:۳۶)

''جو لوگ کافر ہیں اپنا ، مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) اللّٰہ کے راستے سے روکیں۔ سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کے لیے (موجب) افسوس ہو گا۔ اور وہ مغلوب ہو جائیں گے اور کافر لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔''

جنسی تعلیم کے لیے WPF کو یورپی یونین نے ۸ لاکھ یورو کی امداد دی

پاکستان میں ورلڈ پاپولیشن فاؤنڈیشن کو یورپی یونین نے ۸ لاکھ یورو کی امداد دی ہے جس سے تعلیمی اداروں میں جنسی تعلیم کا پروگرام پنجاب اور سندھ کے تمام شہروں میں جاری ہے۔

یورپی اور مغربی اقوام اس لومڑی کے عین مصداق ہیں جس کی دم اس کی اپنی کسی نا معقول حرکت کے سبب کٹ گئی تو وہ سارے جنگل کو یہ مشورہ دیتی پھرتی تھی کہ دم تو بد صورتی کی علامت اور جسم پر بوجھ ہے اس کو کٹوا دینا چاہیے۔جس جنسی تعلیم کے

۱۳ اپریل: صوبہ لوگر ضلعی ہیڈ کوارٹر میں ایک مجاہد نے امریکی قافلے پر فدائی حملہ کیا۔اس حملے کے نتیجے میں ۵ امریکی ہلاک، ۶ زخمی جب کہ ۳ امریکی ٹینک تباہ ہو گئے۔

طفیل یہ اقوام اخلاقی و سماجی پستی کی موجودہ گہرائیوں میں گھری ہیں، وہی تعلیم اب وہ اپنے محکوموں کو بھی دینے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ انہیں کوئی عار نہ رہے۔

امریکہ ۸۵ چھوٹے غیر مہلک ڈرون پاکستان کو دے گا

امریکی ۸۵ چھوٹے غیر مہلک اور کم فاصلے تک پرواز کرنے والے ''راون'' ڈرون پاکستان کو فراہم کرے گا۔

پاکستان کے عسکری منصوبہ سازوں کو ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ جس قسم کے ڈرون امریکہ ان کو دے گا اس سے بہتر وہ کھلونوں کی کسی اچھی دکان سے دو ڈھائی ہزار میں ریموٹ کنٹرول سے چلنے والے جہاز خرید لیں۔ان کا شوق بھی پورا ہو جائے گااورامت کے ہزاروں ڈالر بھی کفار کی جیبوں میں جانے سے بچ جائیں گے۔

گھر کے اندر پنپنے والا جہاد امریکہ کے لیے مشکل بن گیا: بی بی سی

امریکہ میں نائن الیون حملے کے بعد بیرونی اسلامی شدت پسندوں سے خطرہ محسوس کیا جاتا رہا ہے لیکن اب سوال یہ اٹھ رہا ہے کہ گھر کے اندر جو تارکین وطن ہیں ان کو شدت پسندی سے کیسے باز رکھا جائے۔ بی بی سی کے مطابق گھر کے اندر پنپنے والا جہاد امریکہ کے لیے زیادہ مشکل بنتا جارہا ہے۔امریکیوں کی جہاد میں شمولیت کی تازہ مثال عمر حمامی ہیں جو امریکی ریاست الباما کے شہر ڈیفنی میں پلے بڑھے، جب انہوں نے تعطیلات میں اپنے والد کے پاس شام جانا شروع کیا تو انہیں احساس ہوا کہ وہ صرف امریکی نہیں ہیں، اُن کے پاس ایک دوسرا پہلو بھی ہے۔ اُنہوں نے اپنے مذہب کو ترک کر دیا اور اسلام قبول کرنے کے بعد ایک ایسے سفر کا آغاز کیا جو انہیں صومالیہ کے جنگلات تک لے گیا اور وہ تنظیم الشباب الاسلامی کے اہم رہنما کے طور پر سامنے آئے۔ اسی طرح آدم غدان کی پرورش کیلی فورنیا میں ہوئی، انہوں نے اسلام قبول کیا اور اب وہ پاکستان میں القاعدہ کی صفوں میں شامل ہیں۔ نیویارک میں بم حملے کا منصوبہ بنانے والے فیصل شہزاد نے بھی امریکہ میں برسوں گزارے تھے۔

سنت الٰہی ہے کہ فرعون کے گھر موسیٰ اور آذر کے گھر ابراہیم پیدا ہوتے ہیں۔ امریکہ بھی فرعون و نمرود کے سے انجام سے دوچار ہونے جا رہا ہے تو اللہ نے اس کی سرکوبی کے لیے اس کے گھر سے ایسے سرفروش اٹھا دیے ہیں جو بیت العنکبوت ایسے کمزور دجالی نظام کی باریکیوں اور کمزوریوں سے بھی خوب واقف ہیں اور اللہ رب العزت کی رضا کی خاطر اپنا سب کچھ لٹا دینے کا عزم و حوصلہ بھی رکھتے ہیں۔

افغان جنگ بھولی ہوئی داستان بننے کا خدشہ ہے: ملی بینڈ

برطانیہ کے سابق وزیر خارجہ ملی بینڈ نے کہا ہے کہ ''اگر برطانوی اور اتحادی فوجوں کی ۲۰۱۴ء تک واپسی کے شیڈول سے قبل کسی سیاسی حل تک پہنچنے کے لیے ہنگامی بنیادوں پر اقدامات نہ کیے گئے تو اس کے افغانستان میں سنگین نتائج نکلیں گے۔ یہ بات یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ افغانستان میں لڑائی کو بھولی ہوئی جنگ نہ بننے دیا جائے''۔

نجانے صلیبیوں کے فیصلہ ساز ملی بینڈ کے مشورے پر کان دھرتے ہیں یا نہیں لیکن اس کی تسلی کے لیے اطلاع ہے کہ مجاہدین نے بفضل خدا اس بات کا ارادہ اور انتظام کر رکھا ہے کہ اب کی بار افغانستان کی لڑائی صلیبیوں کو کبھی نہ بھولے وہ اس طرح کہ ان شاء اللہ مجاہدین صلیبیوں کے تعاقب میں ان کے گھر تک جائیں گے اور تمام بلاد کفر کو اسلامی خلافت کا باج گزار بنا کر دم لیں گے۔

افغانستان: طالبان کے حکم پر صوبہ ہلمند میں موبائل فون سروس بند

افغانستان میں طالبان کی جانب سے موبائل فون کے استعمال پر پابندی کے اعلان کے بعد موبائل فون آپریٹرز نے جنوبی صوبہ ہلمند میں سروس بند کر دی ہے۔ مقامی ٹیلی کام انجینئرز کا کہنا ہے کہ جنوبی صوبہ ہلمند میں موبائل فون خاموش ہو گئے ہیں۔

اس کو کہتے ہیں 'رٹ آف دی گورنمنٹ'۔ یہ وہ حکومت ہے جو دلوں پر راج کرتی ہے اور اس کے حکم نامے سینہ بہ سینہ سفر کرتے ہوئے راتوں رات نافذ ہو جاتے ہیں۔ اس کے برعکس لاکھوں افغانی اور صلیبی فوجیوں کی زیر حفاظت(دراصل زیر حراست) مسکین کرزئی اور اسی طرح زرداری و گیلانی کی حکومتیں ہیں جن کا حال یہ کہ

؎پھرتے ہیں میر خوار ، کوئی پوچھنے والا ہی نہیں

کیمرون افغانستان سے انخلا کے لیے مدد مانگنے پاکستان آئے: برطانوی میڈیا

برطانوی اخبارات نے کہا ہے کہ برطانیہ کا وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون افغانستان سے اپنی افواج نکالنے میں مدد مانگنے کے لیے پاکستان کے ایک روزہ دورے پر آیا تھا اور اس کی جانب سے ۹۵ کروڑ پاؤنڈز کی امداد کا اعلان بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔

افغان جنگ متاثر کر رہی ہے، پاکستان ٹوٹا تو ذمہ دار امریکہ ہوگا۔ زرداری

آصف زرداری نے کہا ہے کہ ''افغان جنگ پاکستان کو متاثر کر رہی ہے، پاکستان ٹوٹا تو اس کا ذمہ دار امریکہ اور یورپی اتحاد ہوگا۔ ۱۰ برس سے سیکورٹی الرٹ میں ہیں، دہشت گردی کے خلاف جنگ میں پاکستان کی کارکردگی پر نکتہ چینی بلاجواز ہے۔ افغانستان میں جنگ کی وجہ سے پاکستان میں جمہوری اداروں اور معیشت کی بحالی کی کوششوں کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے۔ انٹیلی جنس حکام کے مطابق پاکستانی معیشت کو دہشت گردی کے خلاف جنگ میں اب تک ۶۸ ارب ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑا ہے جب کہ ۳۳ ہزار سے زاید پاکستانی شہری اور فوجی اس جنگ میں ہلاک ہو چکے ہیں''۔

کہتے ہیں کہ ایک ہوائی جہاز میں ایک سردار (سکھ)اپنے بولنے والے طوطے کے ہمراہ سفر کر رہا تھا۔دوران پرواز طوطے نے سردار کے کہنے پر ائر ہوسٹس کے ساتھ چھیڑ خانی کی تو جہاز کے عملے نے دونوں کو اٹھا کر جہاز سے باہر پھینک دیا ۔

''سردار جی !اُڈنا جاندے ہو؟(اڑنا جانتے ہیں؟)''فضا میں تیزی سے زمین کی جانب آتے ہوئے طوطے نے سردار سے پوچھا۔

'پاگلا ، میرے تے پر ای نئیں ، میں کیویں اڈ سکناں؟(میرے تو پر ہی نہیں ، میں کیسے اڑ سکتا ہوں)سردار نے جواب دیا۔

'تے فیر پنگا کیوں لیا سی' طوطے نے جواب دیا۔

۱۳ اپریل: امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے امریکی پیدل دستوں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 11 جارح فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔

بیداریوں کا موسم ہے

جھٹک دے خواب کو، بیداریوں کا موسم ہے
سسکتی زیست سے غمخواریوں کا موسم ہے

جو مستِ عیش ہیں ربط ان سے کس لیے اے دل؟
اجڑنے والوں سے دلداریوں کا موسم ہے

ملے توفیق نہ یا سانس پھر وفا نہ کرے
ستم زدوں سے وفاداریوں کا موسم ہے

خدا کو بیچ کے جاں،خلد کی بہریں لو
ابھی ہے وقت، خریداریوں کا موسم ہے

کھلا ہے میکدہ بھی دو قدم پہ مقتل ہے
مئے توحید ہے، سرشاریوں کاموسم ہے

ہیں کچھ شہید، کچھ غازی تو کچھ ہیں دیوانے
حسین مئے کش ہیں اور میخواریوں کا موسم ہے

متاع تقویٰ و ایمان و ضبط ساتھ رہیں
فضائے جنگ ہے، دشواریوں کا موسم ہے

کہیں تجھے بھی نہ چھو جائیں جلوہ ہائے فرنگ
ہوا آلود ہے، بیماریوں کا موسم ہے

بچا کے دامن خوئے وفا چلو انور!
کہ اب مکاریوں، عیاریوں کا موسم ہے

پروفیسر انور جمیل

میری غیرت برداشت نہیں کرتی کہ کسی مسلمان کو کافر کے حوالے کروں

تمام حکومتیں ہمارے مقابلے پر آئیں تو بھی دنیا کی کوئی طاقت ہمیں اسامہ کو حوالے کرنے پر مجبور نہیں کرسکتی۔ شیخ اسامہ ہمارے مہمان ہیں انہیں ہم کسی دباؤ یا لالچ پر کسی کے بھی حوالے نہیں کرسکتے، کوئی بھی غیرت مند مسلمان کسی مسلمان کو کسی کافر کے حوالے نہیں کرسکتا۔ ہم اسامہ کی حفاظت آخر دم تک کریں گے اور ضرورت پڑی تو ان کی حفاظت اپنے خون سے کریں گے۔

....

پورا افغانستان بھی اُلٹ جائے اور ہم تباہ و برباد بھی ہو جائیں تو بھی شیخ اسامہ کو کسی کے حوالے نہیں کریں گے۔ میری غیرت برداشت نہیں کرتی کہ کسی مسلمان کو کافر کے حوالے کروں۔ ہماری قوم اسلامی غیرت سے سرشار ہے اور ہم ہر قسم کے خطرات کو برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں۔ امریکہ جو کرنا چاہتا ہے کرلے، ہم بھی جو کر سکتے ہیں کریں گے۔

....

جب تک ہمارے اندر خون کا ایک قطرہ بھی باقی ہے ہم شیخ اسامہ کی حفاظت کریں گے، خواہ افغانستان کے سب گھر تباہ ہو جائیں، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور لوہا پگھل جائے ہم پھر بھی اسامہ کو حوالے نہیں کریں گے۔

(امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ)